ثقافت اور سامراج

Culture and Imperialism

علم وادب پر سامراجیت کے اثرات کا تنقیدی جائزہ

ایڈورڈ سعید

مترجم: یاسر جواد

مقتدرہ قومی زبان پاکستان

ثقافت اور سامراج

(Culture and Imperialism)

ایڈورڈ سعید

مترجم

یاسر جواد

مقتدرہ قومی زبان ☆ پاکستان
۲۰۰۹ء

سلسلہ مطبوعات: عمومی مواد مطالعہ (تاریخ و ثقافت)

جملہ حقوق بحق مقتدرہ محفوظ ہیں

عالمی معیاری کتاب نمبر ۹۷۸-۹۶۹-۴۷۳-۲۲۲-۹ ISBN

☆

طبع اول ———— ۲۰۰۹ء
تعداد ———— ۱۰۰۰
قیمت ———— ۲۵۴/= روپے
فنی تدوین ———— عبدالرحیم خان
طابع ———— ایس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی، راولپنڈی
ناشر ———— افتخار عارف
صدر نشین
مقتدرہ قومی زبان،
ایوان اردو، پطرس بخاری روڈ،
ایچ ۔۸/۴، اسلام آباد، پاکستان۔

☆

مطبوعات ترقیاتی منصوبہ ۱۴
کابینہ ڈویژن، حکومت پاکستان
"سائنسی، تکنیکی و جدید عمومی مواد مطالعہ کی قومی زبان (اردو) میں تیاری"

پیش لفظ

مقتدرہ قومی زبان کے شعبۂ درسیات نے اپنے نئے ترقیاتی منصوبے "سائنسی، تکنیکی و جدید عمومی مواد مطالعہ کی قومی زبان میں تیاری" کے تحت جہانِ علم و دانش کی اہم کتابوں کے تراجم کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔

ایڈورڈ سعید کا شمار دنیا کے عظیم دانشوروں میں ہوتا ہے۔ مقتدرہ نے اس سے پہلے بھی ایڈورڈ سعید کی ایک کتاب "Orientalism" کا ترجمہ "شرق شناسی" (مترجم: محمد عباس) کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

پیش نظر کتاب ایڈورڈ سعید کی کتاب "Culture and Imperialism" کا ترجمہ ہے۔ جناب یاسر جواد نے محنت، لگن اور توجہ کے ساتھ اصل متن کو آسان اور رواں انداز میں اُردو میں پیش کر کے اہم علمی فریضہ انجام دیا ہے۔

ملک کے ممتاز ادیب، محقق اور مترجم یاسر جواد اُردو دنیا میں محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ انھوں نے اب تک مختلف موضوعات پر سو سے زائد کتابوں کو اُردو میں منتقل کیا ہے۔ ہماری درخواست پر انھوں نے "ثقافت اور سامراج" کے عنوان سے ایڈورڈ سعید کی کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ یقین کیا جانا چاہیے کہ یہ ترجمہ بھی دیگر کتابوں کے تراجم کی طرح اہلِ علم میں لائقِ تحسین و اعتبار گردانا جائے گا۔ اس مشکل مگر اہم کتاب کی اشاعت جناب یاسر جواد کی محنت کے بغیر ممکن نہ تھی۔ ادارہ ان کا ممنون ہے کہ انھوں نے پیش نظر کتاب کا ترجمہ کر کے ایک بڑی علمی اور قومی خدمت سرانجام دی ہے۔

افتخار عارف ———

فہرست

پیش لفظ — iii

دیباچہ — v

ابتدائیہ — ۱

باب 1 علاقوں اور تاریخ کا تانا بانا — ۱۷

I- ایمپائر، جغرافیہ اور ثقافت — ۱۷

II- ماضی کے امیج، خالص اور غیر خالص — ۲۷

III- "ہارٹ آف ڈارکنیس" میں دو وژن — ۲۹

IV- متضاد تجربات — ۳۶

V- ایمپائر کی سیکولر تفسیر — ۴۲

باب 2 مستحکم بصیرت — ۵۳

I- بیانیہ اور سماج — ۵۳

II- جین آسٹن اور ایمپائر — ۶۷

III- ایمپائر کی ثقافتی سالمیت — ۷۸

IV- سلطنت مصروف کار: وردی کا AIDA — ۹۳

V- سامراجیت کی مسرتیں — ۱۱۴

VI- دیسی پر تسلط — ۱۳۲

VII- کامیو اور فرانسیسی سامراجی تجربہ — ۱۳۸

VIII- جدیدیت پر ایک نوٹ — ۱۶۳

باب 3 مدافعت اور مخالفت — ۱۶۹

I- سکے کے دو رخ ہیں — ۱۶۹

II- مدافعتی ثقافت کے موضوعات — ۱۸۸

III- ییٹس اور نوآبادیت کے خاتمے کا عمل — ۱۹۸

IV- سفر کا آغاز اور مخالفت کا ظہور — ۲۱۶

V- اشتراک عمل، خودمختاری اور آزادی — ۲۳۸

باب 4 مستقبل میں تسلط سے آزادی — ۲۵۹

I- امریکہ کا عروج — ۲۵۹

II- راسخ العقیدگی اور اتھارٹی کو چیلنج — ۲۸۰

III- تحریکیں اور ہجرتیں — ۳۰۰

دیباچہ

از مترجم

موضوع کے بارے میں:

فلسطینی-امریکی مصنف اور معلم ایڈورڈ سعید (1935-2003ء) ایڈورڈ سعید ایسے چند مصنفین میں سے ایک ہے جو اپنے قاری کی ذہنی تیاری اور بہت چیزوں کے پیشگی علم کو فرض کر لیتا ہے۔ مثلاً اس کتاب میں اس نے فرض یا تقاضا کیا کہ قاری نے جوزف کونرڈ، جین آسٹن، ڈکنز، روڈیارڈ کپلنگ، ایلیٹ، البیر کامیو، وی ایس نے پال، چنوا اچیبے، وول سوئینکا اور آندرے ژید کے علاوہ فرانز فینن کو پڑھ رکھا ہے (یا کم از کم ان کی تحریروں سے آگاہ ضرور ہے) اور انیسویں صدی کے یورپ (انگلینڈ و فرانس)، ہندوستان، الجیریا، اور افریقہ کا سیاسی خاکہ بھی اس کے ذہن میں ہے۔ مصنف نے ان ادیبوں کی تحریروں کا تجزیہ کرتے ہوئے نوآبادیوں، بالخصوص ہندوستان اور الجیریا، کے ثقافتی رجحانات کا مطالعہ کیا، مگر ایک نئے نکتۂ نظر سے۔

یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس کا انداز تحریر پیچیدہ اور سمجھنے میں کوشش کا متقاضی ہے۔ نیز، اس نے موسیقی کی اصطلاحات استعمال کیں جو ہمارے ہاں مستعمل نہیں۔ آپ اس کے الفاظ اور جملے کو سمجھنے کے بعد ہی مفہوم تک پہنچ پاتے ہیں۔ یہ فلسفے، ادبی تنقید اور سماجیاتی تنقید کا ملغوبہ ہے جس میں تاریخی و ادبی تحریروں اور سماجی حالات کے حوالے جا بجا ملتے ہیں۔ وہ انیسویں صدی میں نوآبادیت کے ظہور اور عروج سے بیسویں صدی کے اواخر میں امریکہ کے سامراجی کردار تک آتا اور سمجھاتا ہے کہ کیسے ثقافتی کاموں یعنی تحریروں کو سیاسی صورت حال کی شعوری یا لاشعوری جلوہ گری کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ ایسا کرنے پر ہی ہم نوآبادیوں کو آزادی ملنے پر وہاں قوم پرستی کے ظہور، قومی استبدادی حکومتوں اور جاری نوآبادیاتی رویوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس نے اوپر مذکور ادیبوں کی تحریروں کا تجزیہ بطور مثال پیش کیا۔ ادبی تنقید کے میدان میں یہ طریقہ کار کم از کم اردو میں تو استعمال نہیں ہوا۔ لہٰذا پڑھنے والوں کو کچھ اجنبی سا محسوس ہو سکتا ہے۔

اردو میں اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنی نوآبادیاتی تاریخ کو زیادہ واضح طور پر سمجھنے کے علاوہ چیزوں کو دیکھنے میں بدستور غالب نوآبادیاتی حوالۂ خیال کی بھی تنقیح کر سکتے ہیں۔ ایڈورڈ سعید ہمیں سماجی، ادبی اور تاریخی تنقید کے نئے نظریات تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اطلاق بھی کر کے دکھاتا ہے۔ علاوہ ازیں، یہ تحریر شناخت کی بوسیدہ قطعیتوں اور قومی و ثقافتی قرار دی جانے والی مطلق اقدار میں بھی ترمیم لانے اور ایک زیادہ وسیع نکتۂ نظر اپنانے کی راہیں سجھاتی ہے، جس پر مصنف نے اپنے دیباچے میں تفصیل سے بات کی ہے۔

☆☆☆

مصنف کے بارے میں:

ایڈورڈ سعید نے اپنی تحریروں اور لیکچرز کے ذریعے بالخصوص عربوں کو دیکھنے کے مغربی انداز اور مشرق وسطیٰ میں یو ایس خارجہ پالیسی کو تنقید کا نشانہ بنایا؛ اور وہ فلسطینیوں کے نصب العین کا پرزور حامی رہا۔ سعید یروشلم کے ایک خوشحال فلسطینی عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1947ء میں فلسطین کی تقسیم ہونے پر اس کا خاندان قاہرہ، مصر چلا گیا۔ اس نے امریکن سکول اور وکٹوریہ کالج قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ 1957ء میں پرنسٹن یونیورسٹی سے ڈگری لینے کے بعد اس نے ہارورڈ یونیورسٹی میں انگلش ادب پڑھا اور 1960ء میں ایم اے جبکہ دو سال بعد پی ایچ ڈی کر لی۔ 1963ء میں وہ کولمبیا یونیورسٹی میں پڑھانے لگا اور باقی ساری زندگی وہیں انگلش و تقابلی ادب پڑھاتے ہوئے گزاری۔ سعید اپنی کتاب "Orientalism" (1978ء) کے لیے خاص طور پر مشہور ہے۔ دیگر اہم تصانیف مندرجہ ذیل ہیں: "Culture and Imperialism" (93ء)، "Covering Islam" (81ء)، "The Politics of Dispossession" (94ء)، "Out of Place" (99ء) اور "Reflections on Exile" (2001ء)۔

مترجم

جولائی، 2009ء

دیباچہ

از مترجم

موضوع کے بارے میں:

فلسطینی-امریکی مصنف اور معلم ایڈورڈ سعید (1935-2003ء) ایڈورڈ سعید ایسے چند مصنفین میں سے ایک ہے جو اپنے قاری کی ذہنی تیاری اور کچھ چیزوں کے پیشگی علم کو فرض کر لیتا ہے۔ مثلاً اس کتاب میں اس نے فرض یا تقاضا کیا کہ قاری نے جوزف کونرڈ، جین آسٹن، ڈکنز، رڈیارڈ کپلنگ، ایلیٹ، البیر کامیو، وی ایس نے پال، چنوا اچیبے، وول سوئنکا اور آندرے ژید کے علاوہ فرانز فینن کو پڑھ رکھا ہے (یا کم از کم ان کی تحریروں سے آگاہ ضرور ہے) اور انیسویں صدی کے یورپ (انگلینڈ و فرانس)، ہندوستان، الجیریا، اور افریقہ کا سیاسی خاکہ بھی اس کے ذہن میں ہے۔ مصنف نے ان ادیبوں کی تحریروں کا تجزیہ کرتے ہوئے نوآبادیوں، بالخصوص ہندوستان اور الجیریا، کے ثقافتی رجحانات کا مطالعہ کیا مگر ایک نئے نکتۂ نظر سے۔

یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس کا انداز تحریر پیچیدہ اور سمجھنے میں کوشش کا متقاضی ہے۔ نیز، اس نے موسیقی کی اصطلاحات استعمال کیں جو ہمارے ہاں مستعمل نہیں۔ آپ اس کے الفاظ اور جملے کو سمجھنے کے بعد ہی مفہوم تک پہنچ پاتے ہیں۔ یہ فلسفے، ادبی تنقید اور سماجیاتی تنقید کا ملغوبہ ہے جس میں تاریخی و ادبی تحریروں اور سماجی حالات کے حوالے جا بجا ملتے ہیں۔ وہ انیسویں صدی میں نوآبادیت کے ظہور اور عروج سے بیسویں صدی کے اواخر میں امریکہ کے سامراجی کردار تک آتا اور سمجھاتا ہے کہ کیسے ثقافتی کاموں یعنی تحریروں کو سیاسی صورت حال کی شعوری یا لاشعوری جلوہ گری کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ ایسا کرنے پر ہی ہم نوآبادیوں کو آزادی ملنے پر وہاں قوم پرستی کے ظہور، قومی استبدادی حکومتوں اور جاری نوآبادیاتی رویوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس نے اوپر مذکور ادیبوں کی تحریروں کا تجزیہ بطور مثال پیش کیا۔ ادبی تنقید کے میدان میں یہ طریقہ کار کم از کم اردو میں تو استعمال نہیں ہوا۔ لہٰذا پڑھنے والوں کو کچھ اجنبیت محسوس ہونا یقینی ہے۔

اردو میں اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنی نوآبادیاتی تاریخ کو زیادہ واضح طور پر سمجھنے کے علاوہ چیزوں کو دیکھنے میں بدستور غالب نوآبادیاتی طرزِ خیال کی بھی تقطیع کر سکتے ہیں۔ ایڈورڈ سعید ہمیں سماجی، ادبی اور تاریخی تنقید کے نئے نظریات تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اطلاق بھی کر کے دکھاتا ہے۔ علاوہ ازیں، یہ تحریر شناخت کی بوسیدہ قطعیتوں اور قومی و ثقافتی قرار دی جانے والی مطلق اقدار میں بھی ترمیم لانے اور ایک زیادہ وسیع نکتۂ نظر اپنانے کی راہیں سجھاتی ہے، جس پر مصنف نے اپنے دیباچے میں تفصیل سے بات کی ہے۔

☆☆☆

مصنف کے بارے میں:

ایڈورڈ سعید نے اپنی تحریروں اور لیکچرز کے ذریعے بالخصوص عربوں کو دیکھنے کے مغربی انداز اور مشرق وسطیٰ میں یو ایس خارجہ پالیسی کو تنقید کا نشانہ بنایا؛ اور وہ فلسطینیوں کے نصب العین کا پرزور حمایتی رہا۔ سعید یروشلم کے ایک خوشحال فلسطینی عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1947ء میں فلسطین کی تقسیم ہونے پر اس کا خاندان قاہرہ، مصر چلا گیا۔ اس نے امیریکن سکول اور وکٹوریہ کالج قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ 1957ء میں پرنسٹن یونیورسٹی سے ڈگری لینے کے بعد اس نے ہارورڈ یونیورسٹی میں انگلش ادب پڑھا اور 1960ء میں ایم اے جبکہ دو سال بعد پی ایچ ڈی کر لی۔ 1963ء میں وہ کولمبیا یونیورسٹی میں پڑھانے لگا اور باقی ساری زندگی وہیں انگلش و تقابلی ادب پڑھاتے ہوئے گزاری۔ سعید اپنی کتاب "Orientalism" (1978ء) کے لیے خاص طور پر مشہور ہے۔ دیگر اہم تصانیف مندرجہ ذیل ہیں: "Culture and Imperialism" (93ء)، "Covering Islam" (81ء)، "The Politics of Dispossession" (94ء)، "Out of Place" (99ء) اور "Reflections on Exile" (2001ء)۔

مترجم

جولائی 2009ء

ابتدائیہ

از مصنف

1978ء میں ''Orientalism'' کی اشاعت کے کوئی پانچ برس بعد میں نے ثقافت اور ایمپائر کے درمیان عمومی تعلق کے حوالے سے کچھ تصورات کو مجتمع کرنا شروع کیا جو اس کتاب کو لکھنے کے دوران مجھ پر عیاں ہوئے تھے۔ پہلا نتیجہ لیکچرز کا ایک سلسلہ تھا جو میں نے 1985ء اور 1986ء میں یو ایس، کینیڈا اور انگلینڈ میں دیے۔ یہ لیکچرز زیر نظر تصنیف کا محور ہیں۔ بشریات، تاریخ اور علاقائی مطالعات میں بہت سے تحقیقاتی کام نے ان دلائل کو ترقی دی جو میں نے ''Orientalism'' (جو صرف مشرق وسطیٰ تک محدود تھی) میں پیش کیے۔ چنانچہ یہاں میں نے سابقہ تصنیف کے مباحث کو وسعت دے کر جدید میٹروپولیٹن مغرب اور اس کے سمندر پار علاقوں کے درمیان تعلق کی زیادہ عمومی روش بیان کی ہے۔

یہاں مشرق وسطیٰ سے باہر کے کونسے مواد کو کام میں لایا گیا ہے؟ افریقہ، ہندوستان، مشرق بعید کے کچھ حصوں، آسٹریلیا اور کیریبین کے بارے میں یورپی تحریریں؛ افریقہ اور ہندوستان کے ماہرین کے بیانیے جنھیں میں دور دراز زمینوں اور لوگوں پر حکومت کرنے کی عمومی یورپی کاوش کا حصہ سمجھتا ہوں اور لہٰذا وہ کیریبین جزائر، آئرلینڈ اور مشرق بعید کو پیش کرنے کے یورپی انداز کے ساتھ ساتھ مستشرقین کے ہاں اسلامی دنیا کے بیان سے بھی متعلق ہیں۔ ''پراسرار مشرق'' کے متعلق ان کے بیانات میں نہایت حیرت انگیز چیز فصیح و بلیغ ہستیاں ہیں اور اس کے علاوہ ''افریقی [یا ہندوستانی یا آئرش یا جمیکائی یا چینی] ذہن'' کے متعلق یکسانیت زدہ بیانات، قدیمی یا بربری لوگوں کو تہذیب سے روشناس کروانے کے نظریات کا بھی پتا ملتا ہے۔

تاہم، غیر یورپی دنیا میں تقریباً ہر ایک جگہ پر یہی معاملہ تھا کہ گورے کی آمد نے ایک طرح کی مزاحمت پیدا کی۔ ''Orientalism'' میں جو چیز رہ گئی وہ مغربی غلبے کا ردعمل تھا جو ساری تیسری دنیا میں نوآبادیوں کو آزادی ملنے کی عظیم تحریک میں عروج کو پہنچا۔ انیسویں صدی کے الجیریا، آئرلینڈ اور انڈونیشیا جیسے نہایت متنوع مقامات پر مسلح مزاحمت کے ساتھ تقریباً ہر جگہ پر ثقافتی مزاحمت، قوم پرستانہ شناختوں اور قومی خودمختاری کے

میدان میں بھی خاصی کوششیں ہو رہی تھیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا تھا کہ سامراجی محاذ آرائی نے کسی فعال مغربی مداخلت کار کو کسی کاہل یا سست غیر مغربی دیسی باشندے کے خلاف لا کھڑا کیا ہو؛ ہمیشہ فعال مزاحمت کی کوئی صورت موجود تھی، اور زیادہ تر مثالوں میں انجام کار مزاحمت کا پلڑا بھاری رہا۔

یہ دو عوامل — سامراجی ثقافت کا ایک عمومی عالم گیر ڈھنگ اور ایمپائر کے خلاف مزاحمت کا ایک تاریخی تجربہ — اس کتاب کو ایسے انداز میں بھرپور بناتے ہیں کہ یہ محض ''Orientalism'' کی ہی ایک اگلی کڑی نہیں رہ جاتی بلکہ کچھ اور کرنے کی کوشش بن جاتی ہے۔ دونوں کتب میں میں نے اس چیز کو اجاگر کیا ہے جسے عمومی انداز میں ''ثقافت'' کا نام دیا گیا۔ میں نے ''ثقافت'' کا لفظ دو معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اول، اس سے وہ تمام وساتیر مراد ہیں (جیسے اسلوب، ابلاغ اور پیش کاری کے فنون) جو معاشی، سماجی اور سیاسی اقالیم سے اضافیاتی خودمختاری رکھتے ہیں اور جو عموماً جمالیاتی صورتوں (جن کے مرکزی مقاصد میں سے ایک مسرت ہے) میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں یقیناً دنیا کے دور دراز خطوں کے متعلق لوک ریت کے علاوہ نسلیات، تاریخ نگاری، لسانیات، سماجیات اور ادبی تاریخ جیسے علمی شعبوں میں دستیاب تخصیصی علم دونوں شامل ہیں۔ چونکہ یہاں میں نے انیسویں اور بیسویں صدی کی جدید مغربی ایمپائرز پر توجہ مرکوز کی ہے، اس لیے ناول جیسی ثقافتی صورت پر خاص زور دیا جس نے مجھے یقین ہے کہ سامراجی رویوں، حوالوں اور تجربات کو متشکل کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ صرف ناول ہی اہم تھا، بلکہ یہ ہے کہ میں اسے جمالیاتی معروض سمجھتا ہوں جس کا برطانیہ اور فرانس کے پھیلتے ہوئے معاشروں سے ربط خاص طور پر لائق مطالعہ ہے۔ جدید حقیقت پسند ناول کی روایتی شکل ''رابنسن کروسو'' ہے اور یقیناً یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ یہ ایک ایسے یورپی کے متعلق ہے جو ایک دور دراز غیر یورپی جزیرے پر اپنے لیے جاگیر قائم کرتا ہے۔

حالیہ دور کی بہت سی تحقیق نے بیانیہ فکشن پر توجہ مرکوز کی ہے، مگر ایمپائر کی تاریخ اور دنیا میں اس کی حیثیت پر بہت کم غور کیا گیا۔ اس کتاب کے قارئین کو بہت جلد پتا چل جائے گا کہ یہاں میری بحث میں بیانیہ بہت اہم ہے۔ میرا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ دنیا کے اجنبی خطوں کے متعلق کھوجیوں اور ناول نگاروں کے بیانات کے قلب میں کہانیاں موجود ہیں؛ وہ ایک طریقہ کار بھی بن گئیں جس کے ذریعے نوآبادیوں کے لوگ اپنی شناخت اور اپنی تاریخ کی موجودگی کو جتایا کرتے ہیں۔ سامراجیت میں مرکزی لڑائی بلاشبہ زمین کی خاطر ہے؛ لیکن جب سوال اٹھا کہ زمین کا مالک کون ہے، وہاں آباد ہونے اور کام کرنے کا حق کس کو حاصل ہے، کس نے اسے جاری رکھا، کس نے اسے جدوجہد کے ذریعے واپس حاصل کیا اور اب کون اس کے مستقبل کی منصوبہ سازی کرتا ہے — یہ معاملات بیانیے میں پیش کیے، مناظرے میں لائے اور حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے لیے فیصل بھی کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ایک نقاد نے رائے دی، اقوام خود بھی بیانات ہیں۔ بیان کرنے کی قوت، یا دیگر بیانیوں کو ظہور

پذیر ہونے سے روکنے کی قوت ثقافت اور سامراجیت کے لیے بہت اہم ہے، اور ان کے درمیان مرکزی روابط میں سے ایک تشکیل دیتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ حیرت اور روشن خیالی کے عظیم بیانیوں نے نو آبادیاتی دنیا میں لوگوں کو اٹھنے اور سامراجی اطاعت کا جوا اتار پھینکنے کی تحریک دلائی؛ اس عمل میں بہت سے یورپیوں اور امریکیوں نے بھی ان کہانیوں اور ان کے مرکزی کرداروں سے انگیخت پائی، اور وہ بھی مساوات اور انسانی برادری کے نئے بیانیوں کی خاطر لڑے۔

دوسرے، اور تقریباً غیر محسوس طور پر، ثقافت ایک تصور ہے جس میں ایک مصفی اور رفعت دینے والا عنصر شامل ہے —— جیسا کہ 1860ء کی دہائی میں میتھیو آرنلڈ نے کہا، معاشرے میں معلوم یا سوچی گئی بہترین چیزوں کا مخزن۔ آرنلڈ یقین رکھتا تھا کہ اگر ثقافت ایک جدید، جارحانہ، تجارتی اور ظلم پسند شہری وجود کی دست درازیوں کو بالکل ہی بے اثر نہیں بناتی تو اس کا زور ضرور گھٹا دیتی ہے۔ آپ سوچی گئی یا معلوم بہترین چیزوں کے ساتھ رابطے میں رہنے کے لیے دانتے یا شیکسپیئر کو پڑھتے ہیں، اور خود کو، اپنے لوگوں، معاشرے اور روایت کو بھی ان کی بہترین روشنی میں دیکھتے ہیں۔ وقت گزرنے پر ثقافت قوم یا ریاست کے ساتھ منسلک ہو جاتی ہے، اکثر جارحانہ طور پر؛ یہ چیز "ہم" کو "ان" سے ممیز کرتی ہے اور اس میں تقریباً ہمیشہ ہی کچھ حد تک غیروں سے خوف کارفرما ہوتا ہے۔ اس مفہوم میں ثقافت شناخت کا ایک منبع ہے اور اس معاملے میں کافی مجادلانہ بھی ہے، جیسا کہ ہم نے ثقافت اور روایت کی جانب حالیہ "رجعتوں" میں دیکھا۔ یہ "رجعتیں" دانشورانہ اور اخلاقی طرز عمل کے نہایت کٹر ضوابط کے ہمراہ تھیں۔ یہ ضوابط کثیر الثقافتی اور مخلوط پن جیسے نسبتاً آزاد فلسفوں سے منسلک کھلے پن کے مخالف ہیں۔ سابقہ نو آبادیاتی دنیا میں ان "رجعتوں" نے کئی قسم کی مذہبی اور قوم پرستانہ بنیاد پرستی کو جنم دیا۔

اس ثانی الذکر مفہوم میں ثقافت ایک قسم کا تھیٹر ہے جہاں مختلف سیاسی اور نظریاتی وجوہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ ثقافت ایک ایسا میدان جنگ بھی بن سکتا ہے جہاں وجوہ خود کو دن کی روشنی میں لاتی اور ایک دوسری کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مثلاً واضح کرتی ہیں کہ امریکی، فرانسیسی یا ہندوستانی طالب علموں (جنہیں دوسروں سے پہلے اپنے قومی کلاسکس پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے) سے یہی توقع ہے کہ وہ اپنی قوم اور روایت کے ساتھ غیر تنقیدی انداز میں مخلص رہیں گے جبکہ دوسری کی تحقیر کریں گے۔

اب ثقافت کے تصور کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں نہ صرف اپنی ثقافت کا احترام کرنا پڑتا ہے بلکہ اسے روزمرہ دنیا سے کسی طرح کٹا ہوا (ماورائیت کے باعث) بھی سمجھنا پڑتا ہے۔ نتیجتاً بیشتر پروفیشنل انسانیت پسند ایک طرف غلامی، نو آبادیت اور نسلی جبر، اور سامراجی ماتحتی کے طویل اور خوفناک ظلم اور دوسری طرف شاعری، فکشن اور ان میں سے ابھرنے والے معاشرتی فلسفے کے درمیان ربط بنانے کے قابل نہیں۔ اس

کتاب پر کام کرنے کے دوران سامنے آنے والی ایک نہایت کٹھن صداقت یہ تھی کہ معدودے چند برطانوی یا فرانسیسی آرٹسٹوں (جن کا میں مداح ہوں) نے ہی "ماتحت" یا "مطیع" نسلوں کے تصور کو حکام کے درمیان اس قدر عام پایا جو ان نظریات کو ہندوستان یا الجیریا پر حکومت کرنے کے طریقے کا جزو سمجھتے تھے۔ وہ وسیع پیمانے پر قبول شدہ خیالات تھے، اور انہوں نے ساری انیسویں صدی کے دوران افریقہ میں علاقوں کی سامراجی تحصیل کے لیے ایندھن فراہم کیا۔ مجھے یقین ہے کہ کارلائل یا رسکن، یا حتیٰ کہ ڈکنز اور تھیکرے پر بھی سوچ بچار کرتے ہوئے نقادوں نے اکثر نو آبادیاتی توسیع، کمتر نسلوں یا "niggers" کے بارے میں ان اہل قلم کے نظریات کو ثقافت کے شعبے سے بہت دور کسی بہت مختلف شعبے میں پھینک دیا، حالانکہ ثقافت ہی وہ بلند تر دائرۂ عمل تھا جہاں سے وہ "حقیقی معنوں میں" تعلق رکھتے تھے اور جہاں وہ انہوں نے "حقیقی معنوں میں" اپنا اہم کام کیا۔

اس انداز میں تصور کی گئی ثقافت ایک تحفظاتی احاطہ بن سکتی ہے: اندر آنے سے پہلے دہلیز پر ہی اپنی سیاست پر غور کریں۔ میں نے اپنی ساری پروفیشنل زندگی ادب پڑھاتے ہوئے بسر کی اور دوسری عالمی جنگ سے قبل کی نو آبادیاتی دنیا میں پرورش پائی۔ میں نے ثقافت کو اس انداز میں نہ دیکھنا ایک چیلنج پایا —— یعنی اس کی دنیاوی گنجلوں سے الگ کر کے —— لیکن کاوش کے غیر معمولی متنوع شعبے کے طور پر۔ یہاں زیر بحث لائی گئی کتب اور ناولوں کا تجزیہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اول تو میں نے انہیں علم و فضل کے قابل تخمینہ اور قابل تعریف کام پایا جس میں میں اور بہت سے دیگر قاری مسرت اور فائدہ لیتے ہیں۔ دوم چیلنج انہیں نہ صرف اس مسرت اور فائدے بلکہ سامراجی عمل کے ساتھ بھی مربوط کرنا بھی ہے جس کا وہ بین اور واشگاف طور پر حصہ تھے۔ اپنے معاشروں کی غیر سوال شدہ حقیقت میں ان کی حصہ داری کی مذمت یا اسے نظر انداز کرنے کے بجائے میرا خیال ہے کہ ہم نے ابھی تک نظر انداز شدہ اس پہلو کے بارے میں جو بھی جانا وہ واقعی اور حقیقی طور پر ان کی تفہیم کو بہتر بناتا ہے۔

یہاں میں دو مشہور اور عظیم ناولوں کی مثال استعمال کرتے ہوئے اپنی سوچ کے متعلق تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ ڈکنز کا "Great Expectations" (1861ء) بنیادی طور پر خود فریبی، ایک جنٹلمین بننے کے لیے Pip کی لاحاصل کوششوں (سخت محنت یا آمدنی کے ارتفاع اتی ماخذ کے بغیر) کے متعلق ایک ناول ہے۔ زندگی کی ابتدا میں وہ ایک سزا یافتہ مجرم ایبل میگوچ کی مدد کرتا ہے جو آسٹریلیا پہنچا دیے جانے کے بعد اپنے نوجوان محسن کے احسان کا بدلہ بہت بڑی رقوم کی صورت میں دیتا ہے۔ چونکہ وکیل رقم جاری کرتے ہوئے کچھ نہیں کہتا، اس لیے Pip خود کو مائل کرتا ہے کہ ایک ضعیف عورت مس ہیویشام اس کی سرپرست رہی ہے۔ تب میگوچ غیر قانونی طور پر لندن میں نمودار ہوتا ہے، Pip اس کا کھلے دل سے استقبال نہیں کرتا کیونکہ اس شخص کے متعلق ہر چیز غیر قانونی اور ناخوشگوار ہے۔ البتہ آخر میں Pip میگوچ اور اس کی حقیقت سے مفاہمت کر لیتا ہے: آخر کار وہ تسلیم کرتا ہے کہ چھپتے پھرتے اور آخری مرض میں مبتلا میگوچ کو اپنے قائمقام باپ کے طور پر تسلیم کر

لیتا ہے، ایک ایسے شخص کے طور پر نہیں جسے مسترد کیا جاتا ہے، البتہ میگوچ آسٹریلیا سے آئے ہوئے ہونے کی وجہ سے حقیقت میں ناقابل قبول ہے؛ اور آسٹریلیا ایک تعزیراتی نوآبادی ہے جو انگریز مجرموں کی بحالی کے لیے بنائی گئی نہ کہ اسے بسانے کی خاطر۔

اس شاندار فن پارے کے اگر تمام نہیں تو بیشتر مطالعات اسے برطانوی فکشن کی میٹروپولیٹن تاریخ کے عین اندر رکھتے ہیں، جبکہ مجھے یقین ہے کہ اس کا تعلق کہیں زیادہ وسیع اور قوائی تاریخ سے ہے۔ وہ دیگر نسبتاً حالیہ تصانیف...... رابرٹ ہیوز کی ''The Fatal Shore'' اور پال کارٹر کی ''The Road to Botany Bay'' ...... آسٹریلیا کے متعلق قیاس آرائی اور تجربے کی ایک وسیع تاریخ آشکار کرتی ہیں...... آئرلینڈ کی طرح ایک ''گورا'' نوآبادی جس میں ہم میگوچ اور ڈکنز کو اس تاریخ کے محض اتفاقی حوالوں کے بجائے اس کے شرکا کی حیثیت میں رکھ سکتے ہیں (ناول اور انگلینڈ اور اس کی سمندر پار مقبوضات کے درمیان ایک زیادہ پرانے اور زیادہ وسیع تجربے کے ذریعے)۔

ایک تعزیراتی نوآبادی کے طور پر آسٹریلیا کا قیام اٹھارہویں صدی کے اواخر میں ہوا تا کہ انگلینڈ مجرموں کی ناقابل اصلاح اور غیر مطلوب اضافی آبادی کو ایسی جگہ پر پھینک سکے (جسے بالاصل کیپٹن کک نے کھوجا) جو امریکہ میں کھوئی ہوئی نوآبادیوں کی تلافی بھی کر دے۔ منافعے کی جستجو، ایمپائر کی تعمیر اور بقول ہیوز سماجی مقاطعے نے مل کر جدید آسٹریلیا کو جنم دیا۔ 1840ء کی دہائی میں ڈکنز کا دھیان (''David Copperfield'' میں) اس نوآبادی کی جانب پہلی مرتبہ جانے تک یہ کچھ منافع بخش اور ایک قسم کا ''آزاد نظام'' بن چکی تھی جہاں مزدوروں کو اگر اجازت دی جاتی تو وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ پھر بھی میگوچ میں

ڈکنز نے آسٹریلیا میں مجرموں کے متعلق انگلش ادراک میں متعدد دھاگوں کو ملا کر باندھ دیا۔ وہ کامیاب تو ہو سکتے تھے، لیکن وہ بمشکل ہی حقیقی معنوں میں واپس آ سکتے تھے۔ وہ ایک تکنیکی، قانونی مفہوم میں اپنے جرائم کی تلافی کر سکتے تھے، لیکن پیش آنے والے حالات نے انہیں مستقل غیر بنا کر رکھ دیا۔ پھر بھی وہ نجات کے اہل تھے...... یعنی جب تک وہ آسٹریلیا میں ہی رہتے۔'

کارٹر ''آسٹریلیا کی مکانی تاریخ'' پر کھوج کرتے ہوئے اسی تجربے کا ایک اور ورژن پیش کرتا ہے۔ یہاں مہم جو، مجرم، ماہرین نسلیات، منافع کمانے کے شوقین اور سپاہی وسیع و عریض اور نسبتاً خالی بڑے براعظم کی جغرافیہ پیمائی کرتے ہیں۔ ہر ایک کا بیانیہ دوسروں کو چت، بے دخل یا اپنے اندر جذب کرتا ہے۔ چنانچہ ''Botany Bay'' سب سے پہلے سفر اور دریافت کا روشن خیال بیان ہے، اور اس کے بعد کہانی کو سیاحوں (بشمول کک) کا ایک مجموعہ جن کے الفاظ، نقشے اور ارادے اجنبی علاقوں کی تحصیل کرتے اور انہیں ''گھر'' میں بدلتے ہیں۔ کارٹر نے دکھایا ہے کہ مکان یا جگہ کی بینتھمی تنظیم (جس نے ملبورن شہر کو جنم دیا) اور آسٹریلوی

جہازیوں کی بدیہی بدنظمی کے درمیان قربت سماجی مکان (سپیس) کی رجائی تقلیب بن گئی جس نے جنٹلمین کے لیے Elysium پیدا کیا جو 1840ء میں مزدوروں کی جنت تھا۔ میگوچ کے ''لندن جنٹلمین'' ہونے کے ناتے Pip کے لیے ڈکنز جو کچھ تصور کرتا ہے، وہ آسٹریلیا کے لیے انگلش فراخدلی کے تصور سے ملتا جلتا ہے...... ایک سماجی سپیس کا دوسری سماجی سپیس کو محکم بنانا۔

لیکن ''Great Expectations'' لکھتے وقت دیسی آسٹریلوی بیانات کے لیے ویسی کوئی فکرمندی نہیں تھی جو ہیوز یا کارٹر کے ہاں ملتی ہے، اور نہ ہی اس نے آسٹریلوی تحریر کی ایک روایت (جس میں بعد ازاں ڈیوڈ مالوف، پیٹرک کیرے اور پیٹرک وائٹ کی ادبی تحریریں شامل ہوئیں) کو فرض یا اس کی پیشگوئی کی۔ میگوچ کی واپسی پر عائد ممانعت نہ صرف تعزیری بلکہ سامراجی بھی ہے: ماتحت لوگوں کو آسٹریلیا جیسے مقامات پر لیجایا جا سکتا ہے، لیکن انہیں میٹروپولیٹن سپیس میں واپس آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ایک طرف ہیوز یا کارٹر جیسے مفسرین انیسویں صدی کی برطانوی تحریر میں آسٹریلیا کی نسبتاً خال خال موجودگی کو اجاگر کرتے اور ایک آسٹریلیائی تاریخ کی بھرپوریت اور کمائی ہوئی سالمیت کا اظہار کرتے ہیں جو بیسویں صدی میں برطانوی تاریخ سے جدا ہو گئی۔ دوسری طرف ''Great Expectations'' کے محتاط مطالعے سے لازماً پتا چلے گا کہ میگوچ کی غلطت کا مداوا ہو جانے پر (مثلاً جب Pip بوڑھے اور انتقام پرور مجرم کے احسان کو تسلیم کر لیتا ہے) Pip خود منہدم ہو جاتا اور دو نہایت مثبت طریقوں سے بحال ہوتا ہے۔ پھر ایک نیا Pip ابھرتا ہے جو پرانے Pip والی ماضی کی زنجیروں میں کم جکڑا ہوا ہے: اور بوڑھا Pip اپنے نوجوانی کے دوست ہربرٹ پاکٹ کے ساتھ نیا کیریئر اپناتا ہے...... (اس مرتبہ آوارہ جنٹلمین کے بجائے مشرق میں ایک محنتی تاجر کے طور پر۔ مشرق میں برطانیہ کی دیگر نوآبادیاں ایک ایسا نارمل ماحول مہیا کرتی ہیں جو آسٹریلیا میں کبھی میسر نہیں آ سکتا تھا۔

لہٰذا جب ڈکنز آسٹریلیا کی مشکل سلجھاتا ہے تو رویے اور ریفرنس کا ایک نیا ڈھانچہ ابھرتا اور تجارت و سفر کے ذریعے مشرق کے ساتھ برطانیہ کی سامراجی مجامعت کا پتا دیتا ہے۔ Pip بمشکل ہی ایک غیر معمولی شخصیت ہے، کیونکہ ڈکنز کے تقریباً سبھی بزنس مین، آوارہ گرد رشتے دار اور خوفناک اجنبی ایمپائر کے ساتھ ایک کافی نارمل اور محفوظ ربط رکھتے ہیں۔ لیکن ان روابط نے حالیہ برسوں میں ہی تفسیری اہمیت اختیار کی ہے۔ محققین اور نقادوں کی ایک نئی نسل...... کچھ مثالوں میں آزادی یافتہ نوآبادیوں کی اولاد، وطن میں انسان آزادی کی پیش رفت سے فائدہ اٹھانے والے (جیسے جنسی، مذہبی اور نسلی اقلیتیں)...... نے مغربی ادب کی اس قسم کی عظیم تحریروں میں کمتر خیال کی گئی دنیا اور کمتر خیال کیے گئے کالے لوگوں کے لیے ایک متواتر دلچسپی دیکھی۔

انیسویں صدی کے اختتام پر ایمپائر محض ایک مبہم موجودگی یا ایک بھگوڑے مجرم کے ناخوشگوار ظہور میں مجسم نہ رہی، بلکہ کونراڈ، کپلنگ، ژید اور Loti جیسے مصنفین کی تحریروں میں سموئی گئی۔ کونراڈ کا ''Nostromo''

(1804ء)..... میری دوسری مثال ..... وسطی امریکی جمہوریہ کے ماحول میں ہے جو افریقی اور مشرقی ایشیائی نوآبادیات کے برعکس خودمختار اور اپنی چاندی کی وسیع کانوں کے باعث بیرونی مفادات سے مغلوب بھی ہے۔ کسی معاصر امریکی کے لیے کونرڈ کا پیشگی معلومات رکھنا اس تصنیف کا اہم ترین پہلو ہے: وہ لاطینی امریکی جمہوریاؤں میں ناقابل تدارک بے چینی اور "ناقص حکومت" کی پیشگوئی کرتا ہے (وہ بولیوار کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان پر حکومت کرنا سمندر میں ہل چلانے جیسا ہے) اور وہ شمالی امریکہ کی جانب سے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کے انداز کی بھی نشان دہی کرتا ہے۔ سان توے کان کے برطانوی مالک چارلس گولڈ کی پشت پناہی کرنے والا سان فرانسسکو کا فنانسر ہولرائڈ اسے خبردار کرتا ہے کہ "سرمایہ کاروں کی حیثیت میں ہمیں کوئی بہت بڑی مشکل پیش نہیں آئے گی۔" بایں ہمہ،

ہم آرام سے بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں۔ یقیناً ایک دن آئے گا جب ہم اندر قدم رکھیں گے۔ خدا کی ساری کائنات میں عظیم ترین ملک کے لیے وقت کو بھی انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم ہر چیز کو لقمہ دیں گے ..... صنعت، تجارت، قانون، صحافت، آرٹ، سیاست اور مذہب، کیپ ہارن سے لے کر Surith's Sound تک اور اگر کوئی لینے کے قابل چیز ملتی رہی تو اس سے آگے شمالی قطب تک بھی چلے جائیں گے۔ تب ہمیں فرصت ہوگی کہ دور دراز جزائر اور براعظموں کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ ہم دنیا کا کاروبار چلائیں گے، چاہے دنیا کو پسند آئے یا نہ۔ دنیا اس سے گریز نہیں کر سکتی ..... اور میرے خیال میں ہم بھی نہیں۔3

سرد جنگ ختم ہونے کے بعد امریکی حکومت کی جانب سے "نیو ورلڈ آرڈر" کی زیادہ تر نعرے بازی کا سکرپٹ شاید کونرڈ کے ہولرائڈ نے ہی لکھا ہوگا: ہم نمبر ایک ہیں، ہمیں ہی قیادت سنبھالنی ہے، ہم آزادی اور امن کے پیامبر ہیں، وغیرہ۔ کوئی بھی امریکی اس قسم کے احساسات سے بچا ہوا نہیں اور اس کے باوجود کونرڈ کے ہاں ہولرائڈ اور گولڈ کی کردار نگاری میں شامل صریح تنبیہ پر شاذ و نادر ہی غور کیا جاتا ہے کیونکہ طاقت کی نعرے بازی ایک سامراجی ماحول میں استعمال کیے جانے پر بہت آسانی سے مہربانی کا ایک التباس پیدا کر دیتی ہے۔ تاہم، یہ ایک تقریر بازی ہے جس کا سب سے زیادہ منحوس وصف یہ ہے کہ اسے پہلے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ نہ صرف سپین اور پرتگال بلکہ جدید دور میں برطانوی، فرانسیسی، بلجیئن، جاپانی، روسی اور اب امریکی بھی بہرہ کر دینے والی تکرار کے ساتھ یہی شور مچا رہے ہیں۔

تاہم، کونرڈ کی عظیم تحریر کو محض بیسویں صدی کے لاطینی امریکی واقعات کی پیش گوئی کے طور پر لینا نامکمل ہوگا۔ کونرڈ تیسری دنیا کے متعلق مغربی نظریات کا نقیب ہے جو آپ کو گراہم گرین، وی ایس نے پال اور رابرٹ سٹون جیسے نہایت مختلف قسم کے ناول نگاروں، ہناہ ارینڈٹ جیسے سامراجیت کے نظریہ سازوں اور سفرنامہ نویسوں، فلم سازوں کے کام میں بھی ملتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ کونرڈ نے سان توے کی چاندی کی کان کے

برطانوی اور امریکی مالکان کو اپنی ہی اولوالعزمی کی عمارت تلے دبتے ہوئے تصور کیا، لیکن یہ بھی درست ہے کہ وہ ایسے شخص کے طور پر لکھتا ہے جس کا غیر مغربی دنیا کے بارے میں مغربی نظریہ اس قدر عمیق حد تک رچا ہوا ہے کہ دیگر تمام تواریخ، ثقافتیں اور عزائم اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ کونرڈ کو بس اٹلانٹک مغرب سے مغلوب دنیا ہی نظر آتی ہے جس میں مغرب کی ہر مخالفت محض مغرب کی مکارانہ طاقت کی ہی تصدیق کرتی ہے۔ کونرڈ اس ظالمانہ تکرار معنی کا ایک متبادل نہیں دیکھ سکتا تھا۔ نہ ہی وہ یہ بات سمجھ سکتا تھا کہ ہندوستان، افریقہ اور جنوبی امریکہ کی بھی زندگیاں اور ثقافتیں تھیں جو اس دنیا کے گورے سامراجیوں اور مصلحین کے مکمل کنٹرول میں نہیں۔ وہ خود کو یہ یقین کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتا کہ سبھی سامراجیت مخالف تحریک ہائے آزادی بگاڑ زدہ اور لندن یا واشنگٹن میں بیٹھے ہوئے تماشاگروں کی پتلیاں نہیں تھیں۔

وژن میں یہ نہایت اہم تحدیدات "Nostromo" کا بھی اتنا ہی حصہ ہیں جتنا کہ اس کے کرداروں اور پلاٹ کا۔ کونرڈ کا ناول سامراجیت کی وہی پدرسری نخوت مجسم کرتا ہے جس کا وہ گولڈ یا ہولرائڈ جیسے کرداروں میں مذاق اڑاتا ہے۔ لگتا ہے کہ جیسے کونرڈ کہہ رہا ہو: ہم اہل مغرب فیصلہ کریں گے کہ کون ایک اچھا دیسی ہے اور کون برا، کیونکہ تمام دیسی باشندے ہماری تسلیم کی حقیقت کے تحت خاطر خواہ وجود رکھتے ہیں۔ ہم نے انہیں تخلیق کیا، انہیں بولنا اور سوچنا سکھایا، اور جب وہ بغاوت کرتے ہیں تو انہیں نادان بچے سمجھ کے ہمارے خیالات کی ہی توثیق کرتے ہیں۔" امریکیوں نے اپنے جنوبی پڑوسیوں کے بارے میں یہی محسوس کیا: کہ ان کے لیے ایک خودمختاری کی خواہش صرف تب تک کی جائے جب تک وہ خودمختاری ہماری نظر میں جائز ہو۔ اس کے سوا کچھ اور ناقابل قبول اور بدترین بات یہ کہ ناقابل تصور بھی ہے۔

چنانچہ یہ کوئی پیراڈاکس نہیں ہے کہ کونرڈ سامراجیت مخالف اور سامراجیت پسند دونوں تھا۔ سمندر پار خطے کی خودتوثیقی، خودالتباسی کرپشن کو بےخوفی اور یاسیت کے ساتھ پیش کرتے وقت ترقی پسند، اور اس افریقہ یا جنوبی امریکہ کی ایک خودمختار تاریخ یا ثقافت کو تسلیم کرنے کے معاملے میں نہایت ری ایکشنری۔ پھر بھی اگر ہم نے کونرڈ کو اس کے اپنے عہد کی مخلوق کے طور پر لیا ہوتا تو شاید بہتر طور پر دیکھ لیتے کہ واشنگٹن اور بیشتر مغربی پالیسی سازوں اور دانشوروں کے ہاں حالیہ رویوں میں اس کے خیالات پر بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔ جس چیز کو کونرڈ نے سامراجی انسانی بہبود ..... جس کے عزائم میں "دنیا کو جمہوریت کے لیے محفوظ بنانے" جیسے تصورات شامل ہیں ..... میں مخفی بے فائدہ پن خیال کیا، انہیں یو ایس حکومت اب بھی ادراک میں لانے کے قابل نہیں کیونکہ یہ دنیا بھر، اور بالخصوص مشرق وسطیٰ میں اپنی خواہشات نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کم از کم کونرڈ میں یہ دیکھنے کی جرأت تو تھی کہ اس قسم کی کوئی بھی سکیم آج تک کامیاب نہیں ہوئی ..... کیونکہ یہ منصوبہ سازوں کو ہر جگہ موجودگی کے مزید واہموں اور گمراہ کن خودتسکینی (مثلاً ویتنام میں) پھنسا دیتی ہے، اور کیونکہ وہ

اپنی فطرت کے تحت شہادت کو جھٹلا دیتے ہیں۔

[illegible] "Nostromo" کا مطالعہ کرتے وقت اس کی مہیب قوتوں اور غلط تحدیدات پر کچھ غور کرتا ہے [illegible] سب کچھ ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے۔ ناول کے آخر میں [illegible] والی نو آزاد ریاست Sulaco زیادہ بڑی ریاست (جس سے وہ علیحدہ ہوتی ہے) کا محض ایک کافی چھوٹا، زیادہ [illegible] تھی۔ کونرڈ قاری کو یہ دیکھنے کی اجازت دیتا ہے کہ سامراجیت ایک نظام ہے۔ [illegible] غالب اقلیم کے فسانوں اور غلط فہمیوں سے منقش ہے۔ [illegible] غالب معاشرے میں تجربہ غیر تنقیدی طور پر دیسی لوگوں [illegible]

"Nostromo" کو چاہے کیسے بھی پڑھا جائے، مگر یہ ایک نہایت [illegible] نظر پیش کرتا ہے۔ اور اس نے گراہم گرین کے "The Quiet American" وی ایس نائپال کے "A Bend in the River" (بہت مختلف ایجنڈوں کے حامل ناول) میں مغربی سامراجی التباسات کے [illegible] نظر کو ممکن بنایا۔ ویتنام، ایران، فلپائن [illegible] عراق کے بعد [illegible] سے اختلاف کریں گے کہ گرین کے Pyle یا نائپال کے فادر Huismans [illegible] کو ہماری تہذیب سکھائی جا سکتی ہے) کی پرجوش معصومیت ہی قتل [illegible] اور قدیم [illegible] استحکام پیدا کرتی ہے۔ اولیور سٹون کی "Salvador" فرانسس فورڈ کوپولا کی "Apocalypse Now" [illegible] کونسٹنٹن کوسٹا گاوراس کی "Missing" جیسی فلموں میں اسی قسم کا ایک فسانہ غالب ہے۔ [illegible] قواعد سے باہر [illegible] دونوں کو اپنے مطابق چلاتے ہیں۔

"Nostromo" میں کونرڈ کی سامراجیت مخالف طرز سے کافی کچھ مستعار لیتے [illegible] دیتی ہیں کہ دنیا کے باوقعت ایکشن اور زندگی کا ماخذ مغرب میں ہے، جس کے نمائندے [illegible] تیسری دنیا پر اپنے تخیلات اور انسان دوستی تھوپنے کے لیے آزاد لگتے ہیں۔ اس نقطہ نظر میں مغرب کے [illegible] کے بیرونی خطوں کی کوئی زندگی، تاریخ یا ثقافت اور حتیٰ کہ کوئی پیش کیے جانے کے قابل [illegible] نہیں ہے۔ اور جب بیان کرنے کو کچھ موجود ہے تو کونرڈ کی پیروی میں وہ ناقابل بیان حد تک [illegible] زدہ اور ناقابل اصلاح ہے۔ لیکن کونرڈ نے "Nostromo" یورپ کے ایسے دور میں لکھا [illegible] خروش بلا مقابلہ تھا، جبکہ معاصر ناول نگاروں اور فلم سازوں نے نو آبادیوں کو آزادی ملنے کے بعد، غیر مغربی دنیا [illegible] مغربی پیش کاری کی تنقید اور اخلاقی و سیاسی تحصیل کے بعد [illegible] رودنی [illegible] کے کام کے بعد، چنوا اچیبے، نگوگی وا تھیونگو [illegible]

[illegible]

[illegible] ... خواہش میں جان ڈالتی ہیں۔ تاہم اس توانائی کو سمجھنے کا واحد طریقہ تاریخی حوالے [illegible] ... [illegible] ... یہاں وہاں نظر آنے لگی ہے۔

[illegible] جائے کہ کیسے کپلنگ جیسے ایک عظیم آرٹسٹ نے ہندوستان کو اتنی مہارت [illegible] "کم" نہ صرف اینگلو انڈین تناظر کی ایک طویل تاریخ [illegible] ناقابل دفاع حیثیت کی بھی پیش گوئی کر دی کہ ہندوستان [illegible] میں سمندر پار مقبوضات میں عقلی اور جمالیاتی سرمایہ کاری [illegible] میں برطانوی یا فرانسیسی ہوتے تو ہندوستان اور شمالی افریقہ کو [illegible] وسعت اور فاصلے کے ایک احساس کے ساتھ دیکھتے، لیکن ان کی جداگانہ حاکمیت کے احساس کے ساتھ ہرگز نہیں۔ آپ کے بیانات تواریخ [illegible] کھوجی مہمات کی داستانوں میں آپ کا شعور مرکزی اقتدار کے طور پر پیش ہوتا، توانائی [illegible] نے نہ صرف نوآبادیاتی سرگرمیوں بلکہ انجانے علاقوں اور لوگوں کو بھی معنی دیے۔ [illegible] طاقت کے احساس نے شاذ ہی بھی تصور کیا کہ مطیع [illegible] مجہول انداز میں [illegible] بھی ہندوستان یا الجیریا سے نکلنے پر مجبور کرنے کے قابل ہو سکتے تھے، یا کوئی ایسی بات کہہ [illegible] غالب بیانیے کو مسترد، چیلنج یا کسی اور حوالے سے مختلف کر سکتی۔

سامراجیت کی ثقافت غیر مرئی نہیں تھی [illegible] کے نمایاں خطوط میں اتنا کافی واضح پن موجود ہے کہ وہاں ریکارڈ شدہ ایسی خدارانہ علامات [illegible] کہ کیسے ان پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ اب وہ اتنی دلچسپی کی حامل کیوں بن گئی ہیں کہ [illegible] کتب لکھی جا رہی ہیں۔ سامراجیت کے کارناموں میں سے ایک دنیا کو قریب لانا تھا [illegible] اہل یورپ اور دیسی لوگوں کے درمیان علیحدگی درجہ بدرجہ اور بنیادی اعتبار سے غیر منصفانہ تھی [illegible] سے زیادہ تر کو چاہیے [illegible] تاریخی تجربے [illegible]

[illegible] افریقیوں، ایشیائی، لاطینی امریکیوں اور [illegible]

[illegible] معاشروں کی تاریخ میں رچے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے سماجی تجربے کو [illegible] اور اس میں شامل جمالیاتی صورتیں تاریخی تجربے سے اخذ [illegible] میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ مجھے "Orientalism" لکھنے کے [illegible] تاریخی تجربے کو نہیں سمجھ سکتے اور چاہے آپ کتنا ہی احاطہ [illegible] نظریات پھر بھی رہ جاتی ہیں گے۔ میں نے اپنی نظر میں اہم اور اساسی [illegible] (selectivity) اور شعوری انتخاب [illegible] یک عالمی عمل پر بحث اور اس کا تجزیہ [illegible] تاہم، مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی [illegible]

[illegible] کی آمد [illegible] رومی، ہسپانوی، عثمانی، ہسپانوی اور [illegible] یہ کہنا نہیں ہے کہ وسط ایشیا اور مشرقی یورپ پر روس کا تسلط، [illegible] کی حکومت، موجودہ انگولا اور موزمبیق پر پرتگال کا غلبہ اور بحر الکاہل و لاطینی امریکہ پر سپین کا [illegible] تھا۔ برطانوی، فرانسیسی اور امریکی سامراجیت سے متعلق میرا بات کرنے کا مطلب یہ [illegible] بے مثال ربط اور ایک خصوصی ثقافتی مرکزیت رکھتی ہے۔ بلاشبہ انگلینڈ خود ایک سامراجی طبقہ ہے جو [illegible] کی نسبت زیادہ بڑا، وسیع تر اور زیادہ رفیع الشان ہے۔ کیونکہ کوئی دو صدیوں تک فرانس اس کے [illegible] مقابلے میں مشغول رہا۔ چونکہ سامراجی جستجو میں بیانیہ ایک نہایت نمایاں کردار ادا کرتا ہے، [illegible] فرانس اور (بالخصوص) انگلینڈ ناول نگاری کی ایک متواتر روایت رکھتے ہیں [illegible] ثانی نہیں ملتا۔ امریکہ نے ایک ایمپائر کے طور پر انیسویں صدی میں آغاز لیا، لیکن بیسویں صدی کے وسط میں برطانوی اور فرانسیسی ایمپائرز کی نوآبادیوں کو آزادی ملنے کے بعد ہی اس نے اپنے دو عظیم [illegible] اور راست اختیار کیں۔

ان تینوں ایمپائرز پر توجہ مرکوز کرنے کی دو اضافی وجوہ بھی ہیں۔ [illegible] علاقوں سے چھلانگ لگا کر بہت دور کی زمینوں پر جا [illegible] ان تینوں [illegible] میں ایک مراعات [illegible] ہے۔ اس تصور کا پروجیکشنز کے ساتھ کافی تعلق ہے، چاہے فکشن میں ہوں یا جغرافیہ یا آرٹ میں [illegible] توسیع، انتظامیہ، سرمایہ کاری اور [illegible] کے ذریعے ایک مسلسل موجودگی حاصل کر لیتے [illegible] ثقافت کے متعلق کچھ منظم پن موجود ہے جو کسی بھی ایمپائر میں اتنا عیاں نہیں [illegible] ایک مختلف انداز میں یو ایس) ایمپائرز میں۔ "روپے اور حوالے [illegible] میرے ذہن میں تھی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ میں انہی تین [illegible] میں پیدا ہوا، پلا بڑھا اور اب مقیم بھی ہوں۔ اگرچہ میں یہاں خود کو اجنبی محسوس نہیں کرتا، مگر عرب اور مسلم دنیا سے منسلک ایک باشندے [illegible] بدستور دوسری طرف سے تعلق رکھنے والا شخص ہوں۔ اس چیز نے ایک لحاظ سے مجھے دونوں [illegible] گزارنے اور ان کے درمیان ثالث بننے کی کوشش کرنے کے قابل بنایا۔

یہ کتاب ماضی اور حال، ہمارے اور ان سے متعلق ہے۔ [illegible] ہے جب یو ایس آخری سپر پاور بن کر ابھرا ہے۔ ایسے دور میں [illegible] دانشور کے لیے وہاں زندگی گزارنے کا مطلب [illegible] میں حصہ [illegible] جیسا کہ انہوں نے "Orientalism" لکھے جانے کے بعد [illegible]

پہلی چیز ایک مایوس کن احساس ہے کہ آپ نے موجودہ امریکی پالیسی کے [illegible] عالمی تسلط کی متمنی ہر عظیم میٹروپولیٹن ثقافت نے بہت سی ایسی باتیں کہیں اور افسوس کہ ان پر عمل [illegible] لوگوں کے معاملات چلانے میں ہمیشہ طاقت اور قومی مفاد کے لیے ایک اپیل موجود ہے۔ ایسی [illegible] موجودگی میں حالات کچھ سخت ہو جاتے ہیں۔

مجھے امید ہے (شاید التجا ہی) کہ ثقافتی حوالوں سے لکھی گئی سامراجی مہم جوئی [illegible] ہو سکتی ہے۔ اگرچہ انیسویں اور بیسویں صدیوں کے دوران سامراج [illegible] مزاحمت میں بھی اضافہ ہوا۔ میں نے ان دونوں قوتوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ [illegible] متاثرہ [illegible] باشندوں کو تنقید سے مستثنیٰ نہیں کر دیتی، جیسا کہ بعد از نوآبادیت ریاستوں نے کسی بھی [illegible] [illegible] ایک لمبے دار کہانی نہیں بناتیں۔ اگر یہ ثابت کرتا ہے کہ ایدی امین اور صدام حسین نے [illegible] ہیں تو اس کہانی کو بھی بیان کیا جانا چاہیے۔ مغربی سامراجیت اور تیسری دنیا کی قوم پرستی ایک دوسرے پر [illegible] ہیں، لیکن اپنی بدترین صورت میں بھی وہ یک رنگ اور [illegible] نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ، ثقافت [illegible]

[illegible] جیسی اور مشرق یا مغرب کی باشرکت غیرے میراث نہیں، اور نہ ہی مرد و خواتین کے چھوٹے گروہ ہی اس کے مالک ہیں۔

بایں ہمہ، کہانی پر ملال اور اکثر مایوس کن ہے۔ آج یہاں وہاں ابھرتا ہوا ایک نیا عقلی اور سیاسی ضمیر اس میں امید پیدا کر رہا ہے۔ یہ کتاب تیار کرتے وقت میری دوسری فکر یہی تھی۔ انسانیت پسند مطالعہ کی پرانی روش پر سیاسی دباؤ کے حوالے سے چاہے کتنی ہی واویلا کیا گیا (شکایت کی ثقافت) لیکن آج صرف یہ واویلا ہی موجود نہیں۔ مشرق وسطیٰ پر تحقیق میں آنے والی غیر معمولی تبدیلی کو ہی لیں۔ جب میں نے "Orientalism" لکھی تو اس تحقیق پر بدستور ایک جارحیت پسند مردانہ اور دوسروں کو معاف کرنے والی وساطت کا غلبہ تھا۔ صرف گزشتہ تین یا چار برس میں منظر عام پر آنے والی کتب Lila Abu-Lughod کی "Veiled Sentiments"، لیلیٰ احمد کی "Women and Gender in Islam"، Fedwa Malti-Douglas کی "Woman's Body Woman's World" کا ذکر کیا جائے تو اسلام، عربوں اور مشرق وسطیٰ سے متعلق ایک بہت مختلف قسم کے تصور نے پرانی استبدادیت کو چیلنج اور کافی حد تک کھوکھلا بھی کیا ہے۔ اس قسم کی کتب نسوانیت پسند تو ہیں مگر تخصیصی (exclusivist) نہیں، وہ مستشرقیت اور مشرق وسطیٰ کے مجموعی بیانوں کی تہ میں کار فرما [illegible] اور تاریخی تحقیق سے ہم آہنگ نسوانی تجربے میں مشغول کر دیتی ہیں۔ یہ تصانیف مشرق وسطیٰ میں عورتوں کی سیاسی حالت کے حوالے سے قابل ذکر ہیں۔

[illegible]

کے علاوہ اس قسم کی نظر ثانی پر مبنی تحقیق کافی متنوع ہے۔ ان متشابہ متضادات (binary oppositions) کا [illegible] پرانی اقتصادی محض نئی اقتصادی کی جگہ نہیں لے سکتی، بلکہ سرحدوں، اقسام، اقوام اور جوہروں کی حدود سے باہر بننے والے نئے روابط تیزی سے سامنے آ رہے ہیں اور یہ نئے روابط ہی اب شناخت کے جامد تصور (جسے سامراجیت کے دور میں ثقافتی سوچ کا مرکز خیال کیا جاتا تھا) کو مشتعل اور چیلنج کر رہے ہیں۔ یورپیوں اور ان [illegible] قبل [illegible] والا ایک تصور یہ ہے کہ ایک "ہم" اور ایک "وہ" موجود ہیں [illegible] ہر ایک طے شدہ، واضح، ناقابل تنسیخ [illegible] جیسا کہ میں نے "Orientalism" میں بحث کی، یہ تقسیم بربریوں سے متعلق یونانی سوچ میں [illegible] اس قسم کی "شناخت" کے تصور کا ماخذ چاہے کچھ بھی ہو، لیکن انیسویں صدی میں یہ یورپی تجاوزات کی مزاحمت میں مصروف ثقافتوں کے ساتھ ساتھ سامراجی ثقافتوں کا بھی طرۂ امتیاز بن گئی تھی۔

ہم اب بھی اس انداز کے امین ہیں جس کے تحت کسی کا تعین قومی صورت میں کیا جاتا ہے، اور قوم ایک مشروضاتی طور پر متواتر روایت سے اپنی سند اخذ کرتی ہے۔ یو ایس میں ثقافتی شناخت پر اس سوچ بچار نے اس بات پر مقابلہ بازی کو جنم دیا کہ کونسی کتب اور اقدار نے "ہماری" روایت تشکیل دیتی ہیں۔ کسی کتاب کے "ہماری" روایت میں شامل ہونے یا نہ ہونے کا بیان اپنی حماقت کو بہت زیادہ وضاحت کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں، تاریخی درستگی میں اس کی خلاف ورزیاں اس کی مصداریوں کی [illegible] سے کہیں زیادہ ہیں۔ میں اس نقطہ نظر کے لیے کوئی تحمل نہیں رکھتا کہ ہمیں صرف اس پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جو "ہمارا" ہے۔ اسی طرح [illegible] موزوں ہوگا کہ عرب لوگ صرف عرب کتب پڑھیں، عرب طریقے استعمال [illegible] جیسا کہا کرتا تھا، بیتھوون جتنا جرمنوں کا ہے اتنا ہی ویسٹ انڈیز [illegible] کا بھی ہے، کیونکہ اب اس کی موسیقی انسانی ورثے کا حصہ بن چکی ہے۔

تاہم، شناخت کے حوالے سے نظریاتی فکرمندی ان مختلف گروہوں [illegible] الجھی جو ان دلچسپیوں کو منعکس کرنے والی ترجیحات متعین کرنے کے خواہش[illegible] سا حصہ اس بارے میں ہے کہ حالیہ تاریخ میں کیا اور کیسے [illegible] پیش کرنا چاہوں گا۔ امریکی شناخت کی ساخت پر کوئی اتفاق کرنے سے قبل ہمیں یہ تسلیم کرنا [illegible] آئے ہوئے لوگوں پر مشتمل معاشرے (جس نے کافی بڑی [illegible] امریکی شناخت نہایت متنوع ہے۔ درحقیقت اس کی [illegible] ایک پیچیدہ مجموعے کے طور پر دیکھنے والوں کے درمیان ہے۔ یہ مخالفت، مختلف تناظر [illegible] کا مفہوم دیتی ہے [illegible] ایک انجذابی اور دوسری پیچیدہ العناصر۔

میری دلیل یہ ہے کہ صرف دوسرا تناظر ہی تاریخی تجربے کی حقیقت کا بھرپور احساس رکھتا ہے [illegible] ایمپائر کی وجہ سے تمام ثقافتیں ایک دوسری میں ملوث ہیں، کوئی بھی واحد اور خالص نہیں، تمام مخلوط، پیچیدہ الاصل اور نہایت ممیز ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بات موجودہ دور کے یو ایس پر اسی طرح بالکل صادق [illegible] جدید عرب دنیا پر۔ افسوس کہ وہاں مرکزیت، انتہائی قوم پرستی [illegible] تعلیم سے اجنبی ثابت ہونے [illegible] اندر بنی ہوئی ہے جہاں بالغ طلبا کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی "اپنی" روایت کا احترام کرنا اور اس کی بے مثال حیثیت کو سراہنا سکھایا جاتا ہے۔ یہ کتاب تعلیم اور سوچ کی انتہائی غیر تنقیدی اور بلا تفکر صورتوں سے متعلق ہے۔ [illegible] کے مسائل پر بحث، تحقیق اور غور و فکر کے لیے نہایت اہم ہے۔

میری ہرگز یہ خواہش نہیں کہ میری بات کا غلط مطلب نکالا جائے۔ یو ایس اپنے غیر معمولی ثقافتی تنوع سے

[illegible] دیگر انگلش بولنے والے ملک (برطانیہ، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا [illegible]) [illegible] جب اب تارکین وطن کے کافی بڑے گروہ موجود ہیں۔ [illegible] Schlesinger نے اپنے حالیہ کام "The Disuniting of America" میں [illegible] میں جمہوریہ کی تحلیل کا شکوہ [illegible] یو ایس میں اتنی بہت ساری ثقافتیں [illegible] اور ایک [illegible] موجود [illegible] سیاسی تبدیلیوں اور [illegible]

[illegible] معروضی وجود کی [illegible] مغربی [illegible] یادداشت [illegible] اپنی زندگی کے دوران عرب دنیا [illegible] (جن کے [illegible] ہوئے۔ اور [illegible] عرب دنیا کی قوتوں اور معاشروں کے [illegible] اس کے برعکس سامراجی [illegible] قابل ملاقات [illegible] (جہاں یہ ساری [illegible] ساتھ تعلق [illegible] کیا اس قسم کی صورت حال کو حقیقی معنوں میں واحد [illegible] قوم کے ساتھ احساس وفاداری کا سخت متبادل قرار [illegible]

ایڈورڈ سعید

[illegible]

[illegible]

باب ١

علاقوں اور تاریخ کا تانا بانا

بالفاظ دیگر، تاریخ ایک حساب کتاب کرنے والی مشین نہیں ہے [illegible]
ہے اور یہ عوام کی ثقافت متنوع جوابی تاثرات میں مجسم ہوتی ہے۔

بیسل ڈیوڈسن — Africa in Modern History

١- ایمپائر، جغرافیہ اور ثقافت

حال کی تفسیریں پیش کرنے میں ماضی سے رجوع عام ترین حکمت عملی ہے۔ رجوع کی ان حکمت عملیوں کو جان دار بنانے والی چیز نہ صرف ماضی کے واقعات کے متعلق اختلاف رائے بلکہ اس بارے میں بے یقینی بھی ہے کہ آیا ماضی واقعی ماضی [illegible] یا یہ شاید مختلف صورتوں میں اب بھی جاری ہے۔ یہ [illegible] کے مباحث میں موجود ہے۔ [illegible] اثر و نفوذ، الزام اور فیصلہ کن رائے، حال کی واقعی صورتوں اور مستقبل کی ترجیحات میں۔

ٹی ایس ایلیٹ نے اپنے شروع کے ایک مشہور ترین مضمون میں انہی قسم کے مسائل کو لیا اور اس کے مضمون کی نشست تقریباً خاص طور پر موسیقی [illegible] ایلیٹ [illegible] کہ شاعر واضح طور پر ایک انفرادی ٹیلنٹ ہے، لیکن وہ ایک کی روایت سے اندر [illegible] میں نہیں بلکہ "عظیم محنت" کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ مزید کہتا ہے:

ماضی اور حال کے درمیان تعلق کی پیچیدگی کے بارے میں ادبیات کے نظریات "سامراجیت" کے معنی پر بحث میں خصوصی مددگار ہیں۔ آج سامراجیت کا لفظ اور تصور اس قدر سوالات، شکوک، متحارب آرا اور نظریاتی و جدلیاتی قسموں سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا استعمال ہی مشکل ہو گیا ہے۔ یقیناً کچھ حد تک اس بحث میں تعریفیں اور تصور کی حدود متعین کرنے کی کوششیں ہوتی ہیں: کیا سامراجیت یا استعماریت مرکزی طور پر اقتصادی تھی، یہ کس حد تک گئی، اس کے اسباب کیا تھے، کیا یہ منظم تھی، کیا اس کا اختتام ہو گیا ہے، اور اگر ہوا ہے تو کب؟ یورپ اور امریکہ میں اس بحث میں حصہ لینے والوں کی فہرست کئی متاثر کن ناموں پر مشتمل ہے: کاؤٹسکی، ہلفرڈنگ، لکسمبرگ، ہابسن، لینن، شمپیٹر، ارینڈٹ، میگڈوف، پال کینیڈی۔ اور حالیہ برسوں میں یہ [illegible] کتب بھی شائع ہوئی ہیں، جیسے پال کینیڈی کی "The Rise and Fall of Great Powers"، ولیم اپیل مین ولیمز، گابریل کولکو، نوم چومسکی، ہاورڈ زن اور والٹر لیفیبر کی نظر ثانی شدہ تاریخ۔

ان مستند مصنفین نے زیادہ تر سیاسی اور اقتصادی سوالات پر بحث کی۔ تاہم، جدید سامراجی تجربے میں ثقافت کے مراعات یافتہ کردار (میری رائے میں) پر شاذ ہی کوئی توجہ دی گئی۔ اور اس امر پر بہت کم غور کیا گیا کہ انیسویں اور بیسویں صدی کی یورپی سامراجیت کی غیر معمولی عالمی رسائی ہمارے زمانے پر مسلسل چھائی ہوئی ہے۔ آج شاید ہی کوئی شمالی امریکی، افریقی، یورپی، لاطینی امریکی، ہندوستانی، کیریبین، آسٹریلیائی فرد — فہرست بہت طویل ہے — ایسا موجود ہے جس پر ماضی کی ان ایمپائرز نے براہ راست اثر نہ ڈالا ہو۔ برطانیہ اور فرانس وسیع و عریض علاقوں پر حکمران تھے: کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، شمالی و جنوبی امریکہ اور کیریبین میں نوآبادیاں، افریقہ کے وسیع خطے، مشرق وسطیٰ، مشرق بعید (ہانگ کانگ 1997ء تک برطانوی کالونی رہا) اور سارا برصغیر ... یہ سب برطانوی یا فرانسیسی حکومت کے ماتحت آئے اور وقت گزرنے پر آزاد ہو گئے۔ اس کے علاوہ امریکہ، روس، اور متعدد کمتر یورپی ممالک (جاپان اور ترکی سے قطع نظر) بھی انیسویں صدی کے سارے یا کچھ عرصے میں سامراجی طاقتیں رہے تھے۔ [illegible] مقبوضات کی اس روش نے ہی وہ بنیاد رکھی جس پر اب ایک مکمل عالمی برادری کی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ [illegible] مواصلات، تجارت کی عالمی رسائی، وسائل کی دستیابی، سفر کی سہولت، موسم اور فضائی تبدیلیوں کی معلومات نے دنیا کے نہایت دور افتادہ علاقوں کو بھی ملا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ انداز اور طریقے جدید ایمپائرز نے ہی پہلی مرتبہ قائم کیے اور ممکن بنائے۔

اب میں اپنے مزاج اور فلسفے کے باعث وسیع نظام سازی یا انسانی تاریخ کی اجمالی تھیوریز کا مخالف ہوں۔ لیکن ماننا پڑے گا کہ جدید ایمپائرز کا مطالعہ کرتے اور ان کے اندر رہتے ہوئے میں یہ دیکھ کر ششدر ہوں کہ وہ کس حد تک متواتر وسعت پذیر اور کس درجہ اجتماعی تھیں۔ چاہے مارکس ہو یا [illegible] جیسے رجعت

[illegible] Illusions perdues [illegible] "گم شدہ سرمایہ کاری" کا ترجمہ کیا جاتا ہے [illegible] ثقافت اور سامراجیت کے [illegible]

[illegible] زیادہ علاقے حاصل کرنے کی منصوبہ سازی کی ہے [illegible] بنیادی سطح پر سامراجیت کا مطلب [illegible] متعلق سوچنا، وہاں آباد ہونا اور قابض ہونا [illegible] کا مطالعہ کرنے والے ادبی [illegible] (جہاں برطانوی فوج نے دیسی باشندوں کا قتل عام کیا) کے لیے اس کے خون آشام منصوبوں

واں سے شاعرانہ کارنامے یا آئرلینڈ پر بحث کی صورت (جو ہنوز جاری ہے) کی تاریخ سے ساتھ میں جوڑتے ہیں۔

اس کتاب کے مقاصد کے پیش نظر میں نے زمین پر اصل مقابلے اور [illegible] پر توجہ مرکوز کی ہے۔ میں نے تاریخی تجربے میں ایک قسم کی جغرافیائی جانچ [illegible] کی کوشش کی ہے اور نظریہ پیش [illegible] میں [illegible] جس میں [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible] طرح ہم میں سے کوئی بھی شخص جغرافیے سے ماورا نہیں ہے، اسی طرح کوئی بھی جغرافیے کی خاطر کشاکش سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہے۔ یہ جدوجہد پیچیدہ اور دلچسپ ہے کیونکہ اس کا تعلق نہ صرف سپاہیوں اور توپوں بلکہ نظریات، [illegible] تصورات سے بھی ہے۔

نام نہاد مغربی یا میٹروپولیٹن دنیا اور تیسری یا سابقہ نوآبادیاتی دنیا میں لوگ اس فہم میں شریک ہیں کہ کلاسیکی سامراجیت کا عہد (جو [illegible] عالمی [illegible] سے [illegible] نوآبادیاتی [illegible] منتشر [illegible] ختم ہوا) کسی نہ کسی طرح حال پر کافی زیادہ ثقافتی اثر ڈال رہا ہے۔

ان ادراکات کے مرکز میں یہ حقیقت موجود ہے کہ چند ایک لوگ ہی اس بات سے اختلاف کریں گے کہ انیسویں صدی کے دوران بے نظیر طاقت برطانیہ و فرانس میں مرتکز تھی اور بعد ازاں دیگر مغربی ممالک (بالخصوص [illegible]) [illegible] صدی کا نقطۂ عروج "مغرب کی رفعت" کی صورت میں [illegible] اور مغربی طاقت نے [illegible] علاقے [illegible] بات جانچیں۔ غور کریں کہ 1800ء میں مغربی طاقتیں [illegible] کل رقبے کے 55 فیصد کی دعویدار تھیں لیکن اصل میں ان کا قبضہ تقریباً 35 فیصد پر تھا اور 1878ء میں یہ تناسب 67 فیصد ہو گیا، [illegible] 83,000 مربع میل [illegible] کی شرح سے اضافہ۔ 1914ء میں سالانہ شرح حیرت انگیز طور پر 2,40,000 مربع میل ہو گئی اور کرۂ ارض کے کل رقبے کا 85 فیصد [illegible] نوآبادیوں، [illegible] ریاستوں اور دولت مشترکہ کی صورت میں یورپ کے ماتحت تھا۔ "تاریخ میں کبھی بھی نوآبادیاں اتنی وسیع نہیں رہیں۔" ولیم میک نیل "The Pursuit of Power" میں بتاتے [illegible] کے نتیجے میں "دنیا [illegible] واحد متعامل کل میں متحد ہو گئی جیسی کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔" [illegible] انیسویں صدی کے [illegible] یورپ میں [illegible] زندگی کا کوئی [illegible] سے [illegible] معیشتیں سمندر پار منڈیوں، خام اموال، سستی محنت اور نہایت منافع بخش [illegible] کی بھوکی تھیں اور دفاعی و خارجہ پالیسی کے محکمے دور دراز علاقے میں وسیع اراضی کی دیکھ بھال کے لیے زیادہ سے زیادہ پرعزم تھے۔ جب مغربی طاقتیں [illegible] کی حریف نہیں رہی تھیں تو بقول کیرنان "تمام جدید ایمپائرز نے ایک دوسری کی نقل کی۔"

رچرڈ ڈبلیو ون الٹائن نے اپنی "Rising American Empire" میں واضح کیا ہے کہ امریکی تجربہ بہت ابتدا سے ہی ایک "imperium" کے تصور پر مبنی تھا — ایک رعیت، ریاست یا حاکمیت جس کی آبادی اور علاقے میں توسیع اور طاقت و استحکام میں اضافہ ہوا۔[12] شمالی امریکی علاقے پر دعوے جتائے گئے اور ان کی خاطر (نہایت کامیاب انداز میں) لڑا گیا۔ دیسی باشندوں پر غلبہ پایا، ان کا قتل عام اور بے دخل کیا گیا، اور پھر جمہوریہ کی عمر اور طاقت میں اضافہ ہونے پر دور دراز زمینوں کو امریکی مفادات کے لیے ناگزیر قرار دیا گیا تاکہ وہاں مداخلت اور جنگ کی جا سکے — مثلاً فلپائن، کیریبین، وسطی امریکہ، باربری ساحل، یورپ کے کچھ حصے اور مشرق وسطیٰ، ویتنام، کوریا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگرچہ امریکی خصوصی پن، [illegible] وغیرہ پر اصرار کرنے والا بیانیہ اس قدر موثر رہا ہے کہ "سامراجیت" ایک لفظ یا آئیڈیالوجی کی حیثیت میں یو ایس ثقافت، سیاست اور تاریخ سے متعلق حالیہ بیانات میں شاذ و نادر ہی ملتا ہے۔ لیکن سامراجی سیاست اور ثقافت کے درمیان تعلق نہایت براہ راست ہے۔ امریکی "عظمت"، نسلی مراتب، دیگر انقلابات کے مصائب (امریکی انقلاب کو بے مثال خیال کیا گیا) کے متعلق رویے مستقل رہے ہیں اور انہوں نے ایمپائر کے حقائق کو دھندلایا، جبکہ سمندر پار امریکی مفادات کے جواز پیش کرنے والے افراد نے امریکی معصومیت، نیکوکاری اور آزادی کی خاطر لڑائی پر اصرار کیا۔ "The Quiet American" میں گراہم گرین کا کردار Pyle اس ثقافتی تشکیل کو بے رحم درستگی کے ساتھ مجسم کرتا ہے۔

تاہم انیسویں صدی [illegible] فرانسیسی شہریوں کے لیے ایمپائر ایک مرکزی موضوع تھی۔ برطانوی ہندوستان اور فرانسیسی شمالی افریقہ نے تن تنہا برطانوی و فرانسیسی معاشرے کے تخیل، معیشت، سیاسی زندگی اور سماجی تانے بانے میں ناقابل تصور کردار ادا کیے، اور اگر ہم Delacroix، ایڈمنڈ برک، رسکن، کارلائل، جیمز اور جان سٹوارٹ مل، کپلنگ، بالزاک، نیروال، فلوبیئر یا کونراڈ جیسے نام لیں تو اس وسیع و عریض حقیقت کے محض ایک چھوٹے سے کونے کا ہی احاطہ کر رہے ہوں گے۔ ان دو سامراجی طاقتوں کی بیرونی مقبوضات میں دانشور، محقق، منتظمین، سیاح، تاجر، پارلیمنٹ کے اراکین، سوداگر، ناول نگار، نظریہ دان، مہم جو، شعرا اور ہر قسم کے اچھوت موجود تھے جن میں سے ہر ایک نے میٹروپولیٹن زندگی کے قلب میں موجود نوآبادیاتی حقیقت کی تشکیل میں حصہ ڈالا۔

میں نے "سامراجیت" (امپیریلزم) کی اصطلاح عمل اور نظریے کے معنوں میں استعمال کی ہے اور اس سے ایک دور دراز علاقے پر حکومت کرنے والے غالب میٹروپولیٹن مرکز کے رویے بھی مراد ہیں۔ "نوآبادیت" (جو تقریباً ہمیشہ ہی سامراجیت کا نتیجہ ہے) دور دراز علاقے میں بستیاں بسانا ہے۔ جیسا کہ مائیکل ڈوئل [illegible] کی [illegible] تعلق ہے جس میں [illegible] کی [illegible] سیاسی معاشرے کی موثر

سیاسی حاکمیت کو تشکیل کرتی ہے۔ یہ طاقت، سیاسی قوت، اقتصادی، سماجی یا ثقافتی انحصاریت کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سامراجیت محض کسی ایمپائر کو قائم کرنے یا برقرار رکھنے کا عمل یا پالیسی ہے۔" ہمارے دور میں بلا واسطہ نوآبادیت تقریباً ختم ہو چکی ہے؛ سامراجیت [illegible] موجود تھی اب بھی وہیں جاری ہے اور یہ سیاسی، آئیڈیالوجیکل، اقتصادی اور سماجی دساتیر کے ساتھ ساتھ عمومی ثقافتی حلقے میں بھی موجود ہے۔

سامراجیت اور نہ ہی نوآبادیت محض تحصیل اور جمع کاری کا ایک سادہ عمل ہے۔ دونوں کو متاثر کن آئیڈیالوجیکل تشکیلات کی حمایت حاصل ہے جن میں یہ نظریات بھی شامل ہیں کہ مخصوص علاقوں اور لوگوں نے مغلوب ہونے کا تقاضا اور درخواست کی: انیسویں صدی کی سامراجی ثقافت "کمتر" یا "محکوم نسلوں،" "ماتحت لوگوں،" "انحصاریت،" "توسیع" اور "حاکمیت" جیسے الفاظ اور تصورات سے بھری پڑی ہے۔ سامراجی تجربات کے تحت ثقافت کے متعلق خیالات کو واضح کیا، زوردار بنایا یا مسترد کیا گیا۔"

برطانوی و فرانسیسی ایمپائرز کی اولیت سپین، پرتگال، ہالینڈ، بیلجیئم، جرمنی، اٹلی اور ایک مختلف انداز میں روس و امریکہ کی شاندار جدید توسیع کو ہرگز غیر اہم نہیں بناتی۔ تاہم، روس نے اپنے تقریباً سبھی سامراجی علاقے الحاق سے حاصل کیے تھے۔ [illegible] سے براعظموں پر چھلانگ لگانے والے [illegible] فرانسیسیوں سے [illegible] اپنی سرحدوں سے [illegible] زمین یا [illegible] مشرق اور جنوب میں آگے [illegible] فرانسیسی معاملات میں پرکشش علاقوں کی [illegible] نے [illegible] مفادات کی [illegible] کی توجہ کا [illegible] ہے۔ میں اس کتاب میں [illegible] ثقافتی صورتوں اور ڈھانچوں سے جس طرح [illegible] رکھتا ہوں۔ [illegible] صدی سے [illegible] مدت تک روس و امریکہ کا [illegible] قطعی مختلف تواریخ اور قطعی مختلف [illegible] رجحانات سے ماخوذ ہے۔ غلبے اور [illegible] کی اقسام موجود ہیں، لیکن مغربی قسم [illegible] زیر نظر کتاب کا موضوع ہے۔

عظیم مغربی ایمپائرز کی توسیع میں منافع اور مزید منافع کی امید زبردست اہمیت کی حامل تھی، جیسا کہ صدیوں تک مصالحوں، شکر، غلاموں، ربڑ، کپاس، پوست، جست، سونے اور چاندی کی ترغیبات کافی ثبوت مہیا کرتی ہیں۔ اسی طرح [illegible] سے جاری کاروباروں میں [illegible] کاری [illegible] جاری [illegible] مارکیٹ یا اداروں کی قوتیں بھی تھیں۔ لیکن سامراجیت اور نوآبادیت میں اس سے [illegible] بہت کچھ ہے۔ منافع سے بالاتر [illegible] متواتر گردش کا عزم، جس نے ایک طرف شائستہ مرد و خواتین کو یہ نظریہ قبول کرنے کی جرأت دی کہ دور دراز علاقوں اور وہاں کے دیسی باشندوں کو مطیع بنانا چاہیے، اور دوسری طرف میٹروپولیٹن کی توانائیوں میں نئی جان ڈالی تاکہ یہ شائستہ لوگ ماتحت، کمتر یا کم ترقی یافتہ لوگوں پر حکومت کرنے کے لیے

imperium [illegible] نہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے۔ ان ایمپائرز کی بہت کم مقامی مزاحمت ہوئی، حالانکہ وہ اکثر نہایت دگرگوں حالات میں قائم ہوئیں اور برقرار رہیں۔ نہ صرف نوآبادکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، بلکہ وطن سے بہت دور یورپیوں کی ایک قلیل سی تعداد اور دیسی باشندوں کی بہت بڑی تعداد کے درمیان خطرناک عدم توازن بھی موجود تھا۔ مثلاً ہندوستان میں 1930ء کی دہائی میں صرف 4 000 سول سرونٹس 60,000 سپاہیوں اور 90,000 سویلینز (زیادہ تر بزنس مین اور مذہبی عہدیدار) کی مدد سے 300 ملین لوگوں کے ملک پر حکومت کر رہے تھے۔"

چونکہ ایمپائر بنانے اور قائم رکھنے کا معاملہ "ایک ایمپائر کا مالک ہونے کا تصور رکھنے" پر منحصر ہے، اور اس سے بیشتر تمام تیاریاں ایک ثقافت کے اندر ہی ہوتی ہیں، تب سامراجیت ایک قسم کا ارتباط، [illegible] حاصل کرتی ہے۔ جیسا کہ [illegible] سامراجیت [illegible] پیش کیا ہے:

> جدید سامراجیت [illegible] کا عمل رہی ہے جن کے ذریعے تاریخ کے ہر عہد میں [illegible] دو طبقاتی ہجوم کے [illegible] ہیں۔

[illegible] کے تناؤ، نابرابریوں، ناانصافیوں کے سامراجی ثقافت میں منعطف اور واضح ہونے کا ایک اشارہ ممتاز رجعت پسند مورخ ڈی کے فیلڈ ہاؤس نے فراہم کیا: "سامراجی حاکمیت کی بنیاد [illegible]" فیلڈ ہاؤس [illegible] تسلیم [illegible] اپنا اپنا تناظر، تاریخی فراست، جذبات اور روایات رکھتے تھے۔ آج ایک الجیریائی دانشور اپنے ملک کے نوآبادیاتی ماضی کے بارے میں جو کچھ یاد کرتا ہے اس کا محور دیہات پر فرانس کے فوجی حملے اور جنگ آزادی کے دوران قیدیوں پر بہیمانہ تشدد ہے۔ جبکہ فرانسیسی دانشور (جس نے شاید الجیریائی امور میں حصہ لیا ہو یا جس کے خاندان والے الجیریا میں رہ چکے ہوں) کی توجہ کا مرکز الجیریا کو "کھونا"، فرانسیسی نوآبادکاری مشن کی جانب زیادہ مثبت رویہ اور شاید یہ احساس بھی ہوگا کہ فسادیوں اور کمیونسٹوں نے "ہمارے" اور "ان کے" درمیان مثالی تعلق کو برباد کر دیا۔

انیسویں صدی میں سامراجیت کے عروج کا دور کافی حد تک اختتام پذیر ہو چکا تھا۔ فرانس اور برطانیہ نے دوسری عالمی جنگ کے بعد اپنی زیادہ تر شاندار مقبوضات چھوڑ دیں اور کمتر قوتوں نے بھی اپنی دور افتادہ

رجحانوں سے الگ تھلگ اختیار کی۔ لیکن یہ دوری واضح طور پر اپنی ایک شناخت ہونے کے باوجود [illegible] مفہوم مکمل طور پر اس کے اندر نہیں تھا۔ [illegible] لوگوں کی حقیقت میں [illegible] تھا جس [illegible] [illegible] قوت آج بھی باقی ہے۔ [illegible] ''ہمیں اس صورت حال [illegible] صاف [illegible] لینا چاہیے جو مغربی ممالک ہمارے [illegible] چاہتے ہیں [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] طاقتوں سے اپنے پالیسی [illegible] ترقی یافتہ دنیا میں صدیوں تک مجرمانہ [illegible] سے پیدا [illegible] غم و غصے کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے [illegible] منطقی [illegible] ثقافت کا بغور [illegible] لینا چاہیے۔ اور [illegible] بیسویں صدی کے اختتام پر [illegible] نسبتاً کم افسوس ناک پہلوؤں کو ابھارتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ [illegible] تقیدی شعور [illegible] [illegible] اور [illegible] کی تحقیق میں [illegible] بغیر [illegible] مطلب نکالیں گے۔[20]

یہ کام کرنے کے لیے یورپی یا عمومی طور پر مغربی [illegible] ثقافت و فن [illegible] تجزیہ اس بات کا [illegible] چاہتا ہوں [illegible] سامراجیت کے عوامل [illegible] [illegible] واقع ہوئے، اور یہ بہت [illegible] قومی ثقافت کی [illegible] [illegible] قومی ثقافت [illegible] دانشوران یا فنکاروں کی تقسیم کے طور پر پاک صاف کرنے کا [illegible] ہے۔[21]

تو پھر قومی سامراجی جواب اور عمومی قومی ثقافت کی جستجو [illegible] بیانیہ [illegible] کرنے کی جانب مائل رہا ہے۔ بیشتر محققین [illegible] خود مختار موضوعات پر [illegible] جیسے وکٹوریائی صنعتی ناول [illegible] [illegible] پالیسی [illegible] ثقافتی تجربے کا کردار [illegible] اور رجحان زیر بحث ہو تو شعبوں اور [illegible] کی جانب رغبت [illegible] منافی ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سیاق و سباق کو نظر سے اوجھل کرنا [illegible] وکٹوریائی [illegible]

کردار نگاریوں میں، اور صرف اس کے ناولوں میں ان کرداروں کی اندرونی رنگینی پر توجہ مرکوز کرنا اس کے [illegible] پر ناولوں کی اہمیت کم [illegible] ''ڈونبی اینڈ سن'' اور تخلیقی گرد و پیش کے ساتھ پیچیدہ روابط کی وجہ سے وہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ قابل قدر فن پارے ہیں۔

''Dombey and Son'' کے آغاز میں ڈکنز اس کے بیٹے کی پیدائش کے لیے ڈومبی کی اہمیت کو اجاگر کرنا چاہتا ہے

> دنیا ڈومبی اور اس کے بیٹے کے تجارت کرنے اور چاند سورج انہیں روشنی دینے کے لیے بنے تھے۔ [illegible] ان کے جہازوں کو تیرانے کی خاطر تھیں [illegible] قوس قزح انہیں اچھے موسم [illegible] میں ان کے کاروبار کی حمایت یا حفاظت میں چلتیں۔ ستارے اور سیارے [illegible] جس کا وہ مرکز تھے۔ [illegible] [illegible] صرف انہی کے حوالے سے تھے [illegible] مطلب اینو ڈومینی (خداوند کا سال) کے بجائے ڈومبی اور بیٹے کا سال تھا۔[22]

[illegible] کو سوال کرنا پڑے گا کہ ڈومبی کیسے کائنات اور سارے زماں کو صرف اپنے تجارت کرنے کے [illegible] 1840 [illegible] [illegible] ''تکلیف دہ آزادی دینے والے اور خطرناک''[23] دور کو بیان [illegible] افریقہ، مشرق وسطی اور ایشیا کا حوالہ کیوں نہیں دیتا؟

[illegible] نقاد ہے جس کے کام کا میں معترف ہوں اور اس سے بہت کچھ سیکھا بھی ہے، لیکن میں اس کے اس احساس کو محدود سمجھتا ہوں کہ انگلش ادب مرکزی طور پر انگلینڈ کے بارے میں ہے۔ اس کی طرح اور بھی بہت سے محققین اور نقادوں نے یہی خیال اپنایا۔ یہ عادات اس طاقتور مگر غیر درست خیال سے راہنمائی پاتی ہیں کہ ادب پارے خود مختار ہیں، حالانکہ ادب خود (جیسا کہ میں اس ساری کتاب میں ثابت کرنے کی کوشش کروں گا) یورپ کی سمندر پار توسیع میں کسی نہ کسی طرح شریک ہونے کے متواتر اشارے دیتا ہے۔ [illegible] انگلش ادب [illegible] تاریخی و پیش کرنے کا انداز برطانوی تجارتی کرداری اوصاف یاد دلاتا ہے۔

ان امور کو انیسویں صدی کے ناول کے متعلق ہماری تفہیم سے جدا نہیں کرنا چاہیے۔ فن پاروں کی [illegible] خود مختاری ایک قسم کی علیحدگی میں [illegible] ہے۔ [illegible] ایک طرف ادب اور ثقافت

[illegible]

دوسری طرف سامراجیت کے درمیان ربط کی بھرپور تصویر پیش کرنے سے احتراز کیا ہے۔ اس کے بجائے مجھے امید ہے کہ مختلف تحریروں میں ان کے مخصوص مقامات سے یہ روابط خود ابھریں گے۔ ثقافت اور نہ ہی سامراجیت جامد ہے۔ لہٰذا ان کے باہمی روابط بھی تاریخی تجربات کے طور پر توانا اور پیچیدہ ہیں۔ میرا مرکزی ہدف الگ الگ کرنے کے بجائے مربوط کرنا ہے، اور میں فلسفیانہ اور طریقہ کاری وجوہ کی بنا پر اس میں دلچسپی رکھتا ہوں کہ ثقافتی صورتیں مخلوط، ملی جلی، غیر خالص ہیں، اور ثقافتی تجزیے میں اب یہ وقت آ گیا ہے کہ ان کے تجزیے کو اب واقعیت کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

II-ماضی کے امیجز، خالص اور غیر خالص

بیسویں صدی کا اختتام قریب آنے پر (جب یہ کتاب لکھی جا رہی تھی) [illegible] طرف ثقافتوں کے درمیان خطوط، اور تقسیمات و اختلافات سے متعلق [illegible] بیدار ہو رہی ہے اور ہم یہ سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ ثقافتیں کس حد تک انسان کی بنائی ہوئی چیز ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ قومی سطح پر متعین کردہ تمام ثقافتوں میں حاکمیت، غلبے اور تسلط کی خواہش موجود ہے۔ [illegible] معاشرے میں فرانسیسی، برطانوی، ہندوستانی اور جاپانی ثقافتیں ایسی ہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اب ہم بے مثال طور پر اس بات سے بھی آگاہ ہو گئے ہیں کہ تاریخی اور ثقافتی تجربات کس قدر عجیب طور پر مخلوط ہیں، وہ کیسے مشترک تجربات اور علاقوں میں شریک ہوتے ہیں۔ آج ہندوستان یا الجیریا میں کون شخص یا حتمی اندازہ میں اپنے ماضی سے برطانوی یا فرانسیسی عنصر کو حال کی حقیقتوں سے الگ کر سکتا ہے؟ اور برطانیہ یا فرانس میں کون برطانوی لندن یا فرانسیسی پیرس کے گرد اس طرح ایک واضح دائرہ کھینچ سکتا ہے کہ ان دو سامراجی شہروں پر ہندوستان اور الجیریا کے اثرات خارج ہو جائیں؟

یہ مسائل محض اکیڈمک یا نظری سوالات نہیں ہیں، کیونکہ ایک مختصر جائزے سے یقینی [illegible] اہم سماجی اور سیاسی نتائج رکھتے ہیں۔ لندن اور پیرس دونوں میں سابقہ نوآبادیوں سے آنے والے لوگوں کی کافی تعداد موجود ہے جو اپنی روزمرہ زندگی میں برطانوی اور فرانسیسی ثقافت کی کافی زیادہ باقیات رکھتے ہیں۔ مارٹن برنال نے اپنی کتاب "Black Athena" اور ایرک ہوبس باوم و رینجر نے "The Invention of Tradition" میں نشاندہی کی ہے کہ مصری، سامی اور مختلف دیگر جنوبی اور مشرقی ثقافتوں میں جہاں جہاں سے یونانی ثقافت نے جڑیں حاصل کیں، اسے انیسویں صدی کے دوران "آریائی" کے طور پر نئے سرے سے وضع کیا گیا۔ چونکہ یونانی مصنفین نے خود بھی صاف الفاظ میں اپنی ثقافت کے مخلوط ماضی کو تسلیم کیا، اس لیے یورپی ماہرین لسانیات نے ایک خالص پن کی خاطر ان پریشان کن اقتباسات کو بلاسوچے سمجھے آگے منتقل کرنے کی

پر اس لیے غور وفکر کیا تا کہ [illegible] ریاستوں میں [illegible] مشاہدات و تجربے نہیں۔ [illegible] مسائل کی توثیق ان دانشوروں کی ریاستی تادیب سے ہوتی ہے جنہوں نے اپنی فکر کو اپنائے رکھا اور سر عام جرات مندی سے ساتھ اس کا اظہار بھی [illegible] پاکستان میں [illegible] فیض احمد فیض، [illegible] Ngugi wa Thiongo یا عرب دنیا میں عبدالرحمن المنیف۔ ان [illegible] کی غیر مصالحتی سوچ کو کند نہیں کیا۔

منیف، نگوگی یا فیض اور ان جیسے کسی اور نے بھی رچی بسی اور جاری و ساری [illegible] سے نفرت کے سوا کچھ نہیں کیا۔ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ مغرب میں یا اپنے معاشروں کے حکمران [illegible] ایک طرف مغربی [illegible] والے لوگ خیال کیا تو دوسری جانب سعودی عربیہ، کینیا، پاکستان میں حکومتوں نے انہیں [illegible] طاقتوں سے قابل تادیب ایجنٹ گردانا۔ اس تجربے اور متعدد مابعد نوآبادیت تجربات کی المناکی کا ماخذ ان تعلقات سے نمٹنے کی محدود کوششوں میں ہے جو محاذ آرائی کا شکار، اساسی طور پر غیر ہموار اور مختلف طور پر یادر کھے گئے ہیں۔

میں سب سے پہلے [illegible] تناظروں اور طریقہ ہائے کار کی مدد سے ان طریقوں پر غور کروں گا جن کے ذریعے مابعد سامراجیت دانشورانہ رویے کے نظر ثانی شدہ تصور کو میٹروپولیٹن اور سابقہ نوآبادیاتی معاشروں تک وسعت دی جا سکتی ہے۔ [illegible] مختلف تجربات [illegible] سیاست دونوں کا ایک متبادل تحلیل دینے کی کوشش کروں گا۔ ایک زیادہ دلچسپ قسم کی سیکولر تعبیر [illegible] ہے۔

III۔ ''ہارٹ آف ڈارکنیس'' میں دو وژن

تسلط اور طاقت و دولت کی نابرابریاں انسانی معاشرے میں بار بار نمودار ہونے والے حقائق [illegible] تعبیر بھی ہیں۔ معاصر ایشیا، لاطینی امریکہ اور افریقہ کی اقوام سیاسی اعتبار سے خود مختار [illegible] مغلوب [illegible] یورپی طاقتوں کی محکومیت [illegible] کے زخموں کا نتیجہ [illegible] سے مراد [illegible] رنگت والے اور [illegible]) جو جیسے بھی [illegible] سے متعلق خواہ مخواہ حجت کرنے کی کوئی تک نہیں۔ دوسری طرف موجودہ [illegible]

کے سر منڈھ دینا کوئی اچھا متبادل نہیں ہے۔ ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ان معاملات کو باہم منحصر تواریخ کے ایک جال کے طور پر دیکھیں جنہیں دبانا غیر درست اور غیر عقل مندانہ جبکہ سمجھنا مفید اور دلچسپ ہوگا۔

[illegible] سے تعلق رکھتے ہیں تو انہیں قائل کرنا بعید از قیاس ہوگا۔ اگر آپ ان [illegible] نہیں دیں گے۔ اس دور کی تاریخ ان تمام نوآبادیوں میں آشکار ہے جہاں [illegible] سے آزاد تھے لیکن انجام کار انہیں نکال باہر کیا گیا۔ بالعکس طور پر فتح مند دیسی [illegible] مغرب کی ضرورت تھی اور یہ کہ مکمل خود مختاری کا تصور ایک قوم پرستانہ [illegible] قوم پرست بورژوازی کے لیے وضع کیا گیا جس نے عموماً نئے ممالک کا [illegible]) کے ساتھ چلایا۔

[illegible] ہے۔ [illegible] ماحول میں رہتے ہیں جہاں بہت سے ماحولی، معاشی، سماجی اور سیاسی دباؤ اثر انداز ہیں۔ اس کل کا [illegible] میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ کیسے یہ بے رحم خود غرض اور تنگ نظر فائدے [illegible] نسلی، مذہبی اور لسانی نفرتیں [illegible] پیمانے پر تباہی تک لے جا سکتے ہیں۔ دنیا [illegible]

[illegible] کرنا چاہیے کہ ہم آہنگ عالمی کلام کے لیے مثالی نمونے بس ایک ہاتھ کی دوری پر [illegible] کہ امن اور برادری کے نظریات کو اس وقت کافی موقع ملتا ہے جب [illegible] لامحدود حاکمیت کے جارحانہ تصورات طاقت کو حرکت میں لے آئیں۔ عراق کے ساتھ یو [illegible] ہم نے ہٹ دھرمی کے ساتھ اور دوسرے [illegible] کے مفادات کو پورا کرنا سیکھا ہے۔ ایک نئی اور میری رائے میں خونی قبیلہ پسندی معاشروں کو [illegible] رہی ہے، لوگوں کو جدا کر رہی ہے، حرص، خونیں تصادم کو ہوا دے رہی ہے۔'' دوسری [illegible] کے لیے بہت کم وقت دیا جاتا ہے۔

کوئی بھی شخص اس سارے نقشے کو اپنے سر میں نہیں سمو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایمپائر کا جغرافیہ اور اس کی

بنیادی ساخت تخلیق کرنے والے کثیر الجہت سامراجی تجربے کو سب سے پہلے چند نمایاں تشکیلات کے حوالے سے دیکھنا چاہیے۔ بیسویں صدی کا جائزہ لینے پر ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ کی جانب تحریک نے روئے زمین کے زیادہ تر حصے کو مٹھی بھر طاقتوں کے زیر تسلط کر دیا۔ اس امر نے ایک بات کا … [illegible] … ثقافتی دستاویزات کے ایک مخصوص مجموعے پر غور کرنے کی تجویز دوں گا جن میں ایک طرف یورپ اور امریکہ اور دوسری طرف سامراجیت زدہ دنیا کے درمیان تال میل دونوں فریقین کے لیے ایک تجربے کے طور پر جاندار بنایا اور واضح کیا جاتا ہے۔ تاہم، یہ کام کرنے سے قبل حالیہ ثقافتی بحث میں سامراجیت کی باقیات پر غور کرنا مفید رہے گا۔ یہ ایک کثیف، دلچسپ تاریخ کی تلچھٹ ہے جو بیک وقت عالمی اور مقامی بھی ہے اور یہ اس بات کی علامت بھی ہے کہ سامراجی ماضی کس طرح زندہ رہتا ہے، حیرت انگیز شدت سے … [illegible] … کو ہمیشہ … جاتا ہے۔ حال میں ماضی کے یہ نقوش … کی تحقیق … تاریخ … [illegible] … اشارہ کرتے ہیں۔ نہ صرف گورے مرد و خواتین کی بلکہ غیر گورے لوگوں کی کہانیاں بھی۔"

اس بارے میں بہت کم تشکیک نظر آتی ہے کہ ایک 'یک جسم مغرب' واقعی موجود تھا، جو جبروں اور محرومیت کاریوں کے ساتھ ساتھ مغربی مہربانیوں … [illegible] … تاریخ بھی پیش کی … کہتے ہیں … ان کے لیے ہم نے اتنا کچھ کیا، وہ اس پر ہماری تعریف کیوں نہیں کرتے۔"

بہرحال نوآبادیاتی لوگ بے طرف کردہ یا فراموش شدہ رہے جنہوں نے صدیوں تک برائے نام انصاف، غیر مختتم معاشی استحصال، اپنی سماجی اور نجی زندگیوں کا انتشار … [illegible] … تبدیلی سے عاری یورپی تجارتی کا وظیفہ تھی۔ … [illegible] … افضلیت کو برقرار رکھنے کی ناقابل تصور قیمت کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ تاہم نوآبادیاتی تقسیم کے … طرف انفرادی اور اجتماعی سطحوں پر نوآبادیاتی مداخلت کی نہایت مفصل اور متشدد تاریخ میں موجود … [illegible] … اکثر بے طرف کر دیا گیا۔

اس قسم کے معاصر بیانیے … جو مغرب کی اولیت اور حتیٰ کہ مکمل مرکزیت کو پیشگی مان لیتا ہے … میں غور کرنا چاہیے کہ اس کی صورت کس قدر اجتماعی ہے، اس کے رویے … کس قدر محیط کل ہیں، یہ بہت کچھ اپنے اندر جذب کرتے ہوئے بھی کتنا کچھ باہر ہی چھوڑ دیتا ہے۔ … [illegible] … بیسویں صدی کے آخر میں پاتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ یہ سامراجی رویہ 1898ء اور 1899ء کے درمیان تحریر کردہ کونریڈ کے عظیم ناول "Heart of Darkness" میں بہت خوب صورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ ایک طرف کہانی گو مارلو ہر گفتگو کی المناک مشکل کو تسلیم کرتا ہے یعنی "آپ کی ہستی پر کسی مخصوص عہد کے وفور حیات کو بیان کرنا ناممکن ہے … جو اس

[illegible]

locales کے طور پر قائم بھی رہا جہاں وہ اخلاقی اور عقلی طور پر بد تر حکومت [illegible] رہے۔ جیسا کہ ایک مریکی [illegible] نے حال ہی میں کہا: "مجھے وقی [illegible] تو [illegible] کی [illegible] الفاظ میں سرایت پذیر ہے جو آج مغرب اور اس کے کارناموں کی بات کرتے ہیں، اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ باقی کی دنیا کیا ہے اور کیا ہوا کرتی تھی۔

دوسری دلیل نسبتاً کم قابلِ اعتراض ہے۔ یہ خود کو اسی طرح دیکھتی ہے جیسے کونرڈ نے اپنے بیانیوں کو ایک زمان و مکاں میں غیر مشروط طور پر درست اور نہ ہی قطعی انداز میں دیکھا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے، کونرڈ ہمیں یہ احساس نہیں دیتا کہ وہ سامراجیت کا کوئی بھرپور انداز میں محسوس کردہ متبادل تصور کر سکتا تھا [illegible] امریکہ کے جن دیسی لوگوں کے بارے میں اس نے لکھا وہ خود مختاری کے لیے نااہل تھے۔ اور چونکہ وہ [illegible] اتالیقی کو طے شدہ خیال کرتا تھا، اس لیے یہ پیش بینی نہیں کر سکتا تھا کہ اس سے ختم ہونے [illegible]۔

دوبارہ ابھرتی ہوئی ایمپائر کا بیانیہ ثابت کرتا ہے کہ انیسویں صدی کا سامراجی مجادلہ آج بھی [illegible] اور سرحدوں کے دفاع میں لگا ہوا ہے۔ یہ سابقہ نوآبادیاتی پارٹنرز، مثلاً برطانیہ اور ہندوستان یا فرانس اور [illegible] [illegible]۔

1970ء اور 1980ء کی دہائیوں کے دوران ایک اہم آئیڈیالوجیکل بہاؤ واقع ہوا۔ مثلاً آپ اسے ریڈیکل خیالات کی وجہ سے مشہور مفکرین کے مرکزِ توجہ اور سمت کی ڈرامائی تبدیلی میں دیکھتے ہیں۔ 1960ء کی دہائی میں ریڈیکل ازم اور عقلی شورش کے پیغمبروں کے طور پر ابھرنے والے ممتاز [illegible] فرانسوا لیوتارڈ اور مائیکل فوکو نے آزادی اور روشن خیالی کے عظیم بیانیوں میں اعتماد کے ایک قطعی [illegible] بیان کیا۔ 1980ء کی دہائی میں لیوتارڈ نے کہا کہ ہمارا عہد مابعد جدیدیت ہے اور اس کو صرف مقامی مسائل کی فکر ہے [illegible] ہے۔ [illegible] فوکو نے بھی اپنی توجہ جدید معاشرے کی محاذ آرا قوتوں سے پرے منتقل کی اور فیصلہ کیا کہ چونکہ [illegible] ہر جگہ پر موجود تھی اس لیے فرد کو گھیرے میں لینے والی طاقت کی مقامی مائیکرو فزکس پر توجہ مرکوز کرنا [illegible] گا۔ [illegible] آگے دیکھنے کو کچھ بھی نہیں ہے: ہم اپنے دائرے کے اندر پھنسے ہوئے ہیں۔ الجیریا، کیوبا [illegible] فلسطین اور ایران میں برسوں تک [illegible] [illegible] سے دوچار ہوئے۔ [illegible] آپ سننا اور پڑھنا شروع کرتے ہیں کہ انقلابات کی حمایت کرنا کس قدر بے کار تھا، [illegible] اقتدار آنے والی نئی حکومتیں کس قدر [illegible] تھیں [illegible] کمیونزم کو فائدہ پہنچایا تھا۔

اب دہشت گردی اور بربریت پر غور کریں۔ سابقہ نوآبادیاتی ماہرین میں بھی جائیں جن کا مشہور عام

[illegible] کے مستحق تھے، یا عدن، الجیریا، ہندوستان، انڈوچائنا اور دیگر [illegible] [illegible] روی اور [illegible] کے درمیان تعلق کے مختلف ماہرین اور نظریہ [illegible] کو بھی [illegible] کے لیے ہمدردی میں ایک مرتبہ پھر ابھار پیدا ہوا۔ ریگن ازم، [illegible]

[illegible] پیچھے ہٹ آنا (چاہے تاریخی اعتبار سے اسے کیسے بھی [illegible] [illegible] یا وقار بخش سرگرمی نہیں ہے۔ یہ علم اور دریافت کے امکانات ختم [illegible]

[illegible] اپنی جانب توجہ مبذول کرواتی ہیں، وہ ہمیں سامراجیت کے لیے [illegible]

[illegible] [illegible] اس جانب توجہ دلاتے [illegible] (اور [illegible]) [illegible] بڑی محتاط درستگی کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔ قصہ گوئی آواز، کہی ہوئی باتیں، [illegible] مثلاً مارلو کبھی بھی صاف بات نہیں کرتا۔ کبھی وہ یہ وہ گو اور کبھی نہایت بلیغ ہے، اور خاص اشیا کو عجیب انداز میں بیان کرنے کے ذریعے مزید خاص بنا تا ہے۔ اس کی گفتگو ان بھونڈے تضادات

کے ساتھ اس قدر بھری ہوئی ہے (ایان واٹ نے اس پر مفصل بحث کی ہے[*]) [illegible]
شدید احساس ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ پیش کر رہا ہے ویسا نہیں جیسا ہونا چاہیے یا جیسا لگتا ہے۔

لیکن Kurtz اور مارلو کی تمام گفتگو کا مرکزی نکتہ اصل میں [illegible] سیاہ فام افریقیوں [illegible] باتھی دانت پر تہذیب کی قدر کی [illegible] "انڈیا" اور افریقہ کی نہایت کم تر حقیقت کے درمیان [illegible] کے آئیڈیا بلکہ خود حقیقت کے متعلق بھی قاری سے احساس و تخیل [illegible] انسانی سرگرمی کا دارومدار ایک بنیادی طور پر غیر مستحکم حقیقت [illegible] کی یہی بات درست ہے۔ چنانچہ [illegible] بھی مستحکم اور محفوظ لگتا ہے [illegible] زیادہ محفوظ ہے، اور ایک محیط کُل تاریکی [illegible] لندن اور افریقہ میں ایک جیسی دکھائی جاتی ہے۔

کونرڈ کی المناک محدودیت یہ ہے کہ وہ ایک سطح پر سامراجیت کو بنیادی اعتبار سے خالص تسلط اور زمین حاصل [illegible] سامراجیت [illegible] اپنے وقت میں [illegible] شدہ سکا، حالانکہ وہ انھیں غلام بنانے والی سامراجیت پر شدید تنقید کرتا ہے۔

کونرڈ کے اپنے یورپی [illegible] ہے اور بھرپور بھی۔ مزاحمت [illegible] ایک پوری تحریک [illegible] کتاب کے تیسرے باب کا موضوع [illegible] اور نہایت مختلف مابعد نوآبادیت [illegible] ساتھ مساوی بحث میں مشغول ہونے کی زبردست کوششیں دیکھتے ہیں [illegible] اختلافات کو ثابت کیا جا سکے۔ [illegible] اور بعض ایرانی دانشوروں کی [illegible] مثال ہے جنھوں نے تقاریر، کتب، کیسٹس اور پمفلٹوں کے ذریعے اسلامی انقلاب کے لیے راہ ہموار کی۔ اس قسم کی سرگرمی دیسی ثقافت کی قطعی مخالفت پر زور دیتے ہوئے [illegible] ایک مرحلہ، ایک برائی ہے۔ دیگر مثالوں میں [illegible] اور سوڈانی طیب صالح جیسے [illegible] ثقافت کو موضوع بناتے ہیں۔ "Season of Migration to the North" میں صالح [illegible] Kurtz کا متضاد ہے اور اس کے برعکس عمل کرتا ہے: سیاہ فام کا شمال کے سفید فام علاقے میں سفر۔

کلاسیکی انیسویں صدی کی سامراجیت اور مزاحمتی دیسی ثقافتوں کے محرک کے درمیان ایک مرحلہ [illegible]

[illegible] ترین مابعد نوآبادیت مصنفین میں سے متعدد اپنے ماضی کو [illegible] جیسے [illegible] کے ہاں یہ [illegible] میں عظیم نوآبادیاں [illegible] بھی گئیں تھے۔ بالکل اسی طرح جیسے برطانوی نسلیات نے [illegible] کی باشندے [illegible] اس نئی صورت حال کا مکمل انداز میں جائزہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

بجائے)۔ یوں آپ دوسروں کے مختلف تجربے کو کمتر بنا دیں گے۔

اگر ہم آغاز میں ہی خصوصی مگر باہم گندھے ہوئے اور باہم مربوط تجربات [illegible] عورتوں، اہلِ مغرب، کالوں، قومی ریاستوں اور ثقافت کے تجربات [illegible] کی [illegible] کو ایک آئیڈیل اور اساسی طور پر الگ مقام دینے کی کوئی خصوصی دانشورانہ وجہ [illegible] اور ملی حیثیت و مقام رکھتے چاہتے ہیں۔ [illegible] "The Invention of Tradition" [illegible] یورپی فتوحات) پر غور [illegible] خصوصی [illegible] کتاب کا مطمحِ نظر یہ ہے کہ ان قطعی مختلف وسائل کو ملا کر پڑھا اور سمجھا جا سکتا ہے [illegible] کے قابلِ موازنہ شعبوں سے ہے جنہیں Hobsbawn نے "ایک موزوں تاریخی ماضی [illegible] کرنے کی کوشش" کے طور پر بیان کیا۔[22]

انیسویں صدی کے اواخر میں انگلینڈ اور ہندوستانی درباروں میں تاجپوشی کی رسوم کے درمیان ایک تعلق غور کرنے کے لیے ایک موازنے پر مبنی یا کثیر العناصر تناظر درکار ہے۔ یعنی ہمیں مختلف تجربات کو ملا [illegible] کے قابل ہونا چاہیے۔ مثلاً کپلنگ کا ناول "[illegible]" [illegible] بہت خصوصی مقام رکھتا ہے لیکن اس میں پیش [illegible] نہایت معاندانہ تعلق رکھتی ہے۔ [illegible] ایک کلیدی تضادِ نظر انداز ہو جائے گا۔

آئیے انیسویں صدی کے [illegible] دوسرے کے مدمقابل رکھ کر دیکھتے ہیں۔ "Description de l'Egypte" اور عجائب [illegible] العصر۔" چوبیس جلدوں پر محیط پہلی تصنیف مصر میں نپولین کی مہمات کا بیان ہے جسے [illegible] ایک ٹیم نے تیار کیا۔ عبدالرحمٰن الجبرتی ایک مشہور مصری عالم تھا جس نے فرانسیسی مہم کو خود [illegible] فوریئے نے "Description" کا [illegible]

> افریقہ اور ایشیا کے درمیان واقع اور یورپ کے ساتھ بآسانی ابلاغ رکھنے والا مصر [illegible] مرکز میں ہے۔ یہ ملک صرف عظیم یادوں کو پیش کرتا ہے [illegible] سلامت ہیں، اس کے مرکزی معبد اور بادشاہوں کے بنوائے [illegible] حالانکہ اس کی سب سے کم قدیم عمارات [illegible] سولن، فیثاغورث اور افلاطون بھی سائنسوں، مذہب اور قوانین کا مطالعہ کرنے مصر گئے۔ سکندر نے

> وہاں ایک عالیشان شہر کی بنیاد رکھی جسے طویل عرصے تک تجارتی بالادستی حاصل رہی اور جہاں پومپے، سیزر، مارک انتونی اور آگسٹس نے روم اور ساری دنیا کے مقدر کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس ملک کا اقوام کے مقدر پر حکمران عالیشان بادشاہوں کی توجہ حاصل کرنا بجا ہے۔
> مغرب یا ایشیا کی کسی بھی قوم نے آج تک اتنی زیادہ طاقت حاصل نہیں کی جو مصر کی جانب بھی متوجہ [illegible]۔[23]

فوریئے 1798ء میں مصر پر نپولین کی یلغار کا جواز منطق کے ذریعے پیش کر رہا ہے۔ یہ سب تفصیلات اس تسخیر کو ایک فاتح اور مفتوح فوج کے درمیان ٹکراؤ سے بدل کر ایک کہیں زیادہ بڑا اور سست عمل بنا دیتی ہیں جو یورپی حساسیت کے لیے زیادہ قابلِ قبول ہے۔

تقریباً انہی برسوں میں الجبرتی اپنی کتاب میں اس تسخیر کے متعلق غیظ و غضب سے بھرپور تاثرات ریکارڈ کرتا ہے۔ ایک جنگ زدہ مذہبی عالم کی حیثیت میں اس نے اپنے ملک پر یلغار اور اپنے معاشرے کی [illegible] ریکارڈ کیا:

> اس سال کا آغاز بڑی لڑائیوں کے دور سے ہوا۔ ایک خوفناک انداز میں سنگین نتائج سامنے آئے، تکالیف کی کوئی انتہا نہیں تھی، معاملہ درہم برہم ہو گیا، زندگی کا عام مفہوم بگڑ گیا اور تباہی و بربادی چھا گئی۔ (وہ ایک اچھے مسلمان کے طور پر وہ مستند دوسری طرف کر کے خود پر اور اپنی قوم پر غور کرتا ہے) قرآن میں اللہ کہتا ہے کہ وہ کبھی کسی ایسے شہر کو غیر منصفانہ طور پر تباہ نہیں کرتا جس کے باشندے عادل ہوں۔[24]

فرانسیسی مہم کے ساتھ سائنس دانوں کی ایک پوری ٹیم آئی جن کا کام مصر کا سروے کرنا تھا [illegible] اس کے نتیجے میں "Description" وجود میں آئی [illegible] لیکن الجبرتی [illegible] خیال میں مصر کے لیے ایک عذاب جیسی ہے۔ "Description" تیار کروانے والی سیاست اور الجبرتی کے فوری ردعمل کے درمیان تضاد عیاں ہے، اور مقابلہ نہایت ناہموار ہونے پر روشنی ڈالتا ہے۔

اب الجبرتی کے رویے کے نتائج کا کھوج لگانا مشکل نہیں، اور مورخین نے پشت در پشت واقعی ایسا کیا ہے۔ [illegible] ایک عمیق مغرب مخالفت پیدا کی جو مصری، عرب، اسلامی اور تیسری دنیا کی تاریخ میں ایک مستقل موضوع ہے۔ الجبرتی کے ہاں آپ اسلامی اصلاح پسندی کے بیج بھی دیکھ سکتے ہیں جس نے [illegible] الازہر کے عالم اور مصلح محمد عبدہ اور اس کے ہم عصر جمال الدین افغانی کی تشریح کے مطابق [illegible] کہا کہ یا تو اسلام مغرب کا مقابلہ کرنے کی خاطر خود کو جدید بنا لے یا پھر مغرب [illegible] اپنی [illegible] بنیادوں کی جانب واپس چلا جائے۔ [illegible] الجبرتی قومی شعور کی ایک

مسیب لہر کی تاریخ میں بہت ابتدائی مرحلے پر کھو رہا ہے جس کا [illegible] مذہبی [illegible]
اسلامی بنیاد پرست تحریکوں کی صورت میں سامنے آیا۔

اگر سامراجیت سے متعلق علم کی متنازعہ اہمیت محض طریقہ کار یا ثقافتی [illegible] سے متعلق
اختلاف [illegible] ہوتی تو ہم اسے غیر تشویش ناک مگر قابل توجہ [illegible] جانب [illegible]
میں ہم طاقت اور اقوام کی دنیا میں نہایت اہم اور دلچسپ صورتوں سے متعلق [illegible]
میں کوئی سوال موجود نہیں کہ گزشتہ عشرے [illegible] یورپی سامراجیت [illegible]
بائے حکومت میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں قبائلی اور مذہبی جذبات [illegible]
رجعت وقوع ہوئی۔ [illegible] ریاستوں، قوم پرستوں، نسلی گروہوں [illegible]
مختلف میڈیا [illegible] میڈیا میں [illegible]
وسیع پیچیدگیوں کی تخفیف کر کے انہیں سیدھے سادے فارمولے بنا دیا گیا۔

لیکن متعدد سابقہ نوآبادیت زدہ ریاستوں میں اس عدم توازن کے دلچسپ ردعمل سامنے آئے ہیں۔
بالخصوص ہندوستان اور پاکستان کے بارے میں حالیہ کام (مثلاً "Subaltorn Studies") نے بعد از
نوآبادیت سیکورٹی [illegible] اور دانشور [illegible] قوم پرست [illegible]
[illegible] امریکی انتہائی [illegible] تنقیدی تحقیقات [illegible]
[illegible] کا جو یہ تنقیدی [illegible] مغربی طاقتوں [illegible]
[illegible] کتاب لکھنے کے دوران عراق سے [illegible] سے متعلق [illegible]
عراق پر [illegible] امریکی فوجی [illegible]
عراق نے [illegible] (جو مصر [illegible] سعودی شاہی خاندان [illegible]
[illegible] لیبیا، [illegible] اردن و فلسطین جیسے شدید مخالفین میں منقسم ہے) [illegible]
پابندیوں اور جو اس کی حصار بندی کے درمیان اختلاف [illegible]
آئی اور ایک تباہ کن جنگ چھڑ گئی۔ [illegible] نظریات واضح طور پر [illegible]
غالب ہیں ایک یہ کہ عظیم طاقت اپنے مفادات کو تحفظ [illegible]
دوسرا یہ کہ چھوٹی طاقتوں کے لوگ اور ان کے حقوق و دعوے بھی کمتر ہیں۔

یہاں میڈیا کے ذریعے ڈھالے اور موڑے توڑے گئے سیاسی رویے اور [illegible] اہم ہیں۔ 1967ء کی
جنگ کے بعد سے مغرب میں عرب دنیا کو بہت بھونڈے [illegible]
کہ یورپ اور امریکہ میں زیادہ تر تنقیدی ادب تصدیق کرتا ہے [illegible]

کرنے والی فلموں اور ٹیلی ویژن شوز کا سلسلہ جاری رہا۔ جب میڈیا نے صدر بش کی جانب سے امریکی انداز
[illegible] اور عراق کو پیچھے دھکیلنے کی ہدایات پر عمل شروع کیا تو عرب [illegible] ثقافتی
حقائق کے متعلق بہت کم کچھ کہا یا دکھایا گیا۔ وہ حقائق جنہوں نے صدام حسین جیسی خوفناک شخصیت اور
[illegible] 1988ء [illegible]
[illegible] اور معاشرے کے سست عوامل کی نسبت میڈیا
[illegible]
[illegible]

[illegible] قومی [illegible]
[illegible] مواصلات، تجارت، سفر، ماحولیاتی اور علاقائی
[illegible] بے مثال انداز میں بندھی ہوئی دنیا میں شناخت کا دعویٰ جتنا ہرگز ایک رسمی معاملہ نہیں رہا۔ مجھے
[illegible] یہ بات خطرناک لگتی ہے کہ یہ نسلی و قبائلی بنیادوں پر جذبات کو تحریک دلا سکتی ہے۔

[illegible] (atavism) کی شدید ایک تازہ مثال 2 مئی 1989ء کو "دی وال سٹریٹ جرنل" میں برنارڈ
[illegible]
[illegible] میں ترمیم کے لیے (تاکہ مزید غیر یہودیوں،
[illegible] والے طلبا اور پروفیسروں سے (اسلام کے ایک ماہر کی
[illegible] لیوس نے انتہا پسندانہ نقطہ نظر اپنایا کہ "اگر مغربی ثقافت واقعی ختم ہو جائے تو
[illegible] میں اور ان کی جگہ دوسری چیزیں لے لیں گی۔" لیوس نے اس
[illegible] سے متعلق تجسس" (جو اس کے خیال میں مذہب کا خاصہ
ہے) بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔

یہ دلیل ثقافتی کامیابی میں مغربی [illegible] سے متعلق نہ صرف مبالغہ زدہ احساس بلکہ بقیہ دنیا کے بارے
میں ایک نہایت محدود اور ہسٹیریائی حد تک معاندانہ نقطہ نظر کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔ یہ کہنا کہ مغرب کے بغیر
غلامی اور بیک وقت کئی بیویاں رکھنے کا رواج [illegible] اس امکان کی پیشگی نفی کرنے کے مترادف ہے
کہ مغرب سے [illegible] بھی استبدادیت اور بربریت کے خلاف کوئی پیش رفت ہو سکتی ہے۔ لیوس کی دلیل کے
[illegible] غیر مغربی ثقافتوں نے بھی اپنی کامیابیوں کے متعلق اسی قسم کی شیخیاں بگھاری ہیں۔ یہ افسوس ناک کہانی
[illegible] چکی ہے۔

ایک اور مثال 1986ء کی ہے جب ایک ٹیلی ویژن ڈاکومنٹری "The Africans" دکھانے کے بعد بحث

[illegible] جا رہی تھی۔ بی بی سی کی تیار کردہ اس سیریز کا مصنف [illegible]
پروفیسر علی مزروعی (افریقی مسلمان) تھا جس کی [illegible]
[illegible] تھے اور یہ افریقہ کی مغربی [illegible] سے مغلوب کی تاریخ میں پہلی بار [illegible]
اور افریقہ کو مغربی ناظرین کے سامنے پیش کر رہا تھا [illegible]
صدیوں تک افریقہ کو لوٹا، نو آبادی اور غلام بنائے رکھا۔ دوم یہ کہ افریقی تاریخ تین عناصر، یا بقول مزروعی کے [illegible]
پر مرکز دائروں پر مشتمل تھی: دیسی امریکی تجربہ، اسلام کا تجربہ اور [illegible]

National Endowment for the Humanities نے سیریز [illegible]
یہ سیریز PBS پر کسی طرح نشر ہوئی گئی۔ سرکردہ امریکی اخبار "The New York Times" کے ٹیلی وژن
نامہ نگار جان کوری نے 14 ستمبر، 9 اکتوبر اور 26 اکتوبر 1986ء کو اس سیریز کے خلاف پے در پے مضامین شائع
کیے۔ کوری کی تحریروں کو بے حس یا نیم ہسٹیریائی قرار دینا مبالغہ نہ ہوگا۔ کوری نے مزروعی پر الزام عائد کیا کہ اس
نے اسرائیل کو شامل نہیں کیا تھا (غالباً مزروعی کے خیال میں افریقہ پر [illegible]
تھا) اور مغربی نو آبادیت کی برائیوں کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا۔ اس نے نہر سوئز کی تعمیر میں مرنے والوں
کے متعلق مزروعی کے فراہم کردہ اعداد و شمار پر بحث کرنے کے بجائے اسے متعصب پراپیگنڈا کرنے والا قرار
[illegible]
اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرنا چاہیے، اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کی سخت مخالفت ہونی چاہیے۔

[illegible] ایک مثال [illegible]
مرکزی شعبوں میں غالب بیانیوں اور منظم روایات کی ترقی جدید دانشورانہ تاریخ کے مسلمہ اصولوں میں سے
ایک رہی ہے۔ اس موضوع کے خال و خط بالخصوص طور پر مغربی ذرائع سے اخذ کردہ ہیں۔ فوکو کا کام اس کی
ایک مثال ہے اور اسی طرح ایک اور شعبے میں ریمنڈ ولیمز کا کام بھی۔ مرکزی طور پر میں ان [illegible] تحقیق
کی نسلیاتی دریافتوں سے ہمدردی رکھتا ہوں اور ان کا رہین منت ہوں۔ تاہم دونوں کے لیے سامراجی تجربہ
قطعی غیر اہم ہے۔ ایک تھیوریٹیکل انداز نظر جو مغربی ثقافت اور [illegible]
بشریات کی تاریخ میں خاص خاص تحقیقات سے [illegible] Time and Other [illegible]
اسد کی "Anthropology and the Colonial Encounter" یا سوشیالوجی کی پیش رفت، جیسے
برائن ٹرنر کی "Marx and the End of Orientalism" [illegible] اپنی کتاب "Orientalism" میں میری
کاوش کا جزوی محرک یہ دکھانا تھا کہ بظاہر غیر [illegible]
آئیڈیالوجی اور نو آبادیاتی انداز عمل کی ایک قطعی بد بودار تاریخ پر مبنی ہیں۔

[illegible]
[illegible] کوئی راہ بھی نہیں کہ جن کا جواب ہم میں سے متعدد لوگ
جنگ زدہ [illegible] اور [illegible] کے شورش [illegible] ایک عرب ہونے کے ناطے جن کا
[illegible] ہے وہ افسوس کہ اس حوالے سے [illegible] امریکی میڈیا سے اوپر چڑھنے والے
[illegible] مطلق طور
[illegible]

[illegible] آگے تک جانا اور متعدد
[illegible]

۷۔ [illegible]

[illegible]
[illegible] تحقیق اب تقریباً نابود ہو چکا ہے۔ اس پرانے والے
[illegible] کہتے ہیں۔ (تقابلی مطالعے
[illegible] بھی موجود نہیں جنہوں نے
[illegible]
1795-1830ء کے درمیان فرانس، انگلینڈ اور جرمنی میں رومانویت پر اپنا عبور پیش کرے گا، جبکہ گزرے کل
[illegible] مراحل سے گزرنا پڑتا تھا، پہلے ایک زیادہ سابقہ دور کا مطالعہ کرنا، دوسرے
[illegible] کے مختلف شعبوں میں مختلف دانشوروں اور محققین کی شاگردی اختیار کرنا، تیسرے تمام یا
[illegible] کلاسیکی زبانوں، قدیم یورپی لہجوں اور ادب پر [illegible] بیسویں صدی کے اوائل کا ماہر تقابلی
[illegible] "philolong" تھا جو اس قدر تبحر علمی اور اتنا استحکام رکھتا تھا کہ ہمارے زیادہ تر سرکش محققین بھی
[illegible]

ان محققین کے پیچھے انسانیت پسندانہ علم و فضل کی ایک اور بھی زیادہ [illegible] روایت تھی [illegible]
ہرڈر، روسو اور Schlegel برادران جیسی قد آور شخصیات آتی ہیں۔ اور ان کے کام [illegible]
نوع انسانی ایک شان دار اور ہم آہنگ کل ہے جس کا مطالعہ ٹھوس اور [illegible]
ہے۔ چونکہ تاریخ "انسان" نے بنائی تھی اس لیے [illegible]
[illegible] کے ساتھ ساتھ مطمح نظر [illegible]
فرانس، اٹلی، روس، سوئٹزرلینڈ اور بعد ازاں انگلینڈ میں بھی مروج و مقبول ہوئیں۔

یہ کہنا تاریخ کی تحقیر کے مترادف نہیں ہے کہ یورپ اور امریکہ میں 1745ء اور 1945ء کی دو صدیوں کے دوران انسانی ثقافت کے متعدد مختلف صورتوں میں عام ہونے کے نقطہ نظر کی وجہ اس دور میں قوم پرستی کا اچانک ظہور تھا۔ تحقیق (یا ادب) اور قوم پرستی کے اداروں کے درمیان باہمی تعلقات کا مطالعہ خاطر خواہ [illegible] کے ساتھ کیا گیا ہے، لیکن یہ بہرحال عیاں ہے کہ جب بیشتر یورپی مفکرین نے انسانیت یا ثقافت [illegible] کا [illegible] بنیادی طور پر [illegible] نظریات [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ جیسے دیگر مذاہب اور معاشرے ایک کمتر یا ماورائی قدر رکھتے تھے۔ (حتیٰ کہ [illegible] اور [illegible] جیسے [illegible] تقابلی مطالعہ کو جنم دینے والی عظیم روایت نے بھی ایشیائی، افریقی یا لاطینی امریکی تصانیف میں بہت [illegible] لی)۔ اور یورپی ممالک کے درمیان قومی اور بین الاقوامی مقابلہ آرائی انیسویں صدی کے دوران [illegible] اور دوسری قومی تحقیقی [illegible]
کے بارے میں ارنسٹ رینان کی یک طرفہ تحریریں اس کی مشہور مثال ہیں۔

تقابلی ادب کی بات کرنا گویا ادب ہائے عالم کے باہمی تال میل کی بات کرنا تھا، لیکن اس شعبے میں ایک نظام مراتب موجود تھا جس میں یورپ اور اس کے لاطینی عیسائی ادب چوٹی پر تھے۔ دوسری عالمی جنگ کے دو [illegible] بعد [illegible] "Weltliteratur [illegible]" [illegible]
[illegible] متعدد [illegible] زبانیں اور ادب [illegible] ہوئے (، [illegible]
[illegible]) [illegible]
تسلیم کرنے میں وہ مذبذب ہے۔ رومانیہ خطرے کا شکار ہے۔"

یقیناً امریکی ناقدین اور اکیڈمک ڈیپارٹمنٹس نے اس یورپی روش کو سازگار پایا۔ تقابلی ادب کا پہلا [illegible] ڈیپارٹمنٹ 1891ء میں [illegible] یونیورسٹی میں قائم [illegible]

[illegible]

[illegible] De Sanctis اور Croce [illegible]
[illegible]
[illegible] "Mimesis" لکھنے کے [illegible]
[illegible] قرون وسطیٰ کے بارے میں [illegible] کی کتاب [illegible]
[illegible] Mimesis [illegible]
[illegible] 1950ء کی دہائی کے آخر میں "Sputnik" آیا اور بیرونی زبانوں

(اور تقابلی ادب) کے مطالعہ کو قومی سلامتی پر براہ راست اثر انداز ہونے والے شعبوں میں بدل دیا۔ [illegible] ڈیفنس ایجوکیشن ایکٹ" [illegible] نے اس شعبے کو فروغ دیا [illegible] افسوس کہ اس مرکوز پتسل اور تختی سرد جنگ پسندی سمیت جس کا وہ ڈیبری تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

تاہم "Mimesis" سے فوراً آشکار ہو جاتا ہے کہ تقابلی مطالعہ کی [illegible] میں موجود مغربی ادب کا خیال تاریخ کے ایک مخصوص نظریے پر روشنی ڈالتا اور اس کے گن گاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اس نظریے کو تقویت دینے والی اساسی جغرافیائی اور سیاسی حقیقت کو بھی دھندلاتا ہے۔ اس میں اور تقابلی ادب کے [illegible] شامل یورپی یا مغربی ادبی تاریخ کا تصور اور اساسی طور پر تصوراتی اور ایک غیر منظم انداز میں جنگی ہے۔"

گرامچی نے اپنے مضمون "Some Aspects of the Southern Question" میں ایک جتن طور پر جغرافیائی ماڈل فراہم کیا۔ میرے خیال میں گرامچی کا شاندار تجزیہ 1926ء کی [illegible] تک جاتا ہے، کیونکہ اس میں 1926ء سے قبل اس کی صحافت [illegible] عروج اور "The Prison Notebooks" کا ایک پیش لفظ بھی ملتا ہے۔ "نوٹ بکس" میں اس نے سماجی زندگی کی علاقائی اور جغرافیائی بنیاد کو مرکز توجہ بنایا، جبکہ اس کا بلند قامت ہم [illegible]

[illegible] (History [illegible]) [illegible] مسئلہ زماں سے وابستگی (temporality) ہے گرامچی کے لیے [illegible] تاریخ اور واقعیت جغرافیائی حوالے سے بامعنی ہیں "دھرتی"، "علاقہ"، "بلاک" اور "خطے" جیسے الفاظ غالب ہیں۔ "The Southern Question" میں [illegible] کے [illegible] خطوں کے درمیان تقسیم قومی مزدور تحریک کے متعلق سیاسی اقدام کے لیے چیلنج ہے، بلکہ اس [illegible] ایک طرف کسان عوام اور دوسری طرف بڑے جاگیرداروں، اہم پیشہ ور اداروں [illegible] تشکیلات میں بٹا ہوا بیان کیا۔ اٹلی میں مشہور اور دبنگ شخصیت Croce کو بھی گرامچی نے [illegible] حامل خیال کیا جس کی نظر میں اپنے زمینی حالات کے بجائے یورپ اور افلاطون سے تعلق جوڑنا زیادہ آسان ہے۔

چنانچہ [illegible] "Quaderni" میں دانشور پر اس کی مشہور تنقید کی [illegible] وہ ویرو کو بھی پر غور کرتا ہے جس نے ایک محقق کی حیثیت میں شمالی پرولتاریہ کو جنوبی کسانوں کے [illegible] کرنے کی ضرورت کو شناخت کیا۔ اس کے کام نے "جنوبی مسئلے کو روایتی (جس کے مطابق جنوب اٹلی کا محض

ایک پسماندہ خطہ ہے) سے مختلف میدان میں پیش کرنے کے لیے اس میں شمال کے پرولتاریہ کو متعارف [illegible]

[illegible] دنیا پر تسلط و ایک مزاحمتی اور آہستہ آہستہ ابھرتے ہوئے متبادل کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔

کسی اہم استثنیٰ کے بغیر، جدید یورپ اور یو ایس میں ہمہ گیریت پر مبنی بیانیوں نے غیر یورپی دنیا کے [illegible] رکھی۔ اس بات کو شاذ ہی تسلیم کیا گیا کہ نوآبادیت کے شکار لوگوں کی بھی [illegible]

[illegible] پیداوار اور تفسیر نے بیسویں صدی میں بھی [illegible] مغرب کی طاقت کے خلاف سیاسی مزاحمت بڑھتی گئی۔ اس کی وجہ سے اب مغربی ثقافتی آرکائیو کو فعال سامراجی تقسیم سے جغرافیائی طور پر رخنہ زدہ بیان کرنا ممکن ہو گیا۔ [illegible] جیسے شعبوں کی تاریخ کو ایمپائر کے [illegible] مغربی بالادستی قائم رکھنے کے طریقوں میں مددگار بھی رہی۔ [illegible] تفسیری تناظر کی تبدیلی ہمیں میوزیم جانب دار مغربی حاکمیت کو چیلنج کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

مغربی [illegible] سامراجیت [illegible] (کافی حد تک گرامچی والا) قومی برطانوی، فرانسیسی، امریکی ثقافتوں نے اردگرد کے علاقوں پر اپنی بالادستی کیسے قائم رکھی۔ دور دراز کے دیسی لوگوں اور علاقوں پر حکومت کرنے کے لیے ان کے اندر اتفاق رائے کیسے حاصل [illegible] رہا"

[illegible] اسے کثیر الاصواتی طور پر دوبارہ پڑھنا شروع کرتے ہیں۔ مغربی [illegible] موسیقی کے کاؤنٹر پوائنٹ (ترجیحی سر) میں مختلف themes ایک دوسرے کو دباتی ہیں اور کسی ایک کو [illegible] طور پر ترجیح ملتی ہے، تاہم مجموعی موسیقی میں ایک منظم انداز سنائی دیتا ہے جو themes کے اندرونی تال میل کی پیداوار ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ہم مثلاً انگلش ناولوں کو پڑھ اور ان کی تفسیر کر سکتے ہیں جن کی ویسٹ انڈیز یا ہندوستان کے ساتھ مشغولیت کا تعین نوآبادیت، مزاحمت اور انجام کار دیسی

قوم پرستی کی مخصوص تاریخ سے ہوتا ہے۔ اس نقطے پر تنازعات اور ... صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

یہ واضح ہونا چاہیے کہ سارے سامراجی تجربے کی بنیاد ... یہ بھی واضح رہے کہ مغرب اور باقی کی دنیا کے درمیان تقسیم پر مبنی غلبے اور مزاحمت کا اصول ایک افتراق اور رخنے کے طور پر ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اس رخنے نے افریقہ، ہندوستان اور دوسرے ... قوں میں اپنی ممنات اور ہم ... حالات ... ہیں۔

... علم کی ایک مثال یہ دی جا سکتی ہے کہ مستشرقیت یا افریقیت کا مطالعہ کیا جائے اور انگریزیت ... فرانسیسیت کے مطالعہ کو بھی سامنے رکھا جائے۔ آج ان شناختوں کا تجزیہ خدا کی ودیعت ... خوبیوں کے طور پر نہیں بلکہ (مثلاً) انگلینڈ میں افریقی تاریخ اور ثقافت کے مطالعے کے درمیان روابط کے نتائج کے طور پر ... ہے۔ کوئی بھی شناخت صرف اپنے آپ میں اور متضاد کے بغیر موجود نہیں ہو سکتی یونانیوں کو ہمیشہ ... یورپیوں کو افریقیوں اور مشرقیوں کی ضرورت رہی، وغیرہ وغیرہ۔ اس کے برعکس صورت بھی درست ہے۔ ہمارے اپنے عہد میں "اسلام"، "مغرب"، "مشرق"، "جاپان" یا "یورپ" جیسی essentializations ... ایک مخصوص علم اور رویے وحوالے کے ڈھانچوں کو تسلیم کرتی ہیں اور یہ محتاط تجزیے و تحقیق کی مستحق ہیں۔

اگر آپ کچھ میٹروپولیٹن ثقافتوں — مثلاً انگلینڈ، فرانس اور امریکہ — کی ... کا مطالعہ کرتے ہیں ... ان کی جغرافیائی ... میں ... ثقافتی ہیئت ... ڈھانچے" کہتے وقت میری مراد اسی ہیئت سے ہے۔ میں اس انداز کے متعلق بات کر رہا ہوں جس کے تحت مقامی ڈھانچے اور جغرافیائی حوالے ادب، تاریخ یا نسلیات کی ثقافتی زبانوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔

مثلاً برطانوی ثقافت میں آپ سپنسر، شیکسپیئر، ڈیفو اور آسٹن کے ہاں ایک فکر مندی کا تسلسل دیکھتے ہیں جو میٹروپولیٹن انگلینڈ یا یورپ میں سماجی اعتبار سے قابل خواہش جگہ متعین کرتی اور اسے ... (آئرلینڈ، وینس، افریقہ، جمیکا) سے مربوط بناتی ہے۔ یہ ڈھانچے پہلے سے موجود منصوبے کی پیداوار نہیں، بلکہ برطانیہ کی جغرافیائی طور پر تصور کردہ دنیا میں ثقافتی شناخت کی ترقی سے بندھے ہوئے ہیں۔ فرانسیسی اور امریکی ثقافتوں میں بھی اسی نوعیت کے ڈھانچے دیکھے جا سکتے ہیں جو مختلف وجوہ سے ... سمتوں میں گئے۔ ہم اب بھی ایسے مرحلے پر نہیں ہیں جہاں کہہ سکتے ہوں کہ آیا یہ عالمی طور پر ... ہوئے ڈھانچے سامراجی کنٹرول اور تسخیر کی تیاریاں ہیں یا یہ اس قسم کی مہمات کے ہمراہ ہیں ... ہیں۔ ہم صرف ایسے مرحلے پر ہیں جہاں ہمیں تین مغربی ثقافتوں (جنہوں نے دور دراز علاقوں پر سب سے

... یا ... جغرافیائی اظہارات کی ... تعداد کو دیکھنا لازمی ہے۔ اس کتاب کے دوسرے ... کے حوالے سے مزید دلائل دیے جائیں گے۔

... بہت سے موضوعات میری کتاب "Orientalism" کا ہی تسلسل ... [illegible]

سامراجی اور غیر سامراجی قوتوں، ہمارے اور دوسروں کے درمیان اصل تعلقات [illegible] جو نہیں ہم اپنے تعلقات [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible]

چاہے یہ کاوشیں کامیاب ہوں یا ناکام، لیکن اصل چیز ان کا ممکن ہونا ہے ہر جگہ موجود اور ناقابل گریز [illegible] ثقافت [illegible] [illegible] کی تاریخی جائے وقوع سامراجی غلبے میں گہرائی تک سرایت پذیر معاشرے اور ثقافت کے اندر ہے۔ تاہم، [illegible] ہے کہ دوسری ثقافتوں، تجربوں اور لوگوں کی تفسیر ایک بے زماں خلا میں ہوتی ہے۔

بلاشبہ ہم صرف اشیا کی نہیں بلکہ ان کی پیش کاری کی دنیا میں بھی رہتے ہیں۔ اور پیش کاریاں [illegible] پیداوار، گردش اور تعبیر [illegible] ثقافت کا اجزائی عنصر ہیں۔ کافی حالیہ تھیوری میں پیش کاری کا مسئلہ مرکزی [illegible] سامراجی ہے۔ اس کے بجائے ہمارے پاس ایک طرف الگ تھلگ ثقافتی حلقہ ہے (جسے بے وزن نظری [illegible]) [illegible] طالب علم [illegible] انسانیت پسند، نقاد، محقق [illegible] کے لیے صرف ایک حلقہ بامعنی ہے، اور یہ تسلیم شدہ ہے کہ دونوں حلقے الگ الگ ہیں، حالانکہ دونوں نہ صرف مربوط بلکہ بالکل ایک ہی ہیں۔

اس علیحدگی میں ایک ریڈیکل غلط فہمی قائم ہوئی ہے۔ طاقت کے ساتھ ثقافت کے تمام رشتے کاٹ دیے [illegible] 1960ء [illegible] اور روایت کو سماجی اور دانشورانہ حلقوں سے مہمیز یافتہ زوردار توانائیاں چیلنج کر رہی تھیں۔ اکیڈمی میں [illegible] [illegible]

جب جنگ [illegible] سامراجیت مخالف احتجاج محض اتفاقی نہیں بلکہ ایک [illegible] سیاسی اور [illegible]

[illegible] پرانی حاکمیتوں [illegible] اصولوں [illegible] بنیادی مغربی کتب بحال کرنے کی کوشش جن کے بغیر ایک مغربی آدمی [illegible] یہ کوششیں [illegible]

[illegible] اور جواب بھی ہو سکتا ہے جس کا بیان [illegible]

[illegible] اٹھارھویں صدی کے وسط سے مغرب [illegible] اور باہمی تعلق [illegible] بلکہ ثقافت اور تجربے [illegible]

[illegible]

[illegible] محقق، مورخ، ناول نگار [illegible] معیشت کو علاقائی [illegible] استحکام و خوش حالی [illegible] "Mansfield Park" میں ملتی ہے جہاں

افریقہ میں تھامس برنام کے نام محدود وہاں سے چھنے والی زرعی جاگیریں فیلڈ پارک سے [illegible] لیے [illegible] انداز میں لازمی تھی۔ [illegible] سے [illegible] ان مقامات [illegible] حوالوں سے بیان کیا گیا۔ جان سٹوارٹ مل نے "Principles of Political Economy" میں اس بات کی:

> ان کو مشکل ہی (دیگر ممالک کے ساتھ اشیا کا تبادلہ کرنے والے) ملک تصور کیا جاتا ہے۔ بلکہ انہیں ایک کافی بڑی کمیونٹی کی زیرِ ملکیت بیرونی زرعی یا مینوفیکچرنگ جاگیریں کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ مثلاً ویسٹ انڈیز میں ہماری نوآبادیوں کو اپنے پیداواری سرمائے کے حامل ممالک قرار نہیں دیا جا سکتا... بلکہ وہ ایسے مقامات ہیں جہاں انگلینڈ نے کافی اور چند دیگر تجارتی اجناس کی پیداوار لینا [illegible]

[illegible] غیر معمولی [illegible] "Mansfield Park" [illegible] ہی ہوا۔

آخری بات یہ [illegible] ثقافتی [illegible] یورپ کی اہمیت اور فضیلت [illegible] Memmi اور Cesaire [illegible] اور یہ جدید تنقیدی تھیوری کی متعدد مضحکہ خیزیوں میں سے ایک ہے۔

اصل سوال یہ ہے [illegible] تنقیدی تھیوری [illegible] تاریخ [illegible] جدید مغربی ثقافت [illegible] وشامل اور خارج [illegible] پیچیدہ تعلقات و خارج [illegible] کا مطالعہ کرنا [illegible] جدید ثقافت [illegible]

اس عمل کا پہیہ واپس موڑنا چاہیے۔

[illegible] اور بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ تنقیدی تھیوری اور ادبی تاریخی تحقیق نے مغربی ادب، آرٹ اور [illegible] کو نئی جان بخشی اور نئی تفسیر دی ہے۔ تاہم، اگر آپ جدید یورپی اور امریکی ثقافت کو [illegible] میں رکھ کر پڑھیں اور اس کی تعبیر کریں تو پھر غور کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ مسلسل [illegible] میں نئے سرے سے بیان کریں جس کی حیثیت کو یورپ کی توسیع کے پس منظر میں [illegible]

[illegible] کی تشکیل کا آغاز کرنا چاہیے۔ [illegible] لیکن اس معاملے میں سنجیدگی بھی زیادہ نہیں [illegible] ہوئے تھی ہیں۔ دیگر فکری نظاموں میں کام کا ایک پورا سلسلہ، آکسفورڈ [illegible] کا ایک نیا گروہ [illegible] تیسری دنیا اور یورپ میں [illegible] نظری اور تاریخی کاوشوں میں [illegible] سامراجی بیرونی نوآبادیاتی طرزِ عمل وغیرہ کے سوالات پر متعلق [illegible] کی سیاست وغیرہ میں سرایت کر [illegible]

[illegible] گورے اور کالے، پولیس اور وحشیوں پر واقع [illegible] ان طاقتوں اور تواریخ کو صرف یکسر انسانی تاریخ کے کل کے تناظر میں [illegible]

باب 2

مستحکم بصیرت

ہم اپنے آپ کو ایک گروپ کی حیثیت سے "مداخلت کار" کہتے تھے کیونکہ ہمارا مقصد برطانوی خارجہ پالیسی کے مسلمہ ایوانوں میں دراندازی کرنا اور مشرق میں ایک نئی قوم تعمیر کرنا تھا، حالانکہ ہمارے اجداد نے ہمارے لیے راستے معین کر دیے تھے۔

ٹی ای لارنس — دی سیون پلرز آف وزڈم

۱ — بیانیہ اور سماج

انیسویں صدی اور بیسویں صدی کے اوائل کی برطانوی اور فرانسیسی ثقافت میں ہم تقریباً ہر جگہ پر ایمپائر کے حقائق کی جانب اشارے پاتے ہیں، لیکن شاید یہ کہیں بھی اتنی باقاعدگی اور تواتر سے [illegible] برطانوی ناول میں۔ یہ اشارے مل جل کر رویے اور حوالے کا ایک ڈھانچہ تشکیل دیتے ہیں۔ "Mansfield Park" میں (جو جین آسٹن کی دیگر تحریروں کو متصف کرنے والی اخلاقی اور سماجی اقدار [illegible] بیان کرتا ہے) سر تھامس برٹرام کی سمندر پار املاک کے حوالے رچے ہوئے ہیں: وہ اسے دولت دیتی، غیر حاضریوں کا موقع فراہم کرتی، وطن میں اور بیرون ملک اس کی سماجی حیثیت متعین کرتی اور اس کی اقدار کو ممکن بناتی ہیں جن کی فینی پرائس (اور خود آسٹن بھی) حمایت کرتی ہے۔ [illegible] آسٹن کے بقول یہ ناول [illegible]

[illegible] کرنے میں براہ راست مددگار ہے۔ یا پھر "Jane Eyre" میں روچیسٹر کی جذباتی بیوی برتھا میسن ایک [illegible] "Vanity Fair" میں تھیکرے کا جوزف [illegible] (شاید بلا استحقاق) دولت مند (Becky) کی ناقابل قبول چال بازیوں کے ساتھ ٹیک نمبر ہے اور امیلیا کی خوش اطواری آخر میں موزوں انعام پاتی ہے، ناول کے اختتام پر [illegible] کو پنجاب کی ایک تاریخ لکھنے میں مصروف دکھا دیا گیا ہے۔ چارلس کنگسلے کے "Westward Ho!" میں اچھا بحری جہاز Rose کیریبین اور جنوبی امریکہ میں گھومتا پھرتا ہے۔ ڈکنز کے "Great Expectations" میں ایبل میگوچ آسٹریلیا لایا گیا مجرم ہے جس کی دولت Pip کے دل میں موجزن عظیم توقعات کو ممکن بناتی ہے۔ ڈکنز کے متعدد دیگر ناولوں میں بزنس مین ایمپائر کے ساتھ روابط رکھتے ہیں جن کی دو نمایاں مثالیں ڈومبی اور کوئلپ ہیں۔ ڈزرائیلی کے "Tancred" اور ایلیٹ کے "Daniel Deronda" کے لیے مشرق جزوی طور پر مقامی لوگوں کا مسکن [illegible]

[illegible]

[illegible] فرانسیسی سامراجی دلچسپی انگلینڈ سے مختلف تھی [illegible] انیسویں صدی کے اوائل میں فرانسیسی سامراجی دلچسپی انگلینڈ [illegible] فلسفے میں تبدیلی [illegible] کی ایمپائر فرانسیسی ثقافت میں کم [illegible] (Chateaubriand) [illegible] یافت تھی ہے اور پینٹنگ، تاریخی و لسانیاتی تحریر، موسیقی اور تھیٹر میں آپ کو اکثر فرانس کی بیرونی مقبوضات کا [illegible]

[illegible] کا ایک گنجان مجموعہ بھی موجود ہے جو مخصوص سامراجی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہیں (حالانکہ پرانی دنیا کی تکمیل نو آبادیت مخالفت اس میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے)۔ مثلاً آپ کو "بیابان میں بیوریٹانی مہم جوئی" اور بعد ازاں کوپر، ٹوین اور میلول کے ہاں یو ایس کی مغرب کی طرف توسیع کے ساتھ غیر معمولی خبط کا خیال آتا ہے، جبکہ آبادکاری دیسی امریکی حیات کو برباد کر رہی تھی (رچرڈ سلوٹکن، پیٹریشیا لمرک اور مائیکل پال روگن نے اس عمل کا عہد ساز مطالعہ کیا ہے)۔ ایور پی نصب

اطمینان کے مقابلے میں ایک سامراجی عصبِ اطمینان ابھرتا ہے۔ (اس کتاب کے آخری باب میں بیسویں صدی کے آخر میں یولیس کی سامراجی صورت کے تازہ پہلوؤں پر بات کی جائے گی۔)

یہ متن قطعی ایک حوالے سے [illegible] دولت اور خدمت [illegible] ایک [illegible] مقام [illegible] یورپی انیسویں صدی میں اپنے [illegible] فکشن میں ملتے ہیں [illegible] ناولوں اور ناولوں میں [illegible] کے [illegible] بھی [illegible] اور دلچسپ [illegible] بالکل اسی طرح مفید [illegible] انداز میں موجود ہیں [illegible] بھرپور طریقے سے موجود ہوتے ہوئے بھی مفید ہیں۔ ایک دولت کے خود ساختہ قسم کے الفاظ میں یہ ہے [illegible] جن کی حقیقت تاریخی یا ثقافتی اعتبار سے توجہ کی متقاضی نہیں۔

ان تمام مثالوں میں ایمپائر کے حقائق پائیدار ملکیت، دور دراز اور کبھی کبھی غیر معلوم مقامات، خود پسند یا ناقابلِ قبول انسانوں [illegible] "La Cousine Bette" [illegible] نوآبادیاتی [illegible] نوآبادیاتی [illegible] میں ایک [illegible] انیسویں صدی [illegible] نوآبادیاتی حکومت اور مقبوضات [illegible] مطلب تھا [illegible] سامراجی مقابلہ بازی [illegible] صدی [illegible] میں (جب افریقہ [illegible] الجزائر اور برصغیر میں برطانوی حکومت اپنے عروج پر تھی) ایمپائر ایک ہمہ گیر تشویش تھی۔

میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ [illegible] تنقید میں بھی ان نوآبادیاتی اور سامراجی حقائق کو نظر انداز کر دیا گیا۔ ثقافت اور ایمپائر کے درمیان تعلق پر بحث کرنے والے معدودے چند مصنفین اور نقادوں [illegible] Mahood [illegible]

[illegible] کا انداز بنیادی طور پر بیانیہ ہے اور انہوں نے بہت سے مواد کا احاطہ کیا۔ تقریباً تمام صورتوں میں وہ [illegible] سے متعلق تنقیدی انداز میں لکھتے ہیں۔ اس انداز حیات کے بارے میں جو ولیم اپیلمین ولیمز کے بقول [illegible] نکتہ ہائے نظر سے مطابقت رکھتا ہے [illegible] انیسویں صدی کے دوران "سامراجی وسعت نے "عسکری، اقتصادی اور سیاسی طریقوں کو ملا کر ایک موزوں" آئیڈیالوجی وضع کرنا ضروری بنا دیا۔ ان چیزوں نے ایمپائر کا نفسیاتی یا ثقافتی یا اقتصادی جوہر ضائع کیے بغیر اسے تحفظ اور وسعت دینا ممکن بنایا۔ ان محققین کے کام میں اس بات کے اشارے موجود ہیں کہ سامراجیت نے اپنے پریشان کن اسمِ صحر پیدا کیے، [illegible] ترقی پسند پولیس مین" کا تاثر۔

[illegible] مرکزی طور پر بیانیہ اور ثبوتیت پسند مصنفین ہیں جو عمومی [illegible] تحریروں سے نہایت مختلف ہیں۔ ان میں جو کاورسلن کی "The Mythology of Imperialism"؛ [illegible] لیوس کی "Slavery, Imperialism and Freedom: Studies in English Radical Thought" اور وی جی کیرنان کی "Marxism and Imperialism" اور اس کی نہایت اہم [illegible] "Lords of Human Kind" شامل ہیں۔ مارکسی تجزیے اور قیاسوں سے بہت کچھ لینے والی یہ تمام کتب جدید مغربی ثقافت میں سامراجی سوچ کی مرکزی حیثیت کی جانب اشارہ کرتی ہیں۔

تاہم، ان میں سے کوئی بھی تحریر انیسویں اور بیسویں صدی کی یورپی ثقافت کی مسلمہ تحریروں کو دیکھنے کے [illegible] انداز کو جھٹلاتی [illegible] ای ایم فارسٹر سے متعلق یونیل ٹرلنگ کی چھوٹی سی عالیہ کتاب کا دوبارہ مطالعہ کرتے ہوئے میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ "Howards End" کے عمیق النظر انتقاد میں اس نے سامراجیت کا ذکر تک نہیں کیا، جبکہ میری رائے میں اسے نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ آخر ہنری ولکاکس اور اس کے گھر والے نوآبادیاتی ربڑ [illegible] [illegible] بھی اپنا بوجھ اٹھانے آگے بڑھ سکتا تھا۔"[۱۴] اور فارسٹر کا بے پناہ [illegible] (جنہوں نے لیونارڈ اور جیکی باسٹ، Schlegels اور ہاورڈز اینڈ پر اثر ڈالا) سے جوڑتا ہے۔ یا پھر ریمنڈ ولیمز کی زیادہ حیرت انگیز مثال بھی موجود ہے جس کی "Culture and Society" سامراجی تجربے سے کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں رکھتی۔ (ایک انٹرویو میں جب ولیمز سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ "Culture and Society" لکھنے کے وقت اس کا ویلش تجربہ کافی حد تک معطل تھا۔)[۱۵] "The Country and the City" میں ثقافت اور سامراجیت کا سرسری ذکر کرنے والے چند ایک صفحات کتاب کے مرکزی خیال کا حصہ نہیں۔

یہ فروگزاشتیں کیوں ہوئیں؟ اور سامراجی ذہن کی مرکزی حیثیت والے پیدا کرنے والی ثقافت نے کس کیسے تقویت و شناخت دی، پھر کس حد تک اس کا عکس بدل دیا اور اس کی جگہ سے انقلاب کی [illegible] بات ہے کہ اگر آپ کا ایک نوآبادیاتی پس منظر رہا ہے تو سامراجی theme آپ کی تشکیل میں فیصلہ کن ہے اور آپ یورپی ادب کے پرخلوص نقاد بھی ہوں تو یہ آپ کی اپنی [illegible] انگلش ادب کا ایک ہندوستانی یا افریقی محقق مثلاً "[illegible]" یا "ہارٹ آف ڈارکنس" [illegible] توجہ کے ساتھ پڑھتا ہے جو کہ امریکی یا برطانوی نقاد کو بالکل اسی انداز میں محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن [illegible] شہادت [illegible] ثقافت اور سامراجیت کے درمیان تعلق کو پیش کرنے [illegible] سابق نوآبادیاتی محکوموں کا سامراجیت اور اس کے عظیم ثقافتی کاموں کی تفسیر کرنے والوں کی حیثیت میں ظہور [illegible] کے طور پر ایک ممیز شناخت دی۔ لیکن بعد از سامراجیت شہادت [illegible] مخصوص قسم [illegible] غور و فکر کے ساتھ فعال انداز میں مربوط کیسے کیا جائے؟

سامراجی دلچسپیوں کو جدید مغرب کی ثقافت میں اہمیت دینا اس ثقافت کو سامراجیت کی حامی بنانے بازی کے ساتھ ساتھ سامراجیت مخالف مزاحمت [illegible] ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ [illegible] صدی کے [illegible] (چونکہ [illegible]) کامیو) نے صرف مغربی قاری کو ذہن میں رکھ کر لکھا حتی کہ اس وقت بھی جب ان کے کردار، مقامات اور [illegible] سے متعلق تھیں۔ [illegible] "Mansfield Park" میں انٹیگا یا "Persuation" میں برطانوی [illegible] ہندوستانی دیسی باشندوں سے متعلق [illegible] مسلسل تحریروں یا شاید جدید اور قبل از جدید یورپی و امریکی ثقافت [illegible] پڑھنا ہوگا کہ ان میں نظر انداز یا غیر اہم انداز میں پیش کردہ چیزوں ([illegible] ہندوستانی کردار ہیں) کو اجاگر اور نمایاں کر سکیں۔

میں نے اسے کثیر الاصوات مطالعہ کا نام دیا ہے۔ عملی طور [illegible] مطلب [illegible] ساتھ پڑھنا ہے کہ مثلاً جب کسی مصنف نے ایک نوآبادیاتی [illegible] خصوص انداز [illegible] برقرار رکھنے کے عمل میں اہم خیال کیا تو اس میں کیا کچھ ملوث ہے۔ [illegible] طرح یہ بھی اپنی تاریخی ابتداؤں اور تجاوزوں کے ساتھ بندھی ہوئی نہیں ہیں۔ "David Copperfield" میں [illegible] "Jane Eyre" میں ہندوستان کے حوالے اس لیے آتے ہیں کیونکہ برطانوی طاقت ([illegible] کے تخیل) نے ایسا کرنا ممکن بنایا۔ لیکن [illegible] بعد میں [illegible]

پیدا ہوا۔ حکومت سے آزادی ملی ([illegible]) برطانویوں یا فرانسیسیوں، یا پرتگیزیوں یا جرمنوں وغیرہ کے وہاں [illegible] سامراجیت اور اس کی مزاحمت۔ ہم یہ کام [illegible] زبردستی چھوڑ دیا گیا [illegible]

[illegible]

[illegible] غیر معمولی طور پر بھرپور طلوع ہے میں [illegible] اور یقیناً گمراہ کن ہوگا۔ [illegible] میں ہمارے سامنے ایک سیاسی رنگ میں رنگا ہوا اور آئیڈیالوجیکل [illegible] اغراض و مقاصد کے تحت سامراجیت زدہ مقام تھا، جہاں بہت سے مفادات

اور نظریات خوفناک انداز میں کارفرما تھے، نہ کہ محض اس کا ایک فوٹوگرافک ادبی "عکس"۔

یہ شاید معاملے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے، لیکن میں نکتہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ "ہارٹ آف ڈارکنیس" اور اس میں افریقہ کا امیج 'صرف' ادب ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ یہ تحریر درحقیقت افریقہ کے لیے [illegible] نامیاتی جزو ہے جو اس دور میں اپنے عروج پر تھی۔ یہ درست ہے کہ [illegible] قارئین کا حلقہ چھوٹا تھا، اور یہ بھی درست ہے کہ وہ شخص [illegible] کا کثیر ناقد تھا۔ لیکن بیشتر یورپیوں کے لیے "ہارٹ آف ڈارکنیس" جیسی تحریر پڑھنا افریقہ کی خاطر جدل میں شریک ہونا ہے، اور اس حد تک [illegible] افریقہ [illegible] اور اس پر قابو قائم رکھنے کی یورپی کوشش کا حصہ تھا۔ افریقہ کو پیش کرنا افریقہ کی خاطر لڑائی میں شامل ہونا ہے، اور یہ عمل ناگزیر طور پر بعد کی مزاحمت، نوآبادیوں کو خودمختاری ملنے کے عمل وغیرہ سے مربوط ہے۔

اس قدر کشیدہ اور پرخروش سیاسی گردوپیش میں ادب پارے، بالخصوص جن کا واضح موضوع ایمپائر ہے، [illegible] طور پر [illegible] نظم اور [illegible] پیچیدہ پہلو رکھتے ہیں۔ مگر "ہارٹ آف ڈارکنیس" جیسے ادب پارے اپنی خوفناک پیچیدگی کے باوجود مصنف کی اختیار کردہ ان راہوں کا مجموعہ ہیں جو [illegible] اور گڑبڑ کا شکار ہیں۔ انہیں محض تجریدات کے طور پر لینا منصفانہ نہیں، [illegible] "ہارٹ آف ڈارکنیس" جیسے فکشن کو مصنفین نے اس قدر مفصل انداز دیا اور قارئین نے اس قدر تشویش سے پڑھا کہ وہ افریقہ کی خاطر لڑائی میں خاص طور پر داخل ہوگیا۔

اس قدر مغلوب [illegible] تحریری تعبیر پیش کرتے وقت بھی خصوصی توجہ [illegible]۔ جدید سامراجیت اس حد تک عالمی اور ہمہ گیر تھی کہ [illegible] کے لیے انیسویں صدی والی محاذ آرائی آج بھی جاری ہے۔ چنانچہ ثقافتی تحریروں اور سامراجیت کے درمیان روابط کو [illegible] نظر اختیار کرتا ہے جو اصل میں اختیار کیا گیا۔ یعنی اس پر تنقید کرنے اور اس سے متبادلات پر غور کے لیے روابط کا مطالعہ کرنا، یا پھر اسے جوں کا توں رہنے دینے کے لیے روابط کا مطالعہ کرنا۔

آئیے اب "ہارٹ آف ڈارکنیس" کی جانب واپس چلتے ہیں۔ اس میں کونرڈ ان مشکل امور کے ساتھ قریب سے نمٹنے کے لیے ایک نکتۂ آغاز پیش کرتا ہے۔ یاد کریں کہ مارلو نے رومن نوآبادکاروں کا موازنہ جدید نوآبادکاروں کے ساتھ کرتے ہوئے طاقت، نظریاتی قوائیت اور عملی سرگرمیوں (یورپی سامراجیت کے اوصاف) کا ایک خصوصی [illegible]۔ وہ کہتا ہے کہ قدیم رومن "کوئی [illegible] نہیں تھے [illegible] ایک شکنجے کے سوا کچھ نہ تھی۔ ان لوگوں نے بس تسخیر ہی کی۔ اس کے برعکس "جو چیز ہمیں بچاتی ہے وہ فعالیت ہے...... فعالیت سے وابستگی" جبکہ رومنوں نے بہیمانہ طاقت پر انحصار کیا جو "دوسروں کی کمزوری کے نتیجے میں پیش آنے والے ایک حادثے" سے بمشکل ہی کچھ زیادہ ہے۔ تاہم آج

[illegible]

[illegible] وقطعی مختلف مگر قریبی طور پر منسلک پہلوؤں کو یکجا کر دیا [illegible] قبضے میں لانے [illegible] اور نتائج میں بے کم و کاست ہے اور خودی حاکمیت اختیار [illegible] کو مجسم بنانے والا طریقہ کار۔

[illegible] والے اور اس کے استعمال کردہ [illegible] یورپی ناول کی بھی معصوم شکل بھی موجود [illegible] تو ناول کے بیانیے اور سامراجیت [illegible] تشکیل [illegible]۔

[illegible] Moraze [illegible] Captain Singleton [illegible] Moll Flanders [illegible]

[illegible] اٹھارھویں صدی کے فکشن [illegible] ایان واٹ، ریمنڈ [illegible] اور مائیکل مک کیون نے ناول اور سماجی دستور کے درمیان تعلق پر کافی توجہ دی، لیکن

سامراجی تناظر کو نظر انداز کیا گیا۔[13]

میں یہ کہنے کی کوشش نہیں کر رہا کہ ناول [illegible] یا وسیع مفہوم میں ثقافت [illegible] نے سامراجیت کا "سبب" مہیا کیا [illegible] ناول (بورژوا معاشرے کا ایک ثقافتی [illegible]) اور سامراجیت [illegible] ناقابل تصور ہیں۔ تمام [illegible] ادبی صورتوں میں سے ناول [illegible] سے [illegible] ہے۔ ناول اور سامراجیت نے ایک دوسرے کو اتنا زیادہ تحفظ دیا کہ میرے خیال میں ایک کے بغیر دوسرے کا مطالعہ کرنا ناممکن ہے۔

بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ ناول [illegible] ایک نہایت منضبط پلاٹ سسٹم اور سماجی حوالے کا ایک پورا نظام بھی ملفوف ہوتا ہے جس کا دارومدار بورژوا [illegible] سے موجود اداروں، ان کی حاکمیت اور قوت [illegible] اور [illegible] [illegible] (جیسا کہ آسٹن، ڈکنز، تھیکرے اور جارج ایلیٹ کے ناولوں میں) پانے پر ہوتا ہے۔

[illegible] ثقافت یا سامراجیت [illegible] [illegible] فرانس کے پاس زیادہ ترقی یافتہ عقلی ادارے تھے [illegible] اکیڈمیاں، یونیورسٹیاں، انسٹی ٹیوٹس، جرائد وغیرہ جس پر [illegible] اور جارج ایلیٹ سمیت بہت سے برطانوی [illegible] اس کا ازالہ برطانوی ناول کے غلبے نے کر دیا۔ فرانسیسی ثقافت میں 1870 [illegible] اور ثقافتی تشکیل [illegible] Pischari Mille [illegible] Daudet G de Loti [illegible] اور کامیو نے ملکی اور سامراجی حالات کے درمیان مطابقت اجاگر کی۔

1840ء کی دہائی میں انگلش ناول نے ایک جمالیاتی صورت اور انگلش معاشرے میں ایک مرکزی دانشورانہ آواز کے طور پر [illegible] "انگلینڈ کے حالات" میں ناول [illegible] قدر [illegible] انگلینڈ کی [illegible] میں بھی حصہ دار [illegible] رکھتے ہیں۔ [illegible]

ایلیٹ اور مسز گاسکل نے انگلش مرد و خواتین کی برادری کو پیش کرتے ہوئے انگلینڈ کا ایک ایسا تصور وضع کیا کہ جو اسے شناخت دے۔ "دیس" اور "بدیس" کے درمیان تعلق بھی اسی تصور کا جزو تھا۔ چنانچہ انگلینڈ کو [illegible] اور معلومات کا حصہ بنا دیا گیا، جب بدیس کا ذکر محض سرسری آیا (لندن، مانچسٹر یا برمنگھم کے مقابلے میں [illegible])۔

[illegible] Economic Transformation [illegible] [illegible] [illegible] عناصر پر انحصار کس حد تک [illegible] رابطے، مہمان نوازی، باہمی مدد، مشترکہ مذہبی و تعلیمی پس منظر" کا ذکر کرتا ہے [illegible] پالیسی کے عمل [illegible] اور پھر وہ کہتا ہے کہ ٹھوس شہادت شاید کبھی [illegible] قرضوں، بانڈ ہولڈرز کے تحفظ اور سمندر پار [illegible] جیسے معاملات میں [illegible] "ڈیپارٹمنٹل نقطہ نظر" بھی [illegible] ایمپائر کے متعلق ایک قسم کا اتفاق رائے [illegible] پتا چلتا کہ حکام اور سیاست دانوں کا رد عمل کیا ہوگا۔[18]

1870ء [illegible] میں اس حوالے سے اتفاق تھا کہ برطانوی پالیسی (مثلاً ڈزرائیلی کے ابتدائی خیالات کے مطابق) ایمپائر کی توسیع نہیں کرتی تھی بلکہ اسے قائم رکھنا اور انتشار سے بچانا تھا۔[17] اس مقصد میں ہندوستان کو [illegible] حیثیت حاصل تھی جس نے "ڈیپارٹمنٹل" سوچ میں ایک حیرت انگیز پائیداری کا [illegible] 1872ء میں ڈزرائیلی کی کرسٹل پیلس تقریر کا حوالہ [illegible] قرار دیا[19]) ہندوستان کو تحفظ دینے اور اسے دیگر مقابل [illegible] مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید میں برطانوی سامراجی توسیع [illegible] اپنی مقبوضات کو قائم رکھنے میں مصروف [illegible] محفوظ رکھنے میں مدد دی۔[20] برطانوی پالیسی کا ایک "ڈیپارٹمنٹل" نقطہ نظر [illegible] رونالڈ رابنسن اور جان Gallagher نے Platt کے تھیسس کو دوبارہ بیان کرتے [illegible] تجارت اور اثر و رسوخ کو بڑھا سکتے تو ضرور بڑھاتے، لیکن سامراجی حکومت کو صرف [illegible] ایسا کرنا ناگزیر ہو گیا۔[21] وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہندوستانی فوج کو 1829ء اور

1856ء سے دوران چین میں تین مرتبہ، فارس (1856ء)، [illegible] (1867ء)، [illegible] (1868ء)، افغانستان (1878ء)، مصر (1882ء)، برما (1885ء)، [illegible] (1893ء) سوڈان اور یوگنڈا (1896ء) میں کم از کم ایک بار استعمال کیا گیا۔

اس کے علاوہ برطانوی پالیسی نے برطانوی سرزمین کے اندر (آئرلینڈ مسلسل نوآبادیاتی مسئلہ بنا رہا) اور اس کے ساتھ ساتھ نام نہاد سفید فام نوآبادیوں (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، [illegible] اور کینیڈا کے مقبوضات) میں بھی سامراجی تجارت کی فصیل اٹھائی۔ [illegible] قابل ذکر مثال نہیں ملتی۔

المختصر، برطانوی طاقت پائیدار تھی اور اسے مسلسل تقویت ملتی رہی۔ متعدد اور اکثر شاق ثقافتی [illegible] طاقت و ناول میں واضح [illegible] چھوٹی سے چھوٹی تفصیل [illegible] ناول نگاری [illegible] (قوس [illegible]) [illegible] مصنفین کی جانب سے تسلیم و قبول کردہ متواتر کوشش کے حصے کے طور پر مخصوص کثافت بھی [illegible] [illegible] سکتا ہے۔

تاہم، ناول محض ایک تنہائی پسند جینیئس کی پیداوار بھی نہیں (جیسا کہ ہیلن وینڈلر جیسے جدید مفسرین [illegible] کرتے ہیں) [illegible] جوشیلی حالیہ تنقید [illegible] فریڈرک جیمسن کی "The Political Unconscious" اور ڈی اے ملر کی "The Novel and the Police" دو مشہور مثالیں ہیں[21] [illegible] دکھاتی ہے کہ ناول بالعموم اور بیانیہ بالخصوص مغربی یورپی معاشروں میں ایک قسم کی انضباطی موجودگی رکھتا ہے۔ تاہم، ان قابل قدر بیانات میں اس حقیقی [illegible] نہیں ملتا جس میں ناول اور بیانیے واقع ہوتے ہیں۔ ایک انگلش مصنف ہونے کا مطلب مثلاً ایک [illegible] برطانوی مصنف [illegible] قطعی مختلف ہے [illegible] قومی اور عجیب چیز تھا۔ ناول نے [illegible] کے متحدہ وژن یا ڈیپارٹمنٹل ثقافتی نکتہ نظر میں ایک مرکزی عنصر بن گیا۔

مجھے نشان دہی کرنا پڑے گی کہ ناول نے کیسے حصہ ڈالا اور برعکس طور پر کیسے ناول نے 1880ء کے بعد آشکار ہونے والے زیادہ جارحانہ اور مقبول سامراجی احساسات کو شہ دی۔[22] ناول قاری کے تجربے میں بہت ابتدائی یا بہت آخری مرحلے پر حقیقت کی تصاویر ہیں [illegible] حقیقت وہ دیگر ناولوں سے ورثے میں ملنے والی ایک [illegible] ہیں۔

[illegible] جبکہ (سماجی، سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے کھنگالا گیا [illegible] انیسویں صدی سے [illegible] اس عمل کا [illegible] "Vanity Fair" [illegible] "Great Expectations" [illegible] (عموماً جلاوطنی، دولت یا ترک وطن جیسے سادہ مقاصد کے لیے) مثلاً "Hard Times" [illegible] صدی سے پہلے [illegible] جیسے خصوصی [illegible]

[illegible] اور حوالے کے اس سست رو اور مستحکم ڈھانچے کے اصل تفسیری نتائج متنوع [illegible] سلسل دیکھا جا سکتا ہے۔ کپلنگ اور کونراڈ کے لیے آسٹن جیسے [illegible] ڈیفو، سکاٹ اور ڈکنز نے زمین [illegible] اور [illegible] کے ساتھ بھی دلچسپ انداز میں مربوط ہیں۔

[illegible] اور حوالے کا ڈھانچہ طاقت کا بھرپور سوال اٹھاتا ہے۔ آج کا نقاد ناول کو ایک قانون ساز یا براہ راست سیاسی اقتدار نہیں دے سکتا اور نہ ہی دینا چاہیے ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ ناول ایک نہایت سست اور خفیف سیاست کا جزو اور اس میں شراکت دار ہے جو انگلینڈ اور دنیا کے متعلق ادراکات اور رویوں کو صراحت [illegible] یہ چیز عیاں ہے کہ ناول میں پرے کی اس دنیا کو ہمیشہ ماتحت اور مغلوب ہی دیکھا گیا، [illegible] حیثیت میں۔ "A Passage to India" میں عزیز کے مقدمے کی ایک غیر [illegible] کیونکہ یہ ایک

"[illegible]" ہے جو برطانوی طاقت (حقیقی) کی مفاہمت ہندوستانی (غیر حقیقی) [illegible]
انصاف کے ساتھ کرواتی ہے۔ چنانچہ وہ دور اس منظر و ہندوستان کی "چیچوڑی" میں [illegible]
اور فورسٹر میں مرکزی فرق یہ ہے کہ مزاحمت کرتے ہوئے [illegible]
تھی۔ فورسٹر اس چیز کو نظر انداز نہیں کر سکتا [illegible] ۱۹۲۰ء
کی مشہور بغاوت کو محض بدتمیزی اور بد معاشی [illegible]

تیسرے نکتے کی ایک مثال [illegible] "Vanity Fair" [illegible]
کے تذکرے ملتے ہیں لیکن ان میں سے وہی Becky کی قسمت [illegible]
تبدیلیوں سے زیادہ اہم نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیں انگلینڈ [illegible]
[illegible] اور انیسویں صدی [illegible]
نظر قبول کیا اور برطانوی طاقت کی وسیع سمندر پار رسائی کو نظر انداز نہ کر سکے۔

ناولوں کو غور سے پڑھنے پر ہمیں واشگاف "سامراجی" یا سامراجی وژن کی نسبت کہیں زیادہ [illegible]
لطیف منظر ملتا ہے۔ یہ چیز ہمیں رویے اور حوالے کے ڈھانچے کے چوتھے نتیجے تک پہنچاتی ہے۔ [illegible]
کی سالمیت پر اصرار اور عمومی سکیم میں انفرادی مصنفین کی مختلف حصہ داریوں کو نہ ماننے سے انکار کرتے ہوئے
ہمیں قبول [illegible] ناولوں [illegible]
مطلب ہوا کہ آپ انفرادی ناولوں میں ہی ڈیٹیل کا مخصوص اور ٹھوس تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ [illegible]
کونرڈ کی نسل پرستی پر ایک مشہور تنقیدی مضمون لکھا۔ ایک طرف وہ جمالیاتی ہیئت کے طور پر ناول کی [illegible]
کونرڈ پر عائد تحدیدات کے متعلق کچھ نہیں کہتا، اور دوسری طرف دکھاتا ہے کہ وہ اس [illegible]
کارکردگی کو سمجھتا ہے۔[24]

انگلش فکشن کے بارے میں [illegible] انگلینڈ [illegible]
تھا جس نے اتنے وسیع علاقے پر اور اتنے طویل عرصے تک خود کو قائم اور سنبھالے رکھا۔ یہ درست ہے [illegible]
اس کا رقیب تھا لیکن (جیسا کہ میں نے ایک اور جگہ پر کہا ہے) فرانسیسی [illegible]
تک غیر متواتر رہا۔ انیسویں صدی کا یورپی ناول ایک ثقافتی صورت ہے [illegible]
مستحکم ہے بلکہ اس کی وضاحت و صراحت بھی کرتی ہے۔ مثلاً [illegible]
سکووں یا بیوروکریسی کے خلاف تھی کی تحریک [illegible]
ڈکنز کے ہاں اس کی اکثر ملنے والی صورت خاندان (معاشرے کی دنیائے صغیر) کا دوبارہ اتحاد ہے۔ [illegible]
بالزاک، جارج ایلیٹ اور فلوبیر کی تحریروں میں [illegible] مستحکم بنانے کے عمل میں [illegible]

شامل ہیں۔

لوکاکس نے یورپی ناول میں تاریخ کے ظہور کا مطالعہ نہایت مہارت سے کیا[18] کہ کیسے ستاں دال اور
[illegible]
اصل قوموں کی اصل تاریخ کا متشکل کردہ ٹھوس تاریخی بیانیہ ہے۔ ڈیفو نے کروسو کو کسی بیرونی خطے میں ایک بے
[illegible] اور Moll کو نامعلوم سے ورجینیا کی طرف بھیجا جاتا ہے [illegible] تھامس برٹرام اور جوزف
[illegible] کہ چین اور ہندوستان [illegible] سے مخصوص
[illegible] اور باہمی ملکی جھگڑوں (مثلاً
[illegible] کے تاریخی معاشرے کی صورت میں برطانوی انداز
[illegible] کی توثیق کرتی ہے اور ستاں دال اپنی نظر
[illegible] ۱۸۴۸ء کے لیے بھی [illegible] لیکن
[illegible]

[illegible]
ناول [illegible]
صدی کے اواخر کے [illegible] فکشن میں کہیں زیادہ واضح ہے مثلاً کپلنگ کے ہندوستان میں جہاں
[illegible]
[illegible] جس کی جوانی اور توانائی اسے دونوں جگہوں میں گھومنے پھرنے کی
[illegible] کامیو اور آندرے ژید کے ہاں بھی سماجی
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تصدیق اور اسے اجاگر کرتے ہیں، اسی طرح اس درجہ بندی کو ایک بہت قوی مقامیت بھی دی گئی۔[illegible]

[illegible] ہیں۔ پیش [illegible] تصویر کشی [illegible] نکاری اور منظر [illegible] یونہی بہ آسانی دستیاب نہیں ہوتیں؛ نیز "چیزوں" کو پیش کرنے میں "کیا" اور "کیسے" سماجی قواعد کے ماتحت [illegible] رکاوٹیں حائل ہیں اور کمتر طبقات اور پسماندہ نسلوں کی تخلیق شدہ پیش کاریوں میں کون کونسے [illegible] صنف، طبقے اور نسل کے ان تمام شعبوں میں تنقید نے درست طور پر جدید مغربی معاشروں کی [illegible] توجہ مرکوز کی۔ پیش کاری بذات خود ماتحت کو ماتحت اور کمتر کو کمتر رکھنے کے وصف سے عبارت ہے۔

۱۱۔ جین آسٹن اور امپائر

ہم خوش بنیادوں پر وی. جی. کیرنان کی اس بات سے [illegible] امپائرز [illegible] ایک نظریاتی [illegible] ردعمل کا ایک طے شدہ سانچہ ہونا چاہیے۔ اور پُرشباب اقوام [illegible] میں مقام حاصل کرنے کا خواب [illegible] نوجوانوں کا شہرت اور دولت حاصل کرنے کا خواب ہونا چاہیے۔ [illegible] حد سے زیادہ سادگی اور تخفیف پسندی [illegible] ہوگا کہ امریکی اور یورپی ثقافت میں ہر چیز امپائر کے عظیم الشان نظریے کو تقویت دیتی یا اس کے لیے [illegible] کرتی ہے۔ اگرچہ ان رجحانات کو نظر انداز کرنا تاریخی طور پر صحیح نہیں ہوگا [illegible] تسخیر [illegible] [illegible] بنیاد [illegible] سامراجی [illegible] ثقافتی [illegible] مزاحمت کے لیے خاطر خواہ حمایت نہیں پائی جاتی تھی۔ مثلاً جان سٹوارٹ مل لبرل ہونے کے [illegible] تھا کہ "مقدس فرائض جو مہذب اقوام ایک دوسری کی خود مختاری اور قومیت کی جانب رکھتی ہیں [illegible] قومیت [illegible] اپنے خیالات [illegible] موجود تھے اور (جیسا کہ [illegible]) [illegible] ثابت ہوئے۔[illegible] [illegible] خود مختار [illegible] حالت نہیں رکھتے۔

ایسا کیوں ہے کہ ایک محاذ پر مقدس قرار دیا گیا فریضہ دوسرے محاذ پر لازم نہیں، ایک شے قبول کیے گئے حقوق دوسرے میں قبول نہیں؟ [illegible]

[illegible] تسکین بخش مقامی یعنی یورپی نظام کو منظوری دینے اور بدیس میں اس حق کو [illegible] کی خاطر وضع کی گئی۔ ہو سکتا ہے کہ اس قسم کا بیان خلاف استدلال یا انتہا پسندانہ [illegible] طرف یورپ کی فلاح اور ثقافتی شناخت اور دوسری طرف سمندر پار سامراجی اقالیم [illegible] دراصل آج ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم عموماً اس پیچیدہ معاملے کو [illegible] کہ اس نے انیسویں صدی کی سامراجیت [illegible] یورپی ثقافت نے اگر ہمیشہ نہیں تو [illegible] سامراجی حکومت [illegible] ہمیشہ تجویز دی کہ [illegible]

[illegible] قبول نہیں کرنا چاہیے کہ 1857ء سے پہلے لکھنے والے ورڈز ورتھ، آسٹن یا [illegible] باقاعدہ برطانوی حکومت کے قیام کی وجہ سے۔ جیسی برطانیہ سے متعلق [illegible] کو پیش کرنے کے انداز میں عیاں روشن کا اور ایک [illegible] عظیم عہد سے قبل اہل قلم نے خود کو اور [illegible] نے دو ٹوک کر قطعیت نمایاں [illegible] ایک قوم اور اس کی زبان، موزوں نظم و [illegible]

[illegible] زیادہ کچھ کرتے ہیں۔ یہ دوسروں کی [illegible] ناول یا ایسی ثقافتی صورتوں کی [illegible] اور راست تحریک نہیں دلائی تھی اور [illegible] یہ حقیقی معنوں میں پریشان کن [illegible] داروں اور پیداکاروں نے بڑھتے ہوئے سامراجی عمل کی راہ میں حائل ہونے کی [illegible] کہ انسانیت پسند نظریات کا یہ مجموعہ [illegible] کے ساتھ اس قدر آرام سے موجود رہا اور کیسے [illegible] افریقیوں، ایشیائیوں، لاطینی امریکیوں [illegible] وطن میں امپائر کی مخالفت نہ ہونے کے برابر تھی۔

شاید "ہمارے" وطن اور نظام کو "دوسروں" کے وطن اور نظام سے ممیز کرنے کا رجحان "دوسروں" کا زیادہ حصہ حاصل کرنے کے ایک سخت گیر سیاسی رواج میں ترقی کر گیا۔ مرکزی حصار کے یورپی ثقافت کی جانب سے پیش کردہ تنظیم، انسانیت پسندانہ تصورات اور اقدار میں ہی نہیں "نظریات" کا وہ [illegible] ہے جس کا ذکر کیرنان نے کیا اور جس میں بعد کی ایمپائر کا سارا دھارا سما گیا۔

حقیقی مقامات کے درمیان جغرافیائی امتیازات کرنے میں ان نظریات کا عمل دخل ریمنڈ ولیمز کی زبردست کتاب "The Country and the City" کا موضوع ہے۔ انگلینڈ میں دیہی اور شہری خطوں کے باہمی تعلق کے حوالے سے اس کے دلائل نہایت غیر معمولی تقلیب کی اجازت دیتے ہیں Langland کی [illegible] عوام پسندی سے بین جانسن کے دیہی بنگلوں کی نظمیں اور [illegible] کے لندن والے ناول اور بیسویں صدی کے ادب میں میٹروپولس کا [illegible]۔ وہ کہتا ہے 1880ء کے بعد "لینڈ سکیپ اور سماجی تعلقات میں ایک ڈرامائی توسیع واقع ہوئی" یہ ایمپائر کے عظیم دور کے ساتھ [illegible] تھی۔

ولیمز کے ساتھ اختلاف کرنا خطرناک ہے [illegible] انگلش ادب میں [illegible] سامراجی نقشے جیسی کوئی چیز دیکھنا چاہیں تو اس کا آغاز انیسویں صدی سے [illegible] صدی سے ہی [illegible] انگلش [illegible] اور [illegible] شعرا، [illegible] ڈرامہ نگاروں [illegible] ناول نگاروں [illegible] اور قصہ گوؤں کا [illegible] ہے۔ (دیکھیے Hulme کی "Colonial Encounters" میں اس پر [illegible] بحث کی ہے۔) [illegible] اور پرتگال کے بارے میں [illegible] سمندر پار [illegible] میں حاصل [illegible] برطانیہ کے حریف بھی تھے۔ ہم ایمپائر کے عہد (یعنی 1800-70ء) سے پہلے جدید انگلینڈ میں [illegible] مفادات کی کارفرمائی کا تجزیہ کیسے کر سکتے ہیں؟

ہم ولیمز کی راہنمائی میں آگے بڑھتے ہوئے سب سے پہلے دیکھیں کہ [illegible] صدی [illegible] وسیع پیمانے پر انگلینڈ کی زمین محدود ہو جانے کے باعث [illegible] پیدا ہوا [illegible] اور پیمائی [illegible] صنعت کاری اور آبادی کی [illegible] کی نئی [illegible] تھیں [illegible] ایک [illegible] انگلینڈ کے دوبارہ [illegible] کا [illegible] عمل بھی [illegible] اٹھارھویں صدی کے نصف اول میں شمالی امریکہ اور ہندوستان میں اینگلو فرانسیسی مقابلہ [illegible] بہت شدید تھی [illegible] میں دونوں [illegible] امریکہ [illegible] اور [illegible] کے علاوہ خود یورپ میں [illegible] انگلینڈ کا [illegible] سمندر پار [illegible] یورپ [illegible] میں صرف [illegible] de Brosses [illegible] اور [illegible]

[illegible] کے نام بھی آتے ہیں۔

1902ء میں جے اے ہوبسن نے سامراجیت کی تعریف قومیت کی توسیع کے طور پر کی۔"[30] Physics and Politics" (1887ء) میں والٹر Bagehot "قوم سازی" کی بات کرتا ہے۔ اٹھارھویں صدی کے اواخر میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان دو بڑے مجادلے جاری تھے [illegible] فوائد حاصل کرنے کی لڑائی [illegible] ہندوستان، دریائے نیل کے ڈیلٹا، مغربی نصف کرے میں [illegible] ایک فتح مند قومیت کی لڑائی۔ دونوں لڑائیاں "انگریزپن" کو "فرانسیسی پن" سے جدا کرتی ہیں، اور مفروضاتی انگلش یا فرانسیسی "جوہر" چاہے [illegible] Antilles [illegible] تحریک یافتہ تھا۔"[31]

ان چیزوں نے "Mansfield Park" (1814ء) کے لیے ایک مسحور کن طور پر وسیع جہت مہیا کی۔ یہ ناول جین آسٹن کے تمام ناولوں میں [illegible] اور اخلاقی دعووں کے لحاظ سے واضح ترین ہے۔ ولیمز ایک مرتبہ پھر بالکل درست ہے۔ آسٹن کے ناول [illegible] زندگی کی ایک قابل حصول کوالٹی" کا اظہار کرتے ہیں "[illegible] کردہ دولت اور جائیداد، اخلاقی امتیازات [illegible] کردہ درست راہوں، درست طور پر لاگو کردہ بہتریوں میں۔" تاہم، ولیمز مزید کہتا ہے

> [illegible] سڑک پر جاتے ہوئے طبقات کے نام لیتا ہے۔ جین آسٹن گھر کے اندر سے یہ نہیں دیکھ سکتی تھی، وہ اپنی سماجی تفصیل میں الجھی رہی۔ قابل فہم طور پر اس کا تمام تعصب داخلی اور تخصیصی ہے۔ اس کی توجہ لوگوں کے طرز عمل پر ہے جو بہتری کی پیچیدگیوں میں بار بار خود کو ایک طبقہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جب صرف ایک ہی طبقہ نظر آئے تو کوئی دیگر طبقات نظر نہیں آتے۔"

مخصوص "اخلاقی تعصبات" کو ایک "خود انحصار قدر" کے درجے پر فائز کرنے کے لیے جین آسٹن کے [illegible] "Mansfield Park" [illegible] شاید تب آسٹن اور یقیناً عمومی طور پر قبل از سامراجیت ناول سامراجی توسیع کے لیے استدلال میں زیادہ ملوث ہوتے دکھائی دیں گے۔

لوکاکس اور پراؤسٹ کے بعد ہم ناول کے پلاٹ اور ڈھانچے کو مرکزی طور پر وقت کی پیداوار سمجھنے کے [illegible] جغرافیے [illegible] نظر انداز کر دیا [illegible] جوزف فرینک [illegible] کی

نہیں بعد [illegible]

ہے۔ بہت سے دیگر ناولوں کی طرح "Mansfield Park" (ناول کے آخر میں) فینی پرائس کے مینز فیلڈ

[illegible]

سے متعلق ہے۔ اور یہ مقام آسٹن نے دو بڑے سمندروں اور چار براعظموں پر محیط مفادات کی ایک قوس کے مرکز میں رکھا۔

آسٹن کے دیگر ناولوں کی طرح یہاں بھی شادی اور جائیداد کے ساتھ "مقتدر [illegible] مرکزی گروپ کی بنیاد صرف اور صرف خون نہیں۔ اس کا [illegible] تواتر، تسلسل، نظام مراتب، اقدار کو بھی [illegible] یتیم بچی فینی پرائس درجہ بدرجہ اپنے زیادہ خوش قسمت رشتہ داروں [illegible] داری کے اس انداز میں فینی پرائس نسبتاً مجہول ہے۔ [illegible] اور بھی کبھار ہی خود کوئی قدم اٹھاتی ہے۔ کہانی کے کرداروں [illegible] ساتھ ایک زیادہ بڑے نظام کا آلۂ کار بھی ہے۔

کم کی طرح فینی ہدایت، سرپرستی اور بیرونی اقتدار کی متقاضی ہے جو اس [illegible] سکتا۔ اس کے شعوری روابط کچھ لوگوں اور کچھ جگہوں کے ساتھ ہیں [illegible] کے بارے میں وہ مبہم سی سمجھ ہی رکھتی ہے۔ سر برٹرام ایک وارڈ سسٹم [illegible] درمیانی فاصلہ اس قدر زیادہ تھا کہ گیارہ برس تک آپس میں کوئی رابطہ نہ ہوا۔ مشکلات سے دوچار ہونے [illegible] کے باوجود) مینز فیلڈ پارک کی طرح یہاں بھی توجہ کا مرکز [illegible] برٹرام خاندان والے لندن کو چھوڑ کر دیہی علاقے میں رہنے لگتے ہیں۔

انٹیگا میں برٹرام کی جاگیر (جو ابھی نہیں جا رہی) اس زندگی کا پہیہ چلتا رکھتی ہے۔ [illegible] (انٹیگا سمیت) میں فینی [illegible] مستقل مزاجی [illegible] مینز فیلڈ پارک میں پہنچ کر فینی [illegible]

بھی نہیں تھی [illegible] پڑھنا اور کام کرتا ہے، کہاں آگ جلائی جائے گی؛ دوست اور کزن مل کر جاگیر میں بہتری لانے کے طریقے سوچتے ہیں۔ [illegible] Kotzebue کا کھیل "Lovers' Vows" [illegible] تیاری کر لی جاتی ہے۔

بیرون ملک سے سر تھامس کی واپسی کے وقت کھیل کے لیے تیاریاں اچانک رک جاتی ہیں، اور آسٹن سر تھامس کی مقامی حکمرانی دوبارہ قائم ہونے کو یوں بیان کرتی ہے۔

> [illegible] صبح بہت مصروف تھی۔ ان میں سے کسی کے ساتھ بھی گفتگو اس مصروفیت کا محض ایک چھوٹا سا جز تھی۔ اسے مینز فیلڈ میں اپنی زندگی کے جانے پہچانے پہلوؤں کو دوبارہ استوار کرنا تھا، منتظم کے ساتھ حساب کتاب کرنا تھا، اور درمیانی وقفوں میں پیدل اصطبل اور باغات اور قریب ترین کھیتوں تک جانا تھا، لیکن مستعد اور منظم ہونے کے باعث اس نے رات کے کھانے کے وقت مینز فیلڈ پر گھر کے آقا کی حیثیت دوبارہ سنبھالنے سے قبل نہ صرف یہ سب کام کر لیے بلکہ بڑھئی کو بھی بلیرڈ روم میں کام پر لگا دیا اور مناظر پینٹ کرنے والے کو فارغ کر دیا۔ پینٹر صرف ایک کمرے کا فرش ہی خراب کر کے چلا گیا۔ سر تھامس کو امید تھی کہ ایک دو دن کے اندر اندر گھر میں موجود "Lovers' Vows" کی ہر غیر مجلد کاپی کو تلف کر دیا جائے گا، کیونکہ وہ نظر میں آنے والی ہر کاپی کو نذر آتش کرتا جا رہا تھا۔[۲۲]

اس پیراگراف کا انداز بہت زوردار ہے۔ اگر ہم رائے قائم کریں کہ سر تھامس برٹرام نے اپنی انٹیگا والی جاگیر [illegible] "Mansfield Park" [illegible] خرابیاں تھیں [illegible] معاشی بدحالی، غلامی اور فرانس کے ساتھ مقابلہ بازی۔[۲۳] سر تھامس اسے ٹھیک کرنے اور [illegible] جاگیر پر حکومت کرنے جیسا ہے۔ ایک کی پیداواریت اور دوسرے کی منضبط کرنے والی سرگرمیاں ہی مقامی سکون اور پرکشش ہم آہنگی کو یقینی بناتی ہیں۔

تاہم پوری طرح محفوظ ہو سکنے سے پہلے فینی کو آنے والے عمل میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لینا پڑتا ہے۔ ایک خوفزدہ اور زد پذیر رشتہ دار سے درجہ بدرجہ تبدیل ہو کر وہ مینز فیلڈ پارک میں برٹرام گھرانے کی ایک براہ

فعال رکن بن جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آسٹن نے اس کے لیے کتاب کا وہ حصہ مختص کیا جس میں نہ صرف ایڈمنڈ اور میری کرافورڈ کے معاشقے کی ناکامی، جولیا اور ہنری کرافورڈ کی بے راہ روی، بلکہ فینی پرائس کا اپنے پورٹس ماؤتھ والے گھر کو دوبارہ دریافت اور مسترد کرنا، ٹام برٹرام (سب سے بڑا بیٹا) کا زخمی اور معذور ہونا اور ولیم پرائس کے بحری کیریئر کا افتتاح بھی شامل ہے۔ رشتوں اور واقعات کے اس سارے مجموعے کا عروج فینی کے ساتھ ایڈمنڈ کی شادی ہے۔ برٹرام گھرانے میں اس کی جگہ سوزن پرائس نے لے لی ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا مبالغہ آرائی نہیں کہ "Mansfield Park" سے متعلق اختتامی صفحات [illegible] کے قلب میں موجود ایک غیر فطری (یا کم از کم غیر منطقی) اصول کی مدح سرائی ہیں۔

آسٹن نے دو دیگر معاملات پر بھی بات کی جن کا [illegible] ہے۔ [illegible] احساس ہے کہ "گھر" کیا ہوتا ہے؛ پورٹس ماؤتھ واپس جانے پر جب وہ سامان چیک کرتی ہے تو یہ محض جگہ (سپیس) میں توسیع کا معاملہ نہیں۔

> فینی تقریباً دم بخود رہ گئی۔ گھر کا چھوٹا پن اور دیواروں کا پتلا پن ہر چیز کو اس کے اتنے قریب لے آیا کہ سفر کی تھکن بڑھ گئی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ سب کچھ کیسے برداشت کرے۔ کمرے کے اندر سب کچھ کافی پرسکون تھا، کیونکہ سوزن دوسروں کے ساتھ چلی گئی تھی اور اب کمرے میں صرف وہ اور اس کا باپ رہ گئے تھے۔ باپ نے ایک پڑوسی سے مستعار لیا ہوا اخبار نکالا اور اسے پڑھنے میں محو ہو گیا۔ تنہا موم بتی اس کے اور اخبار کے درمیان میں رکھی تھی۔ اسے فینی کے وہاں موجود ہونے کا احساس بھی نہ رہا۔ لیکن فینی کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا؛ وہ حیران و پریشان، شکستہ اور دکھی حالت میں بیٹھی غور و فکر کرتی رہی۔
>
> وہ گھر میں تھی۔ لیکن افسوس! یہ ایسا گھر نہ تھا، اسے ایسا استقبال نہیں ملا تھا۔ اس نے خود پر نظر ڈالی: وہ غیر موزوں نہیں تھی..... شاید ایک دو دن میں کچھ فرق پڑ جاتا۔ قصور اس کا اپنا ہی تھا۔ تاہم، اس نے سوچا کہ مینسفیلڈ میں ایسا نہ ہوتا۔ نہیں، اس کے چچا کے گھر میں اوقات اور موسموں کا خیال رکھا جاتا تھا، وہاں باقاعدگی، خوش اطواری اور ہر کسی کے لیے فکر مندی تھی۔
>
> یہ سب کچھ یہاں نہیں تھا۔[40]

اس قدر تنگ جگہ پر آپ واضح طور پر دیکھ یا سوچ نہیں سکتے؛ آپ موزوں قسم کی باقاعدگی یا توجہ نہیں مل سکتی۔ آسٹن کے بیان کی باریک بینی (تنہا موم بتی اس کے اور اخبار کے درمیان میں رکھی تھی۔ اسے فینی کے وہاں موجود ہونے کا احساس بھی نہ رہا) دو ٹوک انداز میں غیر سماجی رویے، تنہائی اور تخفیف شدہ آگاہی کے خطرات پیش کرتی ہے جن کا ازالہ بڑی اور بہتر انداز میں انتظام کردہ جگہوں پر ہو جاتا ہے۔

[illegible] (پورٹس ماؤتھ اور مینسفیلڈ پارک کے درمیان [illegible]) [illegible]

[illegible] جنوبی امریکہ (بالخصوص [illegible]) [illegible] کو ان سرگرمیوں کے بارے میں مبہم معلومات [illegible] کا احساس ہمہ وقتی انگلینڈ میں خاصا عام تھا۔ [illegible] اور سر برٹرام کا وہاں [illegible]

[illegible]

[illegible] (تقریباً 1830 [illegible]) [illegible] ان کا لوٹ مار پر مائل ہونا تھا کہ [illegible] اور انتظام پر بہت کم توجہ دی گئی۔ [illegible] کچھ حد تک فرانس بھی اپنی ایمپائرز کو طویل المدت اور منفع بخش بنانا چاہتے تھے اور اس کی خاطر [illegible]

[illegible] Antilles [illegible] اینگلو-فرانسیسی نوآبادیاتی مقابلے [illegible] فرانس سے انقلابی خیالات وہاں برآمد ہو رہے تھے اور برطانوی منافعوں

میں متواتر کمی آ رہی تھی [illegible]

باہر غلام بغاوتیں فرانس کو مفلوج اور برطانوی مفادات میں دخل اندازی پر مجبور کر رہی تھیں۔

"Mansfield park" میں ان میں سے متعدد رجحانات کا احاطہ کیا گیا [illegible] جو ان نو آبادیوں کو مکمل طور پر میٹروپولس کی ماتحتی میں لاتا تھا۔ مینز فیلڈ پارک سے غیر حاضر سر تھامس کو اینٹیگا میں حاضر نہیں دکھایا گیا۔ جان سٹوارٹ مل کی "Principles of Political Economy" [illegible] کے ہاں اینٹیگا کے اس استعمال پر روشنی ڈالتا ہے

> ان کو بمشکل ہی (دیگر ممالک کے ساتھ اشیا کا تبادلہ کرنے [illegible]) [illegible]
> بلکہ انہیں ایک کافی بڑی کمیونٹی کی زیر ملکیت بیرونی زرعی یا [illegible]
> مناسب ہو گا۔ مثلاً ویسٹ انڈیز میں ہماری نو آبادیوں کو اپنے پیداواری سرمائے [illegible]
> ممالک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ وہ ایسے مقامات ہیں جہاں انگلینڈ کے [illegible] کافی اور چند دیگر
> حاری اجناس کی پیداوار لینا زیادہ آسان خیال کرتا [illegible] کیا تمام سرمایہ انگلش سرمایہ
> ہے، تقریباً ساری صنعت انگلش استعمال میں [illegible] کسی بھی چیز کی
> بہت کم پیداوار ہوتی ہے اور ان سب کو [illegible]
> دیسی باشندوں کو دی جاتی ہیں [illegible]
> ہے۔ ویسٹ انڈیز کے ساتھ تجارت کو ایک بیرونی تجارت قرار دینا مشکل ہے۔ یہ شہر
> گاؤں کے درمیان تبادلے کے زیادہ قریب ہے۔"

اینٹیگا کچھ حد تک لندن اور پورٹسماؤتھ جیسا ہے۔ مینز فیلڈ پارک جیسی ایک دیہی جاگیر کی نسبت ایک کم قابل خواہش جگہ [illegible] ہر طرح کوئی شخص [illegible] اور ناظر تھی [illegible] تبدیل شدہ بیان کرتی ہے۔ لیکن یہ "اضافی" کیوں ہے؟ آخری ابواب میں آسٹن نے ہمیں واضح انداز میں بتایا کہ وہ چاہتی ہے کہ "بہت بڑی غلطی [illegible]"

ان کی تعبیر یوں کی جا سکتی ہے [illegible] اب انہیں راحت [illegible] در اصل آسٹن [illegible] یہ کافی آگے چلی گئی ہے اور اب اسے اپنے مقصد تک پہنچانے کی ضرورت ہے [illegible]

کتاب ہر کوئی آرام سے [illegible] ادھر ادھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں۔ سر تھامس پہلی بار اور اک [illegible] نظر انداز ہو گیا تھا۔ اس نے یہ چیز بے نام بیرونی قوتوں کے ذریعے [illegible] کی مثال۔ غور کریں کہ کیسے یہاں بیرونی اور اندرونی کی دلچسپ ادلا [illegible]

> [illegible]
> [illegible] یاد و تر یہ اثرات زائل کر دیتا۔[47]

[illegible] مینز فیلڈ پارک میں دیا اور کام پر لگایا گیا۔ اکیلے ان دونوں میں سے کوئی بھی [illegible] کی ضرورت تھی۔ لیکن بیرون سے اندرون میں لائی گئیں یہ تمام چیزیں [illegible] کو راحت ملتی ہے لیکن عارضی [illegible] آخر میں تبادل کے طور پر لایا جاتا ہے۔[48]

[illegible] تعلقات کو اس کی مادی بنیادوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا [illegible] آسٹن تو تیق کے جغرافیائی عمل کو بار بار دہراتی ہے اور یہ عمل [illegible] توثیق (جیسا کہ Gallagher ہمیں یاد دلاتا ہے) چاہے نو آبادیاتی [illegible] کی مگر اس کی قابل خواہش حیثیت کسی نہ کسی انداز میں عموماً قبول ہوتی۔ [illegible] ناقد اس عمل کو بھول یا نظر انداز کر گئے۔ لیکن [illegible] کیا جا رہا ہے اور کس نکتہ نظر سے کیا جا رہا ہے۔ سوال صرف تکنیک کے طریقے اور آسٹن کی اخلاقیات اور اس کی سماجی بنیادوں کو مربوط کرنے کا ہی نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ اس میں کیا پڑھا جائے۔

[illegible] سر سری تذکروں سے پوری ہوتی ہیں۔ "وہ" "وہاں باہر" ایک وقعت کے نمائندہ ہیں جو "یہاں" "ایک اہم فعالیت کو پیش کرتے ہیں۔ تاہم "بیرون ملک" کی ان علامات میں ایک بھرپور اور پیچیدہ تاریخ شامل ہے جس نے تب کے بعد ایسی حیثیت حاصل کر لی ہے کہ برٹرام فیملی اور

خود آسٹن جیسے بھی اسے نہ پہچان پائیں گے۔

[illegible] حیثیت میں سرتھامس کا کاشت [illegible] ہونا اس کے [illegible] وقت میں تخفیف منعکس کرتا ہے۔ Lowell Ragatz کی کلاسیک "The Fall of the Planter Class in the British Caribbean, 1763-1833" (۱۹۲۸ء) میں یہ رجحان براہ راست نظر آتا ہے۔ لیکن کیا جو چیز آسٹن کے [illegible] ہے [illegible] سو سال بعد Ragatz نے [illegible] میں پیش کیا؟ یا 1814 میں ایک عظیم ناول [illegible] خاموشی [illegible] صدی بعد [illegible] ہم [illegible] خیال قائم کر سکتے ہیں کہ تفسیر کا عمل مکمل ہو گیا یا کیا یہ نیا مواد سامنے آنے پر جاری رہے گا؟

اپنی تمام تر تحقیق کے باوجود Ragatz اب بھی "نیگرو نسل" کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل بیان کرتا [illegible] "... چوری کرتا تھا، جھوٹ بولتا تھا، وہ سادہ، متشکک، غیر مستعد، غیر ذمہ دار، کاہل، توہم پرست اور جنسی تعلقات میں غیر منضبط تھا۔" اس قسم کی "تاریخ" نے ایرک ولیمز اور سی ایل آر جیمز اور حال ہی میں [illegible] (The Overthrow of Colonial Slavery 1776 1848) [illegible] نظر ثانی پر مشتمل کام [illegible] پالیسی [illegible] رہیں جس کا مخصوص سیاسی مفادات سے اصل رابطہ ختم ہو گیا لیکن جس کے اثرات عشروں بعد تک جاری رہے۔

اس دور کے سیاسی اور اخلاقی نظریات کو اقتصادی ترقی کے ساتھ قریبی تعلق میں رکھ کر دیکھنا چاہیے......

ایک فرسودہ ہو چکی دلچسپی ایک تاخیری اور انتشاری اثر ڈالتی ہے جس کی وضاحت صرف ماضی میں اس کی فراہم کردہ طاقتور خدمات کے ذریعے کی جا سکتی ہے......

یہ دلچسپیاں ختم ہو جانے کے طویل عرصہ بعد بھی ان پر تعمیر ہونے والے نظریات قائم رہے اور اپنی پرانی ضرر رسانی جاری رکھی۔

ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ چونکہ "Mansfield Park" ایک ناول ہے [illegible] تاریخ [illegible] اس کے رشتے بے اثر ہیں۔ میرے خیال میں ناول اندرون ملک سامراجی ثقافت کی کشادہ وسعت میں در آتا ہے جس کے بغیر برطانیہ کا بعد میں علاقے حاصل کرنا ممکن نہ ہوتا۔

جین آسٹن کا مطالعہ کرنے میں ایک پیراڈاکس موجود ہے جسے میں نے اجاگر کیا لیکن کسی بھی طرح حل [illegible] شہادت کے مطابق [illegible] غلام [illegible] کافی [illegible] تھے۔ اور آسٹن اور اس [illegible] میں ہمیں معلوم [illegible] میں سے [illegible] غلامی [illegible]

[illegible] کو یاد دلاتی ہے کہ سرتھامس سے غلاموں کی تجارت کے متعلق سوال [illegible] جیسے وہ کہنا چاہ رہی ہو کہ ان دونوں دنیاؤں کے درمیان کوئی [illegible] نہیں آپس میں منسلک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ بات درست ہے۔ لیکن [illegible]

[illegible] کے ناولوں کو جمالیاتی [illegible] "Mansfield Park" [illegible] شعور [illegible] طویل [illegible] سادہ اور ان گھڑ انداز میں دہرا تا ہی نہیں۔

III- ایمپائر کی ثقافتی سالمیت

انیسویں صدی کے وسط سے پہلے تک مینسفیلڈ پارک (ناول اور مقام) اور ایک سمندر پار علاقے کے [illegible] نپولین سے پہلے [illegible] Tzvetan Todorov کی "Nous et les autres" [illegible] اس کی [illegible] یا ادب یا تو خصوصی شعبوں سے متعلق [illegible] کے متعلق ایبے رینال کی مشہور رپورٹ میں یا پھر کسی ایسی صنف سخن (مثلاً اخلاقی مباحث) سے تعلق رکھتا تھا جس میں قومیت، غلامی یا کرپشن جیسے مسائل کو نوع انسانی کے بارے میں عمومی دلیل کے طور پر استعمال کیا گیا [illegible] اور [illegible] کی زبردست مثالیں ہیں۔ [illegible] اور روماننک کے طور پر شاطوبریاں (Chateaubriand) [illegible] "René" [illegible] "Atala" میں [illegible] علاوہ ازیں امریکی اور مشرق قریب کی زندگی کے متعلق اس کے بیانات اس قدر غیر روایتی ہیں کہ ان کی [illegible]

[illegible] محدود اور تخصیص کار پر مبنی ادبی یا ثقافتی دلچسپی

[illegible] ہے جیسا کہ [illegible] مشرق [illegible] ملتا ہے۔ 1830ء میں [illegible] [illegible] شاندار [illegible] مختصر [illegible] تھیں، [illegible] مشہور مثال Abbe Poiret کی "Lettres de Barbarie" (1785ء) ہے جو ایک فرانسیسی اور مسلم افریقیوں کے درمیان رومانوی کو بیان کرتی ہے۔ فرانسیسی سامراجیت کا [illegible] Girardet [illegible] 1815ء، 1870ء [illegible] [illegible] اندرون ملک زندہ رکھنے کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ [illegible] Girardet فرانسیسی "ڈیپارٹمنٹل نکتہ نظر" جیسی کوئی چیز شناخت نہیں [illegible]

فرانس کی ادبی ثقافت کے بارے میں غلط تاثر [illegible] تضادات کا ایک سلسلہ قابل ذکر ہے۔ سمندر پار دلچسپیوں کے بارے میں انگلینڈ کی وسیع [illegible] آسانی قابل رسائی آگاہی کا فرانسیسی میں کوئی [illegible] تذکرہ کرتے ہوئے [illegible] [illegible] سمندر پار معاملات [illegible] بیرون ملک [illegible] فرانسیسی جذبے کی تجسیم [illegible] (مثلاً [illegible]) جو ایک فاتح (جیسا کہ مصر میں) سے زیادہ [illegible] کی ذات بطور ماسک کام کرتی ہے اور اس کے پیچھے سے تخیلات [illegible] کیریئر پر فرانسیسی ورومی ناولوں کے ہیروز کے زبردست اثرات کا بخوبی [illegible] اوائل میں کورسیکائی نپولین ایک قطعی نرالا رنگ بھی رکھتا ہے۔

ستاں دال کے نوجوان اس کے بغیر نا قابل فہم ہیں۔ "سرخ وسیاہ" میں جولیان سورل مکمل طور پر [illegible] کی تحریر (بالخصوص سینٹ ہیلینا کی یادداشتیں) کے زیر اثر ہے [illegible] تمام تر تحقیق بڑھتی عظمت [illegible] شجاعت اور [illegible] معمولی موڑ رکھتی ہے [illegible] ایک ایسے دور کے فرانس میں جب عامیانہ پن اور سازباز پر مبنی رد عمل [illegible] [illegible] اس قدر [illegible]

براہ راست کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ درحقیقت فرانس سے باہر کی دنیا کا واحد حوالہ اس وقت ملتا ہے جب میتھلڈ نے جولیان سے محبت کا اقرارنامہ بھیج دیا اور ستاں دال نے اس کی پیرس والی ذات کو الجیریا کے بحری سفر کی نسبت زیادہ خطرے والا بتایا۔ تب 1830ء میں عین اس وقت جب فرانس نے اپنا اہم امپیریل صوبہ حاصل کیا، تو ستاں دال کے ہاں اس کا ذکر ایک خطرناک، اچانک واقعے کے طور پر اور نپی تلی لاپروائی کے ساتھ آیا۔ یہ نمایاں طور پر آئرلینڈ، ہندوستان اور امریکہ کے آسان ذکر سے مختلف ہے جو اسی عہد کے برطانوی ادب میں جا بجا ملتا ہے۔

ثقافتی طور پر چیزوں کو اپنانے والی فرانسیسی سامراجیت کے لیے دوسرا وسیلہ نئی اور کافی پرشکوہ سائنسوں کا [illegible] ہے جنہیں نپولین کی سمندر پار مہمات کے ذریعے وقعت ملی۔ یہ چیز انگلینڈ کی غیر ماہرانہ اور بھونڈی عقلی [illegible] کے برخلاف فرانسیسی علم کے سماجی ڈھانچے کی کامل عکاسی کرتی ہے۔ پیرس میں عظیم تعلیمی ادارے ([illegible] نے فروغ دیا) علم الآثار قدیمہ، لسانیات، تاریخ نگاری، مستشرقیت اور تجرباتی حیاتیات کے عروج میں ایک غالب اثر رکھتے ہیں۔ روایتی طور پر ناول نگار مشرق، ہندوستان اور افریقہ کے بارے میں علمی اعتبار سے منضبط الفاظ میں ذکر کرتے ہیں [illegible] مثلاً بالزاک La Peau de chagrin یا La Cousine Bette میں۔ ان کی علمیت اور ماہرانہ رائے کی چمک دمک قطعی غیر انگلش ہے۔ بیرون ملک مقیم برطانویوں لیڈی وورٹلے سے لے کر ویبز تک [illegible] کی تحریروں میں آپ کو سرسری مشاہدے پر مبنی الفاظ ملتے ہیں؛ اور نوآبادیات کے ماہرین (جیسے رچرڈ برٹن، سر [illegible] اور [illegible]) کے ہاں ایک مطالعاتی مگر بنیادی طور پر غیر اکتسابی اور غیر سرکاری رویہ پایا جاتا ہے۔ انتظامی یا سرکاری نثر میں [illegible] جس کی ایک مشہور مثال 1835ء میں مکاؤلی کی "Minute on Indian Education" ہے [illegible] ایک تحوت پسند مگر بدستور تبدیلی کو ماننے سے ذاتی سا انکار موجود ہے۔ اوائل انیسویں صدی کی فرانسیسی ثقافت میں ایسی صورت حال شاذ ہی ملتی ہے جہاں اکیڈمی اور پیرس کی سرکاری شان و شوکت بربولے گئے جملے کی صورت گری کرتی ہے۔

[illegible] کی حدود سے باہر کی چیز کو سرسری گفتگو میں بھی پیش کرنے کی قوت کا [illegible] ایک سامراجی معاشرے میں ہے، اور یہ قوت "خام" یا قدیمی دنیا کو یورپی کہانی اور رسمی جملوں (یا فرانس کے معاملے میں قواعد وضوابط) کو مقامی دستوروں میں نئے سرے سے ڈھالنے کی منطقی صورت اختیار کرتی [illegible] یہ چیزیں کسی ذیلی افریقی، ہندوستانی یا اسلامی قارئین کو خوش یا مائل کرنے کی خاطر نہیں تھیں: [illegible] دراصل نہایت زوردار مثالوں میں دیسی لوگوں کی خاموشی کا نتیجہ تھیں۔ جب میٹروپولیٹن یورپ سے باہر کی چیزوں کا معاملہ آیا تو فنون اور پیش کاری کے علوم [illegible] ایک طرف فکشن، تاریخ اور سفرنامے، جبکہ دوسری طرف سماجیات، انتظامی یا بیوروکریٹک تحریریں، علم اللسان، نسلی تھیوری [illegible] نے غیر یورپی دنیا کو پیش کاری میں

[illegible] لیے یورپی طاقتوں پر [illegible] کر قبضہ قائم رکھنے میں بہتر تھا۔ فلپ کرٹن کی دو جلدوں پر مشتمل "Image of Africa" اور برنارڈ سمتھ کی "European Vision and the South Pacific" شاید دستیاب بیانیے کا مفصل ترین تجزیہ ہیں۔ [illegible] صدی کے وسط میں افریقہ سے متعلق لکھتے وقت [illegible] نے اپنے [illegible] میں ایک [illegible] کردار نگاری کی:

> افریقی مہم جوئی اور تسخیر کا ادب بھی ان مہمات جتنا ہی وسیع اور متنوع ہے۔ [illegible] غیر معمولی مستثنیات کو چھوڑ کر تمام ریکارڈز ایک ہی غالبانہ طرز عمل سے [illegible] روزنامچے ہیں جنہوں نے افریقہ پر باہر سے پر عزم نظر ڈالی۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ ان میں سے متعدد سے اس کے برعکس کی توقع کی جا سکتی تھی۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ ان کے مشاہدے کا معیار مقرر کی ہوئی حدود کے اندر ہی تھا، اور آج انہیں پڑھتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے۔ اگر انہوں نے خود کو معلوم افریقیوں کے ذہنوں اور افعال کو سمجھنے کی کوشش کی بھی تو محض سرسری [illegible] اور تقریباً کبھی قائل تھے کہ انہیں "قدیمی" انسان سے سامنا تھا، ایسی انسانیت سے جو آغاز تاریخ سے قبل تھی، ایسے معاشروں سے جو طلوع زماں میں ہی پھنس کر رہ گئے۔ یہ نقطہ نظر یورپ کی طاقت اور دولت کی زبردست توسیع، اس کی سیاسی قوت اور لچک داری اور لطافت، خود کو خدا کا منتخب کردہ برا ملک سمجھنے پر یقین کے ساتھ ہم قدم تھا۔ دیگر حوالوں سے محترم کھوجیوں کی سوچ اور افعال ہنری سٹینلے جیسے افراد کی تحریروں یا سیسل روڈز اور اس کے معدنیات تلاش کرنے والے ایجنٹوں کی کارروائیوں میں دیکھے جا سکتے ہیں کیونکہ انہیں خود کو اپنے افریقی دوستوں کے ایمان دار حلیفوں کے طور پر پیش کرتا تھا جب تک کہ معاہدے نافذ العمل رہتے جن کے ذریعے حکومتیں ایک دوسرے پر "موثر قبضہ" ثابت کر سکی تھیں۔[۵۵]

تمام ثقافتیں غیر ملکی ثقافتوں کو ان [illegible] میں بیان کرنے پر [illegible] ہوتی ہیں تا [illegible] اور [illegible] سے ان پر اختیار بھی حاصل کر سکیں۔ تاہم بھی ثقافتیں [illegible] ثقافتوں [illegible] کرتیں۔ مجھے یقین ہے کہ [illegible] جدید مغربی ثقافتوں کا ہی طرۂ امتیاز رہے۔ اس سے [illegible] مغربی [illegible] غیر یورپی دنیا سے متعلق بیانات کو ان سے ظاہر ہونے والی سیاسی طاقت کا [illegible] جیسے انیسویں صدی کے اواخر کے آرنلڈ یا [illegible] وسط انیسویں صدی [illegible] مقامات کی تصویر کشی ہی نہیں کرتے۔ انہوں نے ان پر بیانیے کی تنقید اور تاریخی و تحقیقی [illegible] رینان، چارلس ملر، ڈاروِن، ہنجمن کِڈ، ایمر ڈی واٹل جیسے مفکرین کے مثبت نظریات استعمال کرتے ہوئے

[illegible] یورپی ثقافت میں جوہر پسند نکتہ ہائے نظر (essentialist positions) [illegible] یورپ کو حکومت کرنی چاہیے نہ کہ ان پر حکومت کی جانی چاہیے۔ اور اہل یورپ [illegible]

[illegible] مواد کس قدر بھرپور اور اس کا اثر کتنا وسیع ہے۔ مثال کے طور پر [illegible] دنیا میں نسلی تصورات کی قوت سے متعلق [illegible] قوموں کی کمتری کے نظریات اور [illegible] انہیں پایا جاتا تھا۔ [illegible] جب یورپی طاقت [illegible] حاکمیت کا یقین دلایا۔

[illegible] ہندوستان کے لیے بنانے کے [illegible] متعلق [illegible]

[illegible] قدیم ہندوستان کی داستان نے بوکھلا دینے والا مغالطہ پیدا [illegible] تہذیب کی اعلیٰ اقدار کی توثیق کا معاملہ آیا تو ان میں سے کوئی بھی [illegible]

[illegible] Past and Present [illegible] سے متعلق کارلائل کے شاندار تجزیوں کا [illegible] بھی کبھار کی "گفتگو" سے کیا جائے تو وہ نہایت [illegible] برطانیہ میں نئی جان ڈالنے، اسے دوبارہ کام میں لگانے، نامیاتی روابط بنانے، کام، صنعتی اور سرمایہ دارانہ ترقی، کالوں کے بارے میں اعتقاد ہمیشہ کے لیے پست انسانی درجے کا [illegible] ہے۔ "The Nigger Question" میں کارلائل اس سلسلے میں کھل کر بات کرتا ہے:

> [illegible] کہ ان کے ویسٹ انڈیز میں کدوؤں کے علاوہ مسالے اور قابل قدر فصلیں

بھی اگائی جائیں، ویسٹ انڈیز بناتے وقت انہوں نے اتنا تو اعلان کیا ہی تھا ۔۔۔ وہ اور بھی کافی خواہش مند ہیں کہ ان کے ویسٹ انڈیز میں مخفی [illegible] سے والے کدوؤں پر دوڑتے پھریں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آفاقی دیوتاؤں نے ابدی ایکٹ آف پارلیمنٹ منظور کر کے ان دونوں چیزوں کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور تمام پارلیمنٹوں اور اداروں کی جانب سے آخر دم تک مخالفت ہونے کے باوجود وقوع پذیر ہو کر رہیں گی۔ Quashee اگر مسالے پیدا کرنے میں مدد نہیں دے گا تو دوبارہ غلام بنا لیا جائے گا (اور یہ حالت اس کی موجودہ حالت سے کچھ کم بدتر ہوگی) اور مہربان چابک سے اسے کام پر مجبور کیا جائے گا، کیونکہ دیگر طریقے [illegible]

کمتر انواع کو کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا گیا، جبکہ انگلینڈ روز افزوں وسعت اختیار کر رہا ہے، اس کی ثقافت اندرون ملک صنعت کاری پر انحصار کرنے کے بجائے بیرون ملک تجارت سے تحفظ یافتہ بن رہی ہے۔ [illegible] رتبہ "ابدی ایکٹ آف پارلیمنٹ" کے ذریعے متعین قرار دیا گیا ہے، چنانچہ اپنی مدد آپ، بہتری یا حتیٰ کہ برجستہ غلام سے بہتر کسی بھی چیز کا کوئی حقیقی موقع نہیں (اگرچہ کارلائل [illegible] کارلائل کی منطق اور رویے غلیظ [illegible] رویوں کو بیان کرتے ہیں جو چند عشرے پہلے کی جین آسٹن یا ایک عشرے بعد کے جان سٹوارٹ مل والے رویوں سے زیادہ مختلف نہیں ہیں۔

مشابہتیں بین ہیں، اور افراد کے درمیان اختلافات بھی اتنے ہی بڑے ہیں، کیونکہ ثقافت کے سارے وجوہ سے [illegible] نہیں کرتے جو خیالاتی، جمالیاتی، جغرافیائی، اقتصادی اعتبار سے [illegible] کوئی اور ہو۔ بلاشبہ یہ غلبے کا ٹھوس مفہوم ہے جس کا دوسرا پہلو پیداواریت ہے۔ کارلائل کا Quashee ہر تھامس اینجل [illegible] کارلائل کی نظر میں Quasheo کا خاموشی سے [illegible] ہے تاکہ برطانوی معیشت اور تجارت کا پہیہ چلتا رہے۔

اس موضوع پر کارلائل کی تحریر کے متعلق دوسری قابل ذکر بات اس کا مبہم یا ڈھکا چھپا ہونا ہے۔ وہ کالوں کے بارے میں جو بھی رائے رکھتا ہے کہہ دیتا ہے، اور وہ اپنے ذہن میں موجود خدشات [illegible] متعلق بھی کھل کر بات کرتا ہے۔ کارلائل نے قطعی عمومی انداز میں بات کی۔ اس میں نسلوں، لوگوں، ثقافتوں کے جوہر کے بارے میں غیر متزلزل قطعیت پائی جاتی ہے، اور وہ ان چیزوں کے بارے میں صراحت کی بہت کم ضرورت محسوس کرتا ہے کیونکہ قارئین ان سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ [illegible]

فراہم کرتا ہے: عالمی، جامع اور اس قدر وسیع سماجی سند کے ساتھ کہ قوم سے یا اس کے بارے میں بات کرنے والے ہر شخص کے لیے قابل رسائی ہو۔ یہ لنگوا فرانکا انگلینڈ کو ایک ایسی دنیا کے محور میں رکھتی ہے جو اسی کی طاقت سے مغلوب، اسی کے نظریات اور ثقافت سے پرنور ہے اور جسے اسی کے اخلاقی اساتذہ، آرٹسٹوں اور قانون سازوں کے رویوں نے پیداوار رویے کا اہل بنا رکھا ہے۔

1830 کی دہائی میں مکالی اور پھر چار عشرے بعد کافی حد تک اسی صورت میں رسکن کے ہاں ہمیں بھی [illegible] 1870 میں [illegible]

رسکن کی تحریروں کے مستند Cook and Weddenburn ایڈیشن میں اس اقتباس کا ایک حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔ رسکن نے اسے اپنی تمام تعلیمات میں "سب سے بھرپور اور اساسی" قرار دیا تھا۔[37]

> [illegible] انگلینڈ کی آج تک کسی قوم کو اتنا [illegible] اب بھی خدا کی نظر ہے [illegible] شمالی خون پر مشتمل نسل [illegible] نہیں ہوئے، بلکہ اب بھی حکومت [illegible] ذہب [illegible] انہیں چند صدیاں گئی ہیں، اور [illegible] آمدورفت نے ہمیں [illegible] کو واحد بادشاہت بنانے کے قابل [illegible] کیا اس میں کوئی بادشاہ ہونا چاہیے اور کیا [illegible] Belial اور Mammon [illegible]

"Vexilla regis prodeunt" — جی ہاں، مگر کون بادشاہ؟ تحریک کے دو منبے موجود ہیں۔ ہم آسمانی آگ میں تیرتے ہوئے زنگی سونے کے غلاف میں لپٹے ہوئے دور ترین جزیرے پر [illegible] [illegible] واقعی ہمارے لیے مہربان عظمت کا ایک راستہ کھلا ہے جو اس سے قبل [illegible] کو پیش نہیں کیا گیا۔ اور اس ملک کے بارے میں کہا جا سکتا ہے Fece per viltate il gran rifiuto۔ کہ تاج کا یہ استرداد ساری معلوم تاریخ کی نسبت کہیں زیادہ شرمناک اور نہایت بے وقت ہوگا۔ اور اس کے لیے یہی کرنا یا پھر نابود ہو جانا لازمی ہے۔ اسے جس قدر ممکن ہو دوری تک اور [illegible] کے ساتھ نوآبادیاں تلاش کرنا ہوں گی جنھیں پا سکے آنے والی تمام مفید غیر آباد زمین پر قبضہ جمانا اور نوآبادکاروں کو تعلیم دینا کہ ان کی سب سے بڑی نیکی اپنے ملک سے وفادار رہنا اور اولین مقصد زمین اور سمندر میں انگلینڈ کی طاقت کو بڑھانا ہے۔ اور یہ کہ وہ ایک دور دراز زمین پر رہنے کے باوجود خود کو وطن سے کٹا ہوا نہ سمجھیں، بالکل بحریہ والوں کی طرح جو دور دراز لہروں پر تیرتے [illegible] ہیں۔ چنانچہ یہ نوآبادیاں [illegible] قیادت ولڈ سے کے جہازوں کے بجائے کھیتوں اور گلیوں پر ہو۔ [illegible] سے امید رکھے کہ وہ اپنا فریضہ ادا کرے گا۔ اس فریضے کی ادائیگی جنگ کے ساتھ ساتھ امن کے زمانے میں بھی ضروری ہے اور اگر ہم تھوڑے سے معاوضے پر ایسے آدمی حاصل کر سکیں جو انگلینڈ کی محبت میں خود کو توپوں کے سامنے پیش کر سکیں تو ہمیں ایسے لوگ بھی مل جائیں گے جو انگلینڈ کی خاطر ہل چلائیں اور بیج بوئیں گے، جو راست روی اور مہربانی کی روش اپنائیں، جو اپنے بچوں کو انگلینڈ سے محبت کرنا سکھائیں اور جو انگلینڈ کی عظمت پر خوش ہوں۔ لیکن ان لوگوں سے یہ کام لینے کے لیے انگلینڈ کو اپنی شان و شوکت بے داغ بنانا ہوگی، اور انھیں اپنے وطن کی سوچ دینا ہوگی جس پر وہ فخر کریں۔ انگلینڈ کو نصف کرۂ ارض کی مجبوری بننا ہے، یہ محض راکھ کا ڈھیر بن کر نہیں رہ سکتی کہ جسے متحارب مٹھی بھر لوگ روندتے پھریں۔ اسے پھر وہی انگلینڈ بننا ہوگا جو وہ ماضی میں ہوا کرتا تھا۔ اور تمام خوب صورت طریقوں سے اتنا خوش، اتنا الگ تھلگ اور اتنا پاکیزہ بننا ہوگا کہ اس کے پاک آسمانوں میں ہر ستارہ دمکتا نظر آئے اور اس کے منظم لہلہاتے کھیتوں میں ہر پودا شبنم سے فیض یاب ہو، اور مسحور کن باغات کی سرسبز روشوں میں سورج کی بیٹی سرسی (Circe) انسانی فنون کی راہنمائی کرے، اور دور دراز ملکوں کا الوہی علم جمع کرے، وحشیوں کو انسانیت کی جانب لائے اور مایوسی سے نکال کر سکون میں [illegible] ہے۔"

رسکن کی اگر تمام تحریریں نہیں تو زیادہ تر بحثیں اس اقتباس سے [illegible] ہیں۔ تاہم [illegible]

بھی صاف الفاظ میں بات کی، اس کا مفہوم دو ٹوک انداز میں مستنبط کیا جا سکتا ہے۔ انگلینڈ کو دنیا پر راج کرنا ہے [illegible] یہ بہترین ہے، اسے طاقت سے کام لینا چاہیے، اس کے سامراجی مدمقابل بے وقعت ہیں، اس کی نوآبادیوں کو بڑھنا، پھلنا پھولنا، اس کے ساتھ منسلک رہنا ہے۔ حوصلہ افزائی کے لیے رسکن کی کہی ہوئی باتوں میں سب سے زوردار بات یہ ہے کہ وہ نہ صرف ان باتوں پر پوری طرح یقین رکھتا، بلکہ دنیا پر برطانوی غلبے سے متعلق [illegible] دوسرے پر بھی۔ سیاسی اور سامراجی پہلو جمالیاتی اور اخلاقی پہلو کی ضمانت دیتا ہے۔ [illegible] سامراجی جزیرہ، ساری دنیا کے لیے سرچشمۂ نور، اس کے نوجوان نوآبادکار جنھیں جن کا اولین مقصد سمندر اور زمین کے ذریعے انگلینڈ کی طاقت کو فروغ دینا ہو، چونکہ انگلینڈ کو ایسا کرنا یا نابود ہو [illegible] اور ثقافت (رسکن کے خیال میں) زبردستی لاگو کی گئی استعماریت پر منحصر ہے۔

اٹھارھویں صدی کی تقریباً سبھی تحریروں میں یہ خیالات ملتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کو نظر انداز کر دینا [illegible] بیان کرنے کے مترادف ہے۔ جب بھی کسی ثقافتی ہیئت یا دستور نے [illegible] تحریربازی ہی نہیں تھی، بلکہ اپنی اقوام کی حقیقی اور بڑھتی ہوئی عالمی رسائی سے [illegible] درست مطابقت رکھتی تھی۔ رسکن کے ہم عصر ٹینی سن سے متعلق ایک نہایت کٹیلے مضمون اور سامراجیت پر "The Idylls of King" میں وی جی کیرنان نے سمندر پار برطانوی مہمات کی حیرت انگیز [illegible] ان سبھی کے نتیجے میں علاقہ حاصل ہوا یا سلطنت کو مزید استحکام ملا۔ ٹینی سن نے یہ واقعات [illegible] (کبھی کبھی رشتے داروں کے توسط سے بھی)۔ چونکہ یہ فہرست رسکن کے دور حیات سے [illegible] اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

1839-42ء	چین میں پوست کی جنگیں
1840ء کی دہائی	جنوبی افریقہ کے کافروں (Kaffirs)، نیوزی لینڈ کے ماؤرس کے خلاف جنگیں، پنجاب کی تسخیر
1854-6ء	کریمیائی جنگ
1854ء	زیریں برما کی تسخیر
1856-60ء	دوسری چینی جنگ
1857ء	فارس پر حملہ
1857-8ء	بغاوت ہند کی سرکوبی

1865ء	جمیکا میں [illegible]
1866ء	اہل فینیائی مہم
1870ء	کینیڈا میں فینیائی توسیع کو روکنا
1871ء	ماؤری مزاحمت کا خاتمہ
1874ء	مغربی افریقہ میں اشانٹیوں کے خلاف فیصلہ کن مہم
1881ء	مصر کی تسخیر[50]

رسکن، ٹینی سن، میریڈتھ، ڈکنز، آرنلڈ، ٹھیکرے، جارج ایلیٹ، کارلائل، [illegible] اہل قلم نے برطانوی طاقت کا ایک زبردست بین الاقوامی منظر [illegible] کسی طرح خود کو اس طاقت کے ساتھ شناخت [illegible] متعلق [illegible] طریقوں سے برطانیہ کے ساتھ شناخت کر چکے تھے۔ ثقافت، نظریات [illegible] آرٹ اور تعلیم کے متعلق بات کرتا، ان پر اثر انداز ہوتے یا عقلی زبانی طور [illegible] کوشش کرتا انہیں عالمی سطح پر منوانے کے لیے [illegible] ازم کا مقصد)، برطانوی تخیل [illegible]

[illegible] (عقلی، [illegible]) اور ان کے پاس نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ [illegible] سولھویں صدی کے اوائل میں بھی آپ کو یہ [illegible] متعلق برطانوی خیالات میں کافی رائج نظر آتی ہے۔ اسے اٹھارھویں صدی میں آسٹریلیا اور امریکہ کے سفید فام آبادکاروں کے متعلق آرا میں کارفرما ہوتا تھا (آسٹریلوی تو بیسویں صدی کے آغاز تک بدستور ایک کتہ [illegible] ہی رہے) اس نے اپنا دائرہ اثر درجہ بدرجہ بڑھایا اور انجام کار برطانوی ساحلوں سے پرے کی ساری دنیا کو شامل [illegible] متعلق ایک [illegible] معاشرے کے حاشیوں پر تمام غیر یورپی خطے، جن کے باشندے، معاشرے، تواریخ اور ہستیاں ایک غیر یورپی [illegible] رکھتی تھیں، یورپ کی اطاعت [illegible] جاری رکھا اور غیر یورپی کو اس طرح پیش کیا کہ کنٹرول برقرار رکھا جا سکے۔

فکر، آرٹ، ادب اور ثقافتی بیانیے کے معاملے میں یہ مماثلت اور گردش مانع یا کار دہی ہونے سے بہت [illegible] تھیں۔ ایک اہم محوری صداقت پر متواتر [illegible] ضرورت تھی۔ تبدیلی [illegible] متعلق

میٹروپول اور سمندر پار کے درمیان سلسلۂ مراتب کے حوالے سے ہے۔ یورپی۔ مغربی۔ مسیحی۔ مرد اور ان لوگوں کے درمیان جو جغرافیائی اور اخلاقی اعتبار سے یورپ سے پرے کی اقلیم (افریقہ، ایشیا، اور آئرلینڈ [illegible]) میں رہتے ہیں۔ [illegible] تعلق کی دونوں اطراف پر ایک شاندار تصریح جا رہی ہے، اور اس کا عمومی نتیجہ یہ ہے [illegible] کے باوجود دونوں کی شناخت کو تقویت ملتی ہے۔ سامراجیت کا بنیادی موضوع طے ہوتے ہی [illegible] مثلاً کارلائل جیسے صاف گو اہل قلم کے ہاں [illegible] اپنے [illegible] سے مقبول ہوتے ہوئے ثقافتی ورژن جمع کر لیتی ہے، اور ہر ایک ورژن کے اپنے اپنے زیر و بم، مسرتیں اور اوصاف ہوتے ہیں۔

معاصر ثقافتی نقاد کا مسئلہ انہیں ملا کر بامعنی صورت دینا ہے۔ یقیناً یہ درست ہے کہ (جیسے متعدد دانشوروں نے ثابت کیا) استعماریت، ایک جارحانہ، خود آگاہ سامراجی مشن کا ایک فعال شعور انیسویں صدی کے نصف آخر سے پہلے تک یورپی اہل قلم کے لیے قابل قبول نہیں بنا۔ اسے عموماً قبول کر لیا اور بطور حوالہ استعمال کیا گیا۔ (1860ء کی دہائی کے دوران انگلینڈ میں عموماً لفظ "امپیریلزم" کچھ ناگواری کے ساتھ فرانس کے لیے استعمال کیا گیا، ایک ایسے ملک کے طور پر جہاں شہنشاہ کی حکومت تھی)۔

لیکن انیسویں صدی کے اختتام پر اعلیٰ یا سرکاری ثقافت سامراجی قوتوں کی صورت گری میں اپنے کردار کی چھان بین سے بدستور بچی رہی اور سامراجیت کی وجوہ، فوائد یا برائیوں کا تجزیہ کرتے وقت ہمیشہ پراسرار طور پر اسے مستثنیٰ رکھا گیا۔ یہ میرے موضوع کا ایک مسحور کن پہلو ہے [illegible] کہ ثقافت اپنا کردار کسی نہ کسی طرح مستثنیٰ کر دیے جانے کے باوجود کس طرح سامراجیت میں حصہ دار بنتی ہے۔ مثلاً ہوبسن نے ناگواری کے ساتھ گڈنگز کے نہایت عمدہ نظریے، اخذ بہ ماضی رضا" (retrospective consent)[51] پر بات کی (یعنی یہ خیال کہ لوگ پہلے مطیع ہوتے اور پھر پیچھے کی جانب رجوع کر کے اپنی غلامی پر رضامند ہوتے ہیں)۔ لیکن ہوبسن اور گڈنگز جیسے لوگوں کو یہ خیال کہاں یا کیسے آیا کہ 1880ء کے بعد سلطنت کے لیے نظری توجیہ کے پرجوش حامیوں [illegible] فرانس میں لیرائے بیولیو، انگلینڈ میں سیلے [illegible] نے فروغ، زرخیزی اور توسیع کی تشبیہات سے بھرپور زبان استعمال کی جس کا ملکیت اور شناخت کی فطری علت کا ڈھانچہ، جس کا "ہم" اور "وہ" [illegible] ہے۔ کانگو اور مصر جیسی نو آبادیوں میں کونراڈ، راجر کیسمنٹ اور ولفرڈ سکاون بلنٹ جیسے لوگوں نے بدسلوکیوں اور سفید فاموں کی بلا روک ٹوک مطلق العنانیوں کو ریکارڈ کیا، جبکہ وطن میں لیرائے بیولیو بڑے پرجوش انداز میں نو آبادکاری کا جوہر بیان کرتا ہے......

سماجی نظام بھی خاندانی نظام جیسا ہے جس میں نہ صرف نسل بلکہ تعلیم بھی اہمیت کی حامل ہے......

یہ اس کی آنتوں سے نکلنے والی نئی پیداوار کو جانداری بخشتی ہے [illegible] انسانوں کی تشکیل کی طرح انسانی معاشروں کی تشکیل کو بھی محض اتفاق کے دھارے پر نہیں چھوڑ دینا چاہیے ..... چنانچہ [illegible] تجربے کی درس گاہ میں پہنچنے والا فن ہے [illegible] نوآبادکاری کا مقصد خوش [illegible] حالات میں ایک نیا معاشرہ [illegible]۔''

انیسویں صدی کے اواخر میں انگلینڈ میں سامراجیت کو بالعموم [illegible] بہتری کے لیے لازمی خیال کیا جاتا تھا؛ اور جیسا کہ بیڈن پاول کے لیے [illegible] اس کی بوائے سکاؤٹ تحریک کے ڈانڈے براہ راست سلطنت اور قوم کی صحت کے درمیان تلاش کیے جا سکتے ہیں (دہشت زنی، انحطاط اور نسلی معیار کا خوف)۔

چنانچہ [illegible] شعبوں میں جدید مطالعہ سے ایک مختصر تالیف کی کوشش کرتے ہیں۔ میری نظر میں یہ شعبے [illegible] سامراجیت'' کے مطالعے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسے منظم انداز میں یوں پیش کیا جا سکتا ہے۔

1۔ مغرب اور باقی دنیا کے درمیان بنیادی وجودیاتی امتیاز پر کوئی اختلاف رائے نہیں پایا جاتا۔ مغرب اور غیر مغربی علاقوں کے درمیان جغرافیائی اور ثقافتی سرحدیں اس قدر طاقتور انداز میں محسوس اور ادراک [illegible] اور انسانی مکان کے حوالے سے ریڈیکل انقطاع پایا جاتا ہے۔ چنانچہ مشرق، افریقہ، ہندوستان، آسٹریلیا مختلف انواع سے آباد ہوتے ہوئے بھی یورپ سے مغلوب ہیں۔

2۔ نسلیات کا شعبۂ تحقیق بننے پر [illegible] جیسا کہ شاکنگ نے بیان کیا اور لسانیات، نسلی تھیوری، تاریخی درجہ بندی میں بھی [illegible] تہذیب یافتہ لوگوں تک مختلف اور متعدد ارتقائی نظام مربوط ہوئے۔ Gobineau، [illegible] مرکزی اہمیت سے حامل ہیں۔ قدیمی، [illegible] سے تعلق رکھتی ہیں۔''

3 غیر مغربی دنیا پر مغرب کا فعال غلبہ (جو اب تاریخی تحقیق کی ایک [illegible]) [illegible] موزوں طور پر حاشیہ [illegible] ہے (مثلاً کے ایم پانیکر، Asia and Western Dominance، [illegible] Machines as the Measure of Men Science, Technology and Ideologies of Western Dominance'')۔ [illegible] سلطنتوں نے عظیم جغرافیائی [illegible] (بالخصوص [illegible]) اور ثقافتی [illegible] دنیا کو بھی گیر بنانے کے درمیان ملاپ کا ایک رجحان موجود ہے۔ یقیناً طاقت اس ملاپ کو ممکن بناتی ہے۔ یہ

اس کے ہمراہ دور دراز مقامات تک جانے اور دوسری ثقافتوں پر اثر انداز ہونے (تقسیم [illegible] جزیروں، ضلعوں کے ذریعے [illegible] سب سے بڑھ کر ان پر حکومت کرتی ہے۔ جواب میں دیگر [illegible] افریقہ اور دیگر جگہوں پر دیسی باشندوں کے فائدے کی [illegible] کی خاطر۔

[illegible] ہندوستانی ثقافت کو کئی حوالوں سے متاثر کرتا ہے۔ روزمرہ زندگی پر اس کے [illegible] تفصیل میں مطالعہ کیا جانے لگا ہے۔ حالیہ تحریروں کے ایک سلسلے نے عوامی ثقافت، [illegible] میں رچے بسے سامراجی ذہنیت کو بیان کیا ہے۔ گوری وشواناتھن کی [illegible] انگریزی تعلیم کا نظام [illegible] مکاؤلی اور ریچنگ کے نظریات سے ماخوذ [illegible] تحریریت [illegible]

[illegible]

سامراجی [illegible] عسکری طاقت اور طبعی قوت کے ذریعے بلکہ [illegible] سے بھی موثر طور پر قبضہ کیا اور قائم رکھا گیا، چنانچہ بالادستی کے بار بار آنے والے حوالے [illegible] وسیع تحقیق، اختراعی، دلچسپ اور سب سے بڑھ کر انگیز [illegible] حیرت انگیز طور پر مفید ہیں۔ نہایت مرکزی سطح پر سامراجی اقلیم کی طبعی تقلیب موجود تھی، چاہے الفرڈ کراسبی سے [illegible] سامراجیت کے ذریعے، طبعی ماحول، یا انتظامی، تعمیراتی اور اداراتی [illegible] (سامراجی سکول، ادارے، محکمے، علوم، وغیرہ — جاری و ساری نوآبادیاتی پالیسی پر [illegible] نئے انداز، بشمول سفری فوٹوگرافی، مشرقی طرز کی مصوری، شاعری، فکشن اور موسیقی، یادگاری سنگ تراشی اور صحافت کے ذریعے (جیسا کہ موپساں کی بل امی میں محفوظ ہے)۔

اس قسم کی بالادستی کی بنیادوں کو "Language and Colonial Control" از فیبین (1880-1938)، "A Rule of Property for Bengal" از رنجیت گوہا اور "Representing Authority in Colonial India" [illegible]

ہے۔ [illegible] "An Anthropologist Among the Historians" [illegible]

یہ [illegible] روزمرہ [illegible] طاقت [illegible]
اداروں کا روزانہ اطلاق دکھاتی ہیں۔ لیکن سامراجیت [illegible]
حاکمیت تک اور واپس جانے میں ایک متحدہ روزمرہ [illegible]
میدان"[۲۹] بنتا ہے جس کی بنیاد مغربی آدمی اور دیسی کے درمیان [illegible]
کہ تبدیلی تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے۔ ہم طویل عرصے کے دوران نوآبادیاتی [illegible]
ضرورت پر فینن کے تاثرات سے اس کے پیدا کردہ غصے اور مایوسی کو محسوس کر سکتے ہیں۔

5۔ سامراجی رویے وسعت اور سند رکھتے تھے۔ لیکن یہ وہ ملک [illegible]
[illegible] میں انہیں ایک عظیم تخلیقی طاقت بھی حاصل تھی [illegible]
نہیں، بلکہ ان کے طور پر خود مختار عقلی اور جمالیاتی شعبے پیدا کرنے کی استعداد کی طرف بھی ہے۔ ماہ مشرق،
ماہ افریقہ [illegible]
تھی۔ [illegible] (Discourses) [illegible]
جیسا کہ برنال نے بیان کیا، انیسویں صدی کے دوران ایک [illegible] وجود میں آیا جس سے
ایتھنز (Attic) [illegible]
Imagining India میں [illegible]
جن کا تعلق سامراجی [illegible]
والوں میں شامل ہیں! اس کے اجداد اور جانشینوں میں کلائیو [illegible] گر، ڈولپکس، Bugeaud [illegible]
پامرسٹن، [illegible] Lyautey [illegible]
[illegible] Heart of Darkness، Lord Jim، Nostromo، La voie royale، Wisdom [illegible]
شخصیت [illegible] انیسویں صدی [illegible] Fruit de Dieu [illegible]
اور [illegible]
نہایت مؤثر اور حتی کہ پیغمبرانہ ہیں۔

مغربی سامراجی حاکمیت کی شبیہیں آج بھی باقی ہیں آسیب کی طرح منڈلاتی ہوئی، عجیب طرح سے
پرکشش، توجہ جذب کر لینے والی [illegible]
غضب ناک نظروں سے دیکھتے ہوئے [illegible] Kurtz [illegible]
کے وسط میں، ذہین، خبطی، بدنصیب [illegible]

ہوا، صحرا کے [illegible] سے سرشار، گوریلا جنگ و جدل میں مشغول، شہزادوں اور ریاست کاروں کے ساتھ شیر و
شکر، ہومر کا ترجمہ کرنے میں محو اور برطانیہ کی 'نسواری' اقلیم پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتا ہوا، سیسل روڈز بالکل
[illegible]
[illegible] Bugeaud، عبدالقادر کی افواج کو پسپا کرتا اور الجیریا کو فرانسیسی بناتا ہوا، جیروم کی طوائفیں،
[illegible] Delacroix، [illegible] کا سارڈاناپلس، میٹیس کا شمالی افریقہ، سینٹ Saens کا سیمسن اینڈ
[illegible] اور اس کے خزانے عجیب ہیں۔

IV— سلطنت مصروف کار: وردی کا AIDA

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تموتھی مچل کی "Colonising Egypt" آتی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ نوآبادیوں میں ماڈل دیہات
بسانے، حرم کی اندرونی زندگی دریافت کرنے، بظاہر حقیقی مگر حقیقتاً یورپی فوج میں نئے طور طریقے وضع کرنے
سے [illegible] یورپی طاقت کی توثیق نو کی گئی بلکہ سروے اور حکمرانی کی انسانی مسرت بھی حاصل کی گئی۔
سامراجی حکومت میں طاقت اور مسرت کے درمیان یہ تعلق Leila Kinney اور Zeynep Celik نے بیلی
ڈانسنگ سے متعلق تحقیق میں شاندار طریقے سے دکھایا ہے۔[۳۰] اسی حوالے سے دو مزید کام بھی ہیں: کلارک کا
"The Painting of Modern Life" پیرس کے دیگر مصوروں پر مطالعہ اور Malek Alloula کا
Le harem [illegible]
colonial "ہے۔"[۳۱] ان میں طور پر یہاں مشرق خوش حالی اور طاقت کے ایک مقام کی حیثیت میں بہت اہم ہے۔
[illegible]
[illegible] میں آگے بڑھا ہوں (شروع سے لے کر انیسویں صدی کے اواخر تک) لیکن میں واقعات،
[illegible] تحریروں کا سلسلہ پیش کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ ہر ایک فن پارے کو اس کے اپنے ماضی اور بعد کی
[illegible] کی روشنی میں بھی دیکھا گیا۔ وجہ مجموعی دلیل یہ ہے کہ میرے لیے باعث دلچسپی تحریریں صنف سخن،
[illegible] --- ایسی تحریریں
جو مغرب یا اس کی ثقافت کو دوسری ثقافتوں اور طاقت، اقتدار، مراعات و غلبے کی عالمی جستجوؤں سے کافی حد

[illegible]

Verdi [illegible] Aida [illegible]

[illegible] کی گئیں۔ اس دائرہ کار کے سوا اور کہیں پر غیر یورپیوں کو بمشکل ہی کوئی قبولیت ملی۔"[49]

Aida لفظاً انیسویں صدی کے ''گرینڈ اوپیرا'' کا مترادف ہے۔ دیگر اصطلاحات کے چھوٹے سے گروپ کے ہمراہ یہ بھی ایک سو سال سے زائد عرصہ تک نہایت مقبول اور موسیقاروں، نقادوں کے ہاں محترم [illegible] Aida [illegible] ہے، لیکن یہ پیچیدہ معاملات ہیں جن کے متعلق ہر قسم کی خیال آرائیاں موجود ہیں۔ زیادہ تر آرا میں Aida کو مغرب میں تاریخی اور ثقافتی موڑ کے ساتھ جوڑا گیا۔ "Opera, the Extravagant Art" میں [illegible] Aida، Boris Godunov اور Gotterdammerung [illegible] 18 [illegible] اوپیرا ہیں اور بالترتیب علم الآثار قدیمہ، قوم پرستانہ تاریخ نگار اور لسانیات سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔"[50]

وائلینڈ واگنر (جس نے 1962ء میں برلن سے Aida شائع کیا) اوپیرا کو ایک ''افریقی مسٹری'' قرار دیتا ہے۔ وہ اس میں اپنے دادا کے Tristan کی پیش بندی دیکھتا ہے [illegible] مرکز میں اینتھوس اور بائیوس کے درمیان ناقابل حل جھگڑے کے ساتھ۔[51] اس کے پیش کردہ نکتۂ نظر میں Amnens مرکزی کردار ہے جس کے سر پہ [illegible] Riesenphallus [illegible] Aida [illegible] خوف سے دبکے ہوئے دیکھا گیا۔"[52]

چاہے ہم ایکٹ II میں مشہور فاتحانہ منظر کی بیہودگی نظر انداز کر دیں تو تب بھی Aida کا کلاسیکی انداز اور روشن میں ایک ترقی کا پتا دیتا ہے [illegible] 1840ء کی دہائی میں Nabucco اور I Lomabrdi، 1850ء کی

دہائی میں Rigoletto، Trovatore، Traviata اور Un Ballo in Maschera، 1860ء کی دہائی میں Forza del Destino اور Don Carlos۔ ان تین عشروں کے دوران Verdi اپنے عہد کا ممتاز اطالوی [illegible] Aida [illegible] ترقی [illegible] اسلوب کو بلکہ اس میں نئی وسعتوں، آرکسٹرا کی لطافت اور ڈرامائیت [illegible] سے اس عہد کے کسی بھی اور موسیقار کے ہاں نہیں ملتا۔ جوزف کیرمان نے "Opera as Drama" میں Aida کی بے مثال خوبی کا اعتراف کیا گیا۔"[51]

[illegible] Aida کے مصنوعی پن سے متعلق [illegible] ان کی وجوہ کی وضاحت [illegible] Verdi [illegible] اس لیے توجہ حاصل کی کیونکہ اس نے زیادہ تر [illegible] اس کے موسیقیائی ڈراموں میں جو شیلے [illegible] طاقت [illegible] (عموماً شہوت پرستی کی حامل) [illegible] اوپیرا کی کیسٹ آن کریں تو عموماً ایک زوردار شور سننے کو [illegible] Verdi کا شور سے بھرپور انداز [illegible] Verdi [illegible] کوئی جانتا ہے کہ [illegible] Aida [illegible]

[illegible] ابتدائی اوپیراز میں اٹلی اور اہل اٹلی کو مخاطب کیا گیا، لیکن Aida میں مصر اور قدیم اہل مصر [illegible] اس سے پہلے کبھی بھی اس قدر دور کا منظر موسیقی میں نہیں رچا تھا۔ لیکن [illegible] یورپ میں محدود ہے اور اس کے ساتھ دیکھنے والوں کے پرجوش لگاؤ کا بھی کوئی ذکر نہیں ملتا، حالانکہ [illegible] اوپیراؤں میں یہ کسی بھی اور فن پارے سے زیادہ مرتبہ پیش کیا گیا۔ دور دراز یا اجنبی ثقافتوں [illegible] میں وردی کے دیگر فن پارے ناظرین کو ان کے ساتھ مشابہت تلاش کرنے سے نہیں روکتے، اور [illegible] اوپیراز کی طرح Aida بھی [illegible] بلند آواز گلوکار اور ایک بلند آواز گلوکارہ کے بارے میں ہے جو آپس [illegible] گلوکار اور گلوکارہ انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ Aida میں کیا [illegible] Verdi نے وہ اتنا استعداد اور جذباتی غیر جانبداری کا ایک غیر معمولی ملغوبہ کیوں پیش کیا؟

Aida [illegible] اور اسے لکھے جانے کے حالات Verdi کے کیریئر میں نرالے ہیں۔ 1870ء کے

دہائی میں Rigoletto، Trovatore، Traviata اور Un Ballo in Maschera، 1860ء کی دہائی میں Forza del Destino اور Don Carlos۔ ان تین عشروں کے دوران Verdi اپنے عہد کا ممتاز اطالوی موسیقار بن گیا تھا۔ اس پر تحقیق کرنے والے تمام بڑے محققین نے کہا ہے کہ Aida نے نہ صرف روایتی موسیقی کو نئے سرے سے استعمال کیا بلکہ اس میں نئی دھنوں، آرکسٹرا کی لطافت اور ڈرامائیت کا اضافہ بھی کیا جو واگنر کے سوا اس عہد کے کسی بھی اور موسیقار کے ہاں نہیں ملتا۔ جوزف کیرمان کی "Opera as Drama" میں Aida کی بے مثال خوبی کا اعتراف کیا گیا۔"

کیرمان نے Aida کے مصنوعی پن کے متعلق تو بالکل ٹھیک کہا، لیکن اس کی وجوہ کی وضاحت نہ کر سکا۔ ہمیں سب سے پہلے یاد رکھنا چاہیے کہ Verdi کے سابقہ کام نے اس لیے توجہ حاصل کی کیونکہ اس نے زیادہ تر اطالوی سامعین کو اپنی طرف کھینچا۔ اس کے موسیقائی ڈراموں میں جوشیلے ہیرو اور ہیروئنیں طاقت، شہرت اور وقار کی خاطر مقابلہ بازیوں (عموماً معاشرتی محرمات کی حامل) کی بھرپور شان و شوکت میں نظر آتے ہیں۔ لیکن تقریباً ان سبھی کو سیاسی اوپیرا بنانے کا سوچا گیا تھا — تقریروں، عسکری موسیقی اور بے لگام جذبات سے لبریز۔ شاید Verdi سے [illegible] انداز کا بیّن ترین عنصر شدید بلند آہنگی ہے۔ کسی سیاسی خطیب کی طرح وہ بھی زیادہ عرصے تک خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ یونہی اس کے اوپیرا کی کیسٹ آن کریں تو عموماً ایک زوردار شور سننے کو ملے گا۔" رابنسن نے "Opera and Ideas" میں مزید کہا ہے کہ Verdi کا شور سے بھرپور انداز پریڈوں، ریلیوں اور تقریروں جیسے موقعوں پر مؤثر انداز میں منضبط ہوتا ہے۔" اب ہر کوئی جانتا ہے کہ Verdi کے ابتدائی اوپیراز (بالخصوص Nabucco، I Lombardi اور Attila) کی دھنوں نے ناظرین کو جوش سے دیوانہ بنا دیا۔ وہ لوگوں کو براہ راست متاثر کرنے کی زبردست اہلیت رکھتے تھے۔

چہ Verdi کے ابتدائی اوپیراز میں اٹلی اور اہل اٹلی کو مخاطب کیا گیا، لیکن Aida میں مصر اور قدیم اہل مصر اس کا نفس مضمون ہیں۔ اس نے اس سے پہلے کبھی بھی اس قدر دور کا منظر موسیقی میں نہیں رچا تھا۔ لیکن Aida اپنے آپ میں محدود ہے اور اس کے ساتھ دیکھنے والوں کے پرجوش لگاؤ کا بھی کوئی ذکر نہیں ملتا، حالانکہ نیویارک کے میٹروپولیٹن اوپیرا میں یہ کسی بھی اور فن پارے سے زیادہ مرتبہ پیش کیا گیا۔ دور دراز یا اجنبی ثقافتوں کے بارے میں وردی کے دیگر فن پارے ناظرین کو ان کے ساتھ مشابہت تلاش کرنے سے نہیں روکتے، اور ابتدائی اوپیراز کی طرح Aida بھی ایک بلند آواز گلوکار اور ایک بلند آواز گلوکارہ کے بارے میں ہے جو آپس میں عشق کرنا چاہتے ہیں لیکن کمتر آواز والا گلوکار اور گلوکارہ انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ Aida میں کیا تضادات ہیں اور Verdi نے ماہرانہ استعداد اور جذباتی غیر جانبداری کا ایک غیر معمولی ملغوبہ کیوں پیش کیا؟

Aida کی پہلی پیش کش اور اسے لکھے جانے کے حالات Verdi کے کیریئر میں نرالے ہیں۔ 1870ء کے

اواخر اور 1871ء کے اوائل (جب وردی مصروف تھا) کے سیاسی اور ثقافتی ذخیرے میں [illegible] یورپ اور وائس ریگل مصر بھی شامل تھے۔ . . ایک مصر جو تکنیکی اعتبار سے سلطنت عثمانیہ کے اندر تھا لیکن اب درجہ بدرجہ یورپ پر منحصر اور اس کا ذیلی حصہ بن گیا تھا۔ Aida کی خصوصیات — موضوع اور دائرہ، شان و شوکت، غیر جذباتی بصری اور صوتی افیکٹس، ضرورت سے زیادہ موسیقی اور محدود گھریلو میدان، وردی کے کیریئر میں اس کی غیر روایتی حیثیت . . . ایک مختلف تفسیر کی متقاضی ہیں۔ انہیں اطالوی اوپیرا کے معیاری نکتہ نظر [illegible] انیسویں صدی کی یورپی تہذیب کے شاہکاروں کے حاکم نظریات کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ خود اوپیرا کی طرح Aida بھی ایک ملغوبہ ہے، نہایت خالص فن پارہ جو ثقافت کی تاریخ اور سمندر پار غلبے کے تاریخی تجربے دونوں سے مساوی تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک مرکب فن پارہ ہے جو نظرانداز شدہ یا غیر دریافت شدہ نابرابریوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ نابرابریاں اپنے آپ میں دلچسپ ہیں اور وہ Aida کی ناہمواری، [illegible] اور خاموشیوں کو زیادہ بامعنی بناتی ہیں بہ نسبت اسی صنف کے تجزیوں کے جن کا مرکز توجہ صرف اطالوی اور یورپی ثقافت ہو۔

میں قاری کے سامنے وہ مواد رکھوں گا جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا لیکن جسے منظم انداز میں نظرانداز کیا گیا ہے۔ اس کی کافی حد تک وجہ یہ ہے کہ Aida کی پریشانی کی وجہ اس کا سامراجی غلبے سے متعلق ہونا نہیں بلکہ اس پر مبنی ہونا ہے۔ جین آسٹن کے کام کے ساتھ مشابہتیں سامنے آئیں گی۔ اگر آپ Aida کی تعبیر اس تناظر میں کریں، یہ جانتے ہوئے کہ اوپیرا ایک افریقی ملک (جس کے ساتھ وردی کا کوئی تعلق نہیں) کے لیے لکھا گیا اور پہلی مرتبہ وہیں پیش بھی ہوا، تو کئی مزید اہم چیزیں ابھر کر سامنے آئیں گی۔

خود وردی بھی ایک خط میں اس حوالے سے بات کرتا ہے جس کی روشنی میں ایک مصری اوپیرا کے ساتھ اس کا [illegible] تعلق سامنے آتا ہے۔ [illegible] Camille du Locle (جو مشرق سے بحری سفر سے ابھی ابھی واپس آیا تھا) کے نام خط مورخہ 19 فروری 1868ء میں وردی کہتا ہے "جب ہماری ملاقات ہوگی تو اپنے سمندری سفر کے تمام واقعات، اپنے دیکھے ہوئے عجائب اور اس ملک کی خوب صورتی اور بدصورتی کے متعلق ضرور بتانا جس کی عظمت اور تہذیب کو میں کبھی سراہنے کے قابل نہیں ہو سکا۔"

سویز نہر کھلنے کی تقریبات کے دوران یکم نومبر 1869ء کو قاہرہ اوپیرا ہاؤس کا شاندار افتتاح ہوا۔ اس موقع پر پیش کیا جانے والا [illegible] Rigoletto تھا۔ چند ہفتے قبل وردی نے اس موقعے [illegible] خدیو اسمٰعیل کی پیش کش ٹھکرا دی تھی، اور دسمبر میں اس نے du Locle کے نام "ادھر ادھر سے جوڑ کر بنائے گئے اوپیراز" کے خطرات کے متعلق ایک طویل خط لکھا۔ "میں آرٹ کو اس کی کسی بھی صورت میں چاہتا ہوں، نہ کہ کسی مصنوعی ترتیب، چالاکی اور آپ کے ترتیبی نظام میں۔" اس نے دلیل دی کہ وہ "متحدہ" فن پارے چاہتا

[illegible] 1871 [illegible] (جب وردی [illegible]) [illegible] میں [illegible] یورپ اور [illegible] کل مصر بھی شامل تھے [illegible] ایک مصر جو [illegible] [illegible] بہرحال یورپ پر منحصر اور اس کا ذیلی حصہ بن گیا تھا۔ Aida کی خصوصیات [illegible] موضوع اور [illegible] شان و شوکت، غیر جذباتی بصری اور صوتی افیکٹس، ضرورت سے زیادہ موسیقی اور محدود گھریلو میدان، [illegible] ردی کے کیریئر میں اس کی غیر روایتی حیثیت..... ایک مختلف تفسیر کی متقاضی ہیں۔ انہیں اطالوی اوپرا کے معیاری نقطۂ نظر اور [illegible] انیسویں صدی کی یورپی تہذیب [illegible] [illegible] طرح Aida بھی [illegible] [illegible] دونوں سے مساوی تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک مرکب فن پارہ ہے جو نظر انداز شدہ [illegible] دریافت شدہ [illegible] پر [illegible] Aida [illegible] [illegible] ثقافت ہو۔

میں قاری کے سامنے وہ مواد رکھوں گا جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا لیکن جسے منظم انداز میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ [illegible] Aida [illegible] [illegible] Aida [illegible] [illegible] اور پہلی مرتبہ وہیں پیش بھی ہوا تو کئی مزید اہم چیزیں ابھر کر سامنے آئیں گی۔

خود وردی بھی ایک خط میں اس حوالے سے بات کرتا ہے جس کی روشنی میں ایک مصری اوپرا کے ساتھ اس کا [illegible] Camille du Locle [illegible] بحری سفر سے ابھی ابھی واپس آیا تھا) کے نام خط مورخہ 19 فروری 1868ء میں وردی [illegible] ملاقات ہوگی تو اپنے سمندری سفر کے تمام واقعات، اپنے دیکھے ہوئے عجائب اور اس ملک کی خوب صورتی اور بدصورتی کے متعلق ضرور بتانا جس کی عظمت اور تہذیب کو میں کبھی سراہنے کے قابل نہیں ہو سکا۔"

[illegible] 1869 [illegible] Rigoletto [illegible] خدیو اسماعیل [illegible] du Locle [illegible] [illegible] متعلق ایک طویل خط [illegible] کسی مصنوعی ترتیب [illegible]

[illegible] واحد میں سے صادر ہوئے۔[27] اگرچہ du Locle کی ان [illegible] کہ وردی [illegible] کے لیے ایک اوپرا لکھے، لیکن Aida پر اس کے کام کے دوران [illegible] اہم موضوع بن گئیں۔ 5 جنوری 1871ء کو اس نے گوالا ذی کیو سا کے نام خط [illegible] مختلف ڈرامائی اور موسیقیائی مقاصد کے ساتھ لکھے جاتے ہیں [illegible] [illegible]

[illegible] کے لیے ایک خصوصی اوپرا لکھنے کی پیشکش [illegible] فراخدلانہ [illegible] ادا کیے گئے۔ اس کی کافی مدت بھی کی [illegible] میرے خیال میں du Locle کی پیش کردہ [illegible] ماریات کی جانب سے ایک خاکہ موصول ہوا۔ 26 مئی 1870ء کو وردی نے du Locle کے نام خط میں نشاندہی کی کہ اس نے "مصری خاکہ" پڑھا تھا، [illegible] انداز میں لکھا گیا اور شاندار منظر نگاری کا حامل تھا۔[28] اس نے یہ بھی کہا کہ کام "مہارت کا غماز تھا" [illegible] Aida پر کام شروع کر دیا اور فوراً [illegible] آگے بڑھ رہی تھیں۔ اس موقع پر اس نے کہا: "کام [illegible]

ماریات کے [illegible] اور سب سے بڑھ کر مستند "مصری" مناظر میں وردی نے ایک [illegible] [illegible] بے [illegible] جب اس کا [illegible] فروخت کرنے والوں، گلوکاروں کے ساتھ [illegible] تعلق سے عبارت تھا، وردی نے ایسا کام تخلیق کرنے کا موقع غنیمت جانا جس کی ہر تفصیل [illegible] علاوہ ازیں اس کام میں اسے راحت بھی ملتی تھی۔ درحقیقت du Locle نے رائے دی [illegible] نہ صرف اپنے لیے ایک فن پارہ چاہتا تھا بلکہ ماریات کو اسے لکھنے میں مدد بھی دی تھی۔ وردی [illegible] مشرقی بارسوخ آدمی اور ایک حقیقی معنوں میں ذہین مغربی ماہر آثار قدیمہ [illegible] لہٰذا وہ اپنی بھرپور صلاحیت ثابت کر سکتا تھا۔

جہاں تک میری تحقیق راہنمائی کرتی ہے، وردی جدید مصر کے لیے ہرگز کوئی احساسات نہیں رکھتا تھا جبکہ [illegible] اور جرمنی سے متعلق اس کے خیالات نسبتاً ترقی یافتہ تھے، اور اگرچہ اوپیرا پر دو سال کام کرنے کے

[illegible]

[illegible] "Description de l'Egypte" [illegible]

[illegible] ڈرامے کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں جو حملہ آور فرانسیسی فوج [illegible] سے زیادہ پرانے اور زیادہ پرشکوہ تک لے گئے [illegible] جو شاپولیون اور ماریات کے کاموں میں [illegible] میں دوبارہ قیمہ کیا جا رہا تھا جس کا تخیل، projective شان اور انوکھا فاصلہ [illegible] تھے۔ چنانچہ Description کی تیار کی گئی صورتیں یہ بات نہیں بلکہ اوصاف کا [illegible] انداز اور تناظر میں بنائے گئے کہ جیسے وہ سامراجی [illegible] ماریت نے انجام دیا۔

تسلسل کا یہ عمل تقریباً 1798ء سے 1860ء تک چلتا رہا اور یہ عمل فرانسیسی ہے۔ ہندوستان کے مالک [illegible] اور ہندوستان کا ہم رکاب منظم علم وفضل رکھتا تھا) کے برعکس فرانس کے پاس یہ کافی [illegible] جس میں بقول ریمنڈ شواب "Rouge سے لے کر ماریات تک تمام محققین الگ [illegible] کھوجی تھے جنہوں نے سب کچھ اپنے بل بوتے پر سیکھا۔" نپولین لا کھوجی تھے

[illegible]

[illegible] Draneht Bey نے اسے یہ بتایا اور ماریات (جو 1870ء کے موسم گرما میں کا سٹیوم اور مناظر لینے [illegible]

[illegible] کیا جا رہا۔ وردی الفاظ اور موسیقی کو درست رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا اس نے Ghislanzoni کو کامل [illegible] "parola scenica" [illegible] Amneris [illegible]

معاملت شدت کے ساتھ سونے کے قابل بنایا۔

میں مجھے یقین ہے کہ وردی نے ایک دور دراز او پرانی قصے میں رومانی آئیڈیل کی روح پھونکنے اور ایک [illegible]

شرکت غیرے چلا سکتا تھا۔ جب اس نے قاہرہ اور پھر دو ماہ بعد (فروری 1872ء) La Scala میں اطالوی [illegible]

انداز میں اس غالبانہ کردار کی کشش اس قدر زوردار تھی کہ ایک موقعہ پر ریکارڈی کے نام خط میں وردی نے دوٹوک الفاظ میں اپنے جمالیاتی اہداف کو واگنر کے اہداف سے جوڑا۔

> آرکسٹرا کے بیٹھنے کے انتظامات اس سے کہیں زیادہ اہم ہیں جتنا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی بہتریاں آگے چل کر جدتوں کی راہ ہموار کریں گی جو یقیناً ایک روز واقع ہوں گی [illegible] تماشائیوں کے باکس سٹیج سے پیچھے لے جانا، پردے کو فٹ لائٹس تک لانا اور آرکسٹرا کو نظر [illegible] اوجھل کرنا۔ یہ میرا نہیں بلکہ واگنر کا خیال ہے۔ آج مثلاً سفید ٹائیوں کو مصری [illegible] کاسٹیوم کے ساتھ ملا کر قابل برداشت لگتا ہے۔

یہاں وردی ایک ایسی تھیٹری پرفارمنس کی بات کر رہا ہے جو اوپرا ہاؤس کی روایتی مداخلتوں سے پاک ہو ایسے انداز میں پاک اور الگ کہ ناظرین کو حاکمیت اور کھلے پن کے ایک انوکھے امتزاج سے متاثر کیا جا سکے۔ یہاں وہی صورت حال ملتی ہے جسے سٹیون بان نے "The Clothing of Clio" میں والٹر سکاٹ اور [illegible]

جنھوں نے سب کچھ خود ہی سیکھا کیونکہ مصر کے بارے میں حقیقی معنوں میں منظم جدید اور سائنسی علم موجود نہ تھا جس سے وہ استفادہ کر سکتے۔ جیسا کہ مارٹن برنال نے کہا، اگرچہ ساری انیسویں صدی کے دوران مصر کو کافی وقار حاصل رہا، لیکن اسے میسنری جیسی باطنی اور پراسرار تحریکوں سے منسوب کیا گیا۔[97] شامپولیون اور ماریات روایت سے منحرف اور خود ہی علم حاصل کرنے والے افراد تھے، لیکن ان کے اندر سائنسی اور استدلالی توانائیاں کارفرما تھیں۔ فرانسیسی علم آثار قدیمہ میں مصر [illegible] پیش کاری [illegible] نظریاتی [illegible] میں [illegible] مغرب [illegible] اولین اور بنیادی مشرقی اثر" کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ شواب نے بجا طور پر اس دعوے کو مجہول قرار دیا کیونکہ یہ قدیم دنیا کے دیگر علاقوں میں یورپی محققین کے کیے ہوئے مستشرقی کام کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ بہرصورت، شواب کہتا ہے

> Revue des Deux-Mondes کے جون 1868 کے شمارے میں (جب خدیو اسماعیل اور ماریت نے Aida پر کام شروع کیا تھا) لوڈو ویک واٹیٹ نے پچھلے پچاس برس کے دوران مستشرقین کی "بے مثال دریافتوں" کا نعرہ لگایا۔ اس نے "تاریخی انقلاب" کی بات کی جس کا مرکز مشرق تھا، لیکن پرسکون انداز میں یہ بھی کہا کہ "تو یک شامپولیون سے شروع ہوئی اور وہ ہر چیز کی وجہ آغاز بنا۔ وہ ان تمام دریافتوں کا نقطہ ابتدا ہے۔" تب واٹیٹ نے اشوری یادگاروں اور وہاں سے ایدوں کی جانب رخ کیا۔ واٹیٹ مخبر انہیں۔ واضح طور پر مصر میں نپولین مہم کے بعد وہاں کے مقبرے اور مصری مقامات پر تحقیق مشترکہ کے متعلق ہر کسی کو معلوم ہو چکا تھا۔ ہندوستان کا نقد کے سوا اور کہیں بھی دوبارہ دریافت ہوا۔[98]

آگسٹ ماریات کا کیریئر کئی دلچسپ حوالوں سے Aida کے لیے اہمیت کے حامل ہے۔ Aida بیرے میں اس کی حصہ داری کا پیمانہ کچھ متنازعہ ہونے کے باوجود اس ہمبرٹ نے اسے اوپیرا کے لیے اہم آغاز قرار دیا۔[99] (اس بیوٹی کے متن تیچے وہ 1867 کی پیرس انٹرنیشنل ایگزیبیشن میں مصری پویلین میں قدیم مصری ڈیزائن کے طور پر موجود تھا۔ یہ نمائش سامراجی قوت کی عظیم ترین نمائشوں میں سے ایک تھی۔)

اگرچہ علم الآثار قدیمہ، گرینڈ اوپیرا اور یورپی عالمی میلے بدیہی طور پر مختلف دنیائیں ہیں، لیکن ماریات جیسا کوئی شخص انھیں بامعنی انداز میں مربوط رکھ سکتا ہے۔ ماریات نے اقتباسات سے تینوں دنیاؤں سے جو کچھ ممکن بنایا اس کا ایک بیان ملتا ہے:

> انیسویں صدی کی ہمہ گیر نمائشوں کا مقصد سارے انسانی تجربے کا خلاصہ پیش کرنا تھا ماضی، حال اور مستقبل پر نظر کے ساتھ۔ وہ طاقت کے غالب تعلق کی غماز بھی تھیں۔ ترتیب اور تخصیص نے

[illegible]

[illegible] میں ماریت نے کافی کچھ کے ساتھ [illegible] مصر کو جوں کا توں یورپ میں لایا [illegible] (بشمول غزہ، سقارہ، ادفو اور ممفس) [illegible] اس نے اصل تندہی کے ساتھ کھدائی کی۔[100] اس کے علاوہ ماریات [illegible] کو خالی کرنے میں بھی مصروف تھا تاکہ یورپی میوزیم (بالخصوص لوورے) [illegible] بلکہ اس نے اصل مصری مقبرے خالی کرائے اور بڑی سفاکی کے ساتھ [illegible]

[illegible] کام کیا اور میں پوری طرح قائل ہوں کہ دونوں کا ذہن ایک سا تھا [illegible] عشق [illegible] اور وحدت الوجودی یورپی خیالات [illegible] جن کا موثر پن ان کے جوش و جذبے کی [illegible]

[illegible] Descriptions [illegible] اور ان کا خالی پن اور وسعت سازندوں کے [illegible] سیاق و سباق طاقت اور علم کا ایک تحفظ ہے، جبکہ انیسویں [illegible]

[illegible] D[illegible]s میں [illegible] کا معبد (ذکر ممفس والا اصل معبد) تقریباً یقینی طور پر اس وقت [illegible] نے Aida کا پہلا منظر ڈیزائن کیا اور اگرچہ وردی کا ان اصل پرنٹس کو دیکھنا

خلاف قیاس ہے۔ [illegible]
[illegible] چند آہنگ مشرقی موسیقی شامل [illegible] Aida [illegible]
ہے۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ اوپیرا میں استعمال کردہ کاسٹیوم کے متعلق ماریات کے نظریات Descriptions میں شامل خاکوں سے ماخوذ ہوں، چاہے کافی فرق موجود ہیں۔ میرے خیال میں ماریات کے ذہن نے اصل فرعونی لباس کو ملتے جلتے جدید قباؤں کے ساتھ بدل دیا۔ [illegible] اس نے 1870ء میں [illegible] خاکوں کی بنیاد پر قبل از تاریخ مصریوں کو دیکھا یورپ زدہ چہرے، مونچھیں اور داڑھیں۔

نتیجہ ایک مشرقی رقص میں [illegible]
پہچانی مثالیں دوسرے ایکٹ میں ملتی ہیں: پجاریوں کے منتر اور پھر رسوماتی رقص۔ ہم جانتے ہیں [illegible]
منظر کی تاریخی درستگی کے متعلق بہت زیادہ سنجیدہ نہ تھا، کیونکہ اس کے لیے نہایت اعلیٰ [illegible]
تھی اور اسے نہایت مفصل تاریخی [illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible]
رسوم اور قدیم مصری مذہب کے متعلق دیگر حقائق پر تھی۔ وردی نے اس میں سے بہت کم کو استعمال کیا [illegible]
ذرائع مشرق کے بارے میں ایک عمومی یورپی آگہی کا اشارہ دیتے ہیں جو وہ لے اور کریوزر [illegible]
جس میں شامپولیون کے تازہ آثار یاتی کام نے اضافہ کیا۔ تاہم اس سب کا تعلق پجاریوں کے [illegible]
عورت کا ذکر نہ کیا گیا۔

وردی نے اس [illegible]
روایتی یورپی طریقے پر عمل [illegible]
[illegible] 1870 [illegible]
[illegible] مشرقی [illegible]
کو بیان کیا اور پیش کاری کے ذریعے بالادستی بڑھ جانے کی ایک خواہش آشکار کی۔ Amneris [illegible]
[illegible]
طور پر منسلک ہیں (مثلاً [illegible]). وردی [illegible]
قلیشے [illegible] پجاری سے خلاف ایک براہ راست [illegible]
رامفس وردی سے Risorgimento کی [illegible]
سے پردے میں چھپی ہوئی [illegible]
جہاں تک نزالی وحشیوں والی موسیقی کا تعلق ہے تو ہم [illegible] جانتے ہیں کہ وردی نے [illegible]

ماہر موسیقی فرانسوا جوزف فیتس کے کام سے مدد لی۔ لگتا ہے کہ فیتس نے اسے جتنا مسحور کیا اتنا ہی مشتعل بھی کیا تھا۔ فیتس پہلا یورپی تھا جس نے اپنی "Resume philosophique de l'histoire de la musique" (1855ء) میں غیر یورپی موسیقی کا مطالعہ موسیقی کی عمومی تاریخ کے ایک الگ جزو کے طور پر کرنے کی کوشش کی۔ اس نے اپنی ادھوری رہ جانے والی "Histoire generale de la musique depuis les temps anciens a nos jours" (1869-76ء) میں اس منصوبے کو آگے بڑھاتے ہوئے بدیسی موسیقی کی تخصیصیت اور یکانت شناخت پر زور دیا۔ لگتا ہے فیتس Description میں مصری موسیقی پر دو جلدوں کے علاوہ [illegible] کے کام سے بھی واقف تھا۔

[illegible] فیتس کی اہمیت یہ تھی کہ وہ مشرقی موسیقی پر اس کی تصنیف میں [illegible]
[illegible]

آخر میں وردی اور ماریات نے تخیلاتی طور پر [illegible] III کا نہایت زبردست ماحول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جیسے کھجور کے درخت اور جاری جڑی بوٹیاں۔
اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ وردی کی طرح اس نے بھی خود کو بطور خالق دیکھا۔ وہ متحمل اور باسوخ Draneht کے نام خط (مورخہ 19 جولائی 1871ء) میں کہتا ہے: "درحقیقت Aida میرے کام کی پیداوار ہے۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے وائسرائے کو اس کی پیش کاری کا حکم دینے پر مائل کیا۔ مختصراً بات کی جائے تو Aida میرے دماغ کی تخلیق ہے۔"

لہٰذا Aida مصر سے متعلق مواد کو ایسی صورت میں سموتا ہے کہ وردی اور ماریات دونوں بجا طور پر اسے اپنی تخلیق قرار دینے کے قابل ہو سکے۔ تاہم، میرے خیال میں انتخابی طریقہ کار اور شامل یا خارج کی جانے والی چیزوں کی وجہ سے کام کو نقصان پہنچا۔ وردی کو حیران ہونے کے موقعے ملے ہوں گے کہ جدید مصری اس کے کام سے متعلق کیا سوچتے تھے، سننے والے افراد نے اس کی موسیقی پر کیا ردعمل دیا، پریمیئر کے بعد اوپیرا کا کیا بنا۔ لیکن اس سب کا بہت کم حصہ ریکارڈ میں آ سکا۔ ہم تک بس چند ایک غصے بھرے خطوط ہی پہنچے ہیں جن میں پریمیئر کے موقعے پر موجود یورپی نقادوں کو برا بھلا کہا گیا: انہوں نے اسے غیر استقبالی تشہیر دی۔ فلپی کے نام

ایک خط میں ہم جان چکے تھے کہ وردی اوپیرا سے دور ہونے لگ گیا تھا،

> تم قاہرہ میں ہو؟ یہ Aida کے لیے ناقابل تصور حد تک نہایت [illegible]
> طرح آرٹ اب آرٹ نہیں رہا بلکہ ایک کاروبار، ایک مسرت بخش کھیل، ایک شکار کی مہم، تلاش
> تعاقب شے بن گیا ہے! مجھے اپنے ابتدائی دن ہمیشہ یاد رہیں گے جب [illegible]
> میں، کسی تیاری کے بغیر، کسی بھی قسم کے اثر سے پاک، میں [illegible]
> گیا تھا۔ تب میں [illegible] اور اگر میں چند سازکار جذبات [illegible]
> اب ایک اوپیرا کو کیسی شہرت ملی ہے!!!! صحافی [illegible]
> اپنی قبر پر تحسین کا کتبہ لکھوائیں گے اور ایک [illegible]
> اضافہ نہیں ہوتا، درحقیقت [illegible]
> قابل [illegible]
> میں قاہرہ کے لیے تمہاری [illegible]
> Aida [illegible]
> [illegible]
> [illegible]

یہاں کیے گئے احتجاج اوپیرا کی واحد توجہ کے متعلق اس کے رویوں کا پتا دیتا ہے۔ شاید [illegible] Aida ایک خود انحصار فن پارہ ہے اور اسے ایسے ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن کیا یہاں کچھ اور بھی [illegible] ایک پلاٹ جو مایوس کن ڈیڈلاک پر ختم ہوتا ہے؟

Aida کے غیر موزوں پن کے متعلق وردی کی آگہی اور جگہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ایک موقع پر وہ فیلسٹر ینا کو بھی مصری موسیقی کے ساز نیے میں شامل کرنے کی بات کرتا ہے، اور لکھتا ہے کہ [illegible] صرف مردہ تہذیب بلکہ موت کی ایک ثقافت ہونے کا بھی شعور رکھتا ہے [illegible] ایسا مصر جس [illegible] اس نے ہیروڈوٹس اور ماریات سے لیا) حیات بعد از موت کے نظریے سے جوڑ دیا گیا۔ Aida [illegible] کے دوران Risorgimento کی سیاست کے ساتھ وردی کا تعلق، بے ذوق اور مردہ لگتا اس کے کام میں عسکری کامیابی اور نتیجتاً ذاتی ناکامی کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ یا اسے انسانی مایوسی کے بے یقین سروں میں پیش کی گئی سیاسی فتح کے طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

Aida کی بے کیفی اور جامد پن کی تلافی صرف بیلے رقص اور فاتحانہ پریڈ سے ہوتی ہے۔ لیکن شان و شوکت کے یہ مظاہرے بھی ایک اعتبار سے کھوکھلے ہیں۔ وردی اتنا ذہین اور آزاد ذہن کا مالک تھا کہ انہیں جوں کا توں

چھوڑ دیا۔ ایکٹ I میں رامفس کو تقدیس دینے کا رقص، ایکٹ III اور ایکٹ IV میں راڈامیس کی وفات تک لے جاتا ہے، چنانچہ خوش ہونے کے لیے بہت کم کچھ ہے۔ ایکٹ II کے منظر 1 میں موریش غلاموں کا رقص غلاموں کا رقص ہے جو Aida کے خلاف ساز باز کرتی ہوئی Amneris کا دل بہلا رہے ہیں۔ ایکٹ II کا منظر 2 شاید سامعین اور ڈائریکٹرز دونوں سے Aida کی گستاخانہ اپیل کا جوہر ہے۔ ڈائریکٹروں نے اسے کم و بیش پرجوش وار اور شان دار مظاہرہ کرنے کا موقع سمجھا۔ یہ چیز وردی کے ارادے سے زیادہ دور نہیں ہوگی۔

تین جدید مثالیں دیکھیں۔ اول،

> Aida سنسناتی میں (مارچ 1986ء)۔ سنسناتی اوپیرا کی جانب سے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible] 117 کورس، 24 بیلے، 101 ایکسٹرا اور 11 جانور۔

دوم، Aida [illegible] Wieland Wagner — [illegible] پر توجہ، [illegible] سامان وغیرہ وافر دکھاتے)۔ یہ ساری سیٹنگ کو فراعین کے مصر سے قبل از تاریخ کے تاریک افریقہ کی جانب منتقل کرنے کے مترادف تھا۔

> منظر پیش کرنے کے حوالے سے میں Aida کو بلاک وار اور [illegible]
> جیسی مصری میوزیم سے نہیں بلکہ خود کام میں موجود وقت سے لینا چاہتا [illegible]
> مصوری سے تیز کر مصر سے قبل از سلطنت ادوار میں جانا چاہتا تھا۔[108]

ہماری اور ان کی دنیا کے درمیان فرق پر واگنر کا اصرار یقیناً وردی کے ہاں بھی ملتا ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ اوپیرا ہاؤس میلان یا ویانا میں پیش کرنے کے لیے کمپوز اور ڈیزائن نہیں کیا گیا تھا۔ اور کافی دلچسپ طور پر یہ اعتراف 1952ء میں Aida کو میکسیکو میں لایا جہاں سرکردہ گلوکارہ ماریا کالاس نے نہایت بلند سروں میں اختتام کر کے سب کو حیرت میں ڈال دیا۔

تینوں مثالوں میں اس ایک ابتدائیے کو استعمال میں لانے کی کوشش کی گئی ہے جسے وردی نے اپنے کام میں جگہ دی۔ یہ ایک اپروچ ہے جس کے ذریعے وہ بیرونی دنیا کو صرف ایک بار اندر آنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، اس کی شرائط بہت سخت ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ کہہ رہا ہو "بدیسیوں یا قیدیوں کے طور پر آؤ، کچھ دیر رکو اور پھر مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔" اور وہ موسیقیائی طور پر ان آلات موسیقی سے رجوع کرتا ہے جو اس نے

اقتصادی اور سیاسی تاریخ پر حال ہی میں کافی کام کیا گیا ہے، کافی کچھ مصری قوم پرست مورخین (رافعی، صبری، غوربال) کے اختیار کردہ اس نقطہ نظر سے مطابقت رکھتا ہے کہ محمد علی کی سلطنت تشکیل دینے والے [illegible]

[illegible] 1870ء کی دہائی میں مصری معیشت کا واحد اہم ترین عنصر کپاس کی فصل میں زبردست اضافہ [illegible] جنگ کے باعث یورپی ملوں کو امریکی سپلائی رکنے کا نتیجہ تھا۔ یوں مقامی معیشت میں مختلف [illegible] 1870ء کی دہائی میں سارا ڈیلٹا دو یا تین فصلوں کی پیداوار [illegible] مقامی کاشتکاروں [illegible] کی حالت میں واضح اضافہ ہوا۔ غیر ملکی قرضوں کی مجموعی لاگت اصل قیمت کی غالباً 30 اور [illegible] فیصد کے درمیان تھی۔ ڈیوڈ لانڈز کی "Bankers and Pashas" اس سب کی تاریخ بیان کرتی ہے۔

اسمٰعیل کے تحت مصر کی بڑھتی ہوئی اقتصادی کمزوری اور یورپی دولت پر انحصار کے علاوہ بالکل الٹ سمت [illegible] فطری طور پر بڑھنے کے علاوہ [illegible] کی تعداد میں بھی [illegible] 1880ء کی دہائی کے اوائل میں 90,000 [illegible] السلطنت خاندان اور اس کے [illegible] طرف اسمٰعیل پر یہ عام تنقید کی کہ وہ یورپ کے دوروں پر بے پناہ خرچ کرتا تھا (جیورجیو Douin نے اپنی "Histoire du Regne du Khedive Ismail" کی جلد دوم میں اس کی بھرپور تفصیل دی ہے۔)"[115] کہ

[illegible] تکنیکوں میں گہرائی تک اترا ہوا ایک استاد اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ 20 فروری 1871ء کو اس نے ایک نامہ نگار گیوسیپ پیرولی کے نام لکھا: "نوجوان موسیقار کے لیے میں کاؤنٹر پوائنٹ کی تمام شاخوں میں بہت طویل اور کٹھن مشقیں چاہوں گا ... جدید موسیقاروں کا مطالعہ ہرگز نہیں!"[109] یہ چیز اس کے زیرِ تحریر اوپیرا کے پہلو [illegible] Aida [illegible] جس انتہا اور شدت کو پہنچیں وہ پھر کبھی اس حد تک نہ پہنچ سکا۔

المختصر، Aida قطعی طور پر اپنے آغاز و ترتیب کو ممکن بنانے والے حالات کی بازگشت ہے۔ یہ معاصر سیاق و سباق کے پہلوؤں سے مطابقت رکھتا ہے جنہیں خارج کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ جمالیاتی حافظے کی [illegible] Aida [illegible] مجسم کرتا ہے (اور یہی اس کی غایت تھی)۔ 1869-71ء کے برسوں میں قاہرہ اس تاریخ کے لیے نہایت موزوں جگہ تھا۔ Aida کی موسیقی پر غور کرنے کے حوالے اور رویے کا ایک ڈھانچہ، روابط، فیصلوں، منصوبوں کا ایک جال آشکار ہوتا ہے۔

کہانی پر غور کریں: مصری فوج ایک ایتھوپیائی دستے کو شکست دیتی ہے، لیکن مہم کا نوجوان مصری ہیرو بطور غدار ماخوذ کیا اور سزائے موت کا مستحق قرار دیا جاتا ہے، وہ دم گھٹنے سے ہلاک ہوتا ہے۔ [illegible] جائے تو یہ منظر کافی گونج دار بن جاتا ہے۔ انگریزوں نے جنوب کی طرف توسیع کو بے قرار خدیو اسمٰعیل کے تحت مصری مقاصد کو بحیرۂ احمر اور ہندوستان تک جانے کے محفوظ راستے پر اپنی بالادستی کے لیے خطرہ خیال کیا۔ بایں ہمہ، برطانویوں نے صومالیہ و ایتھوپیا میں فرانسیسی اور اطالوی عزائم میں رکاوٹ ڈالنے کی خاطر مشرقی [illegible] 1870ء کی دہائی [illegible] 1882ء میں برطانیہ سارے مصر پر قابض ہو گیا۔ ماریات کے پیش کردہ فرانسیسی نکتۂ نظر سے Aida ایتھوپیا [illegible] اسمٰعیل خود بھی، عثمانی وائسرائے کی حیثیت میں ... استنبول سے زیادہ آزادی حاصل کرنے کی خاطر اس قسم کے کاموں میں دلچسپی رکھتا تھا۔"[110]

Aida [illegible] ہاؤس [illegible] جو وردی کے فن پارے کی خاطر بنایا گیا [illegible] کے متعلق بہت کچھ خود اسمٰعیل اور اس کے عہدِ حکومت (1863-79ء) سے تعلق رکھتا ہے۔ نپولین کی مہم کے بعد آٹھ برس کے دوران مصر میں یورپی مداخلت کی

وہ عثمانی دربار پر منحصر ہونے کا دکھاوا کرتا تھا، کیونکہ اس نے عوام پر حد سے زیادہ ٹیکس لگا رکھے تھے۔ کینال کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے یورپی مشاہیر کو بلانے پر بہت زیادہ رقم خرچ کی۔ خدیو اسمٰعیل نے خود مختار نظر آنے کی جتنی زیادہ خواہش کی، اتنی ہی زیادہ اس کے روپے کی صورت میں قیمت ادا کرنا پڑی، اور اتنا ہی زیادہ عثمانی اس سے خفا ہوتے گئے اور یورپی قرض دہندگان نے اس پر جتنی سختی کی۔ 1864ء سے سخت موسم گرما میں وہ نہ صرف شہروں اور سڑکوں بلکہ پیرس آن دی نیل (Paris on the Nile) اور افریقہ کے شہنشاہ اسمٰعیل کے متعلق بھی سوچ رہا تھا۔ قاہرہ کے پاس عظیم پولیس، تحفظ اور اوپیرا موجود ہوتے ہوئے مصر کے پاس ایک بڑی فوج اور ایک طاقت ور بحری بیڑہ ہوتا۔ فرانسیسی قونصل نے پوچھا کیوں؟ وہ اس سے ... [illegible]

[illegible]

باشندوں کا ایک نیا طبقہ بنانے کی ضرورت پڑتی جس کے ذوق اور ضروریات ... [illegible] غیر ملکی اشیاء اور درآمدی مصنوعات کی مانگ پیدا ہو جاتیں۔ جیسا کہ اس نے کہا ... [illegible] اہم تھیں۔ وہاں ایک بڑی غیر ملکی آبادی اور متمول مصری جو یہاں اور ... (جو قاہرہ ... [illegible]) طرز کے مکانات میں یورپی طریقے سے رہنا شروع ہو گئے تھے ... [illegible]

[illegible]

[illegible] پر ٹیکس کا ایک اور اہم فائدہ یہ تھا کہ قرض دہندگان کو واضح ثبوت پیش کرتا تھا کہ ان کی رقم محفوظ ہاتھوں میں رہی ہے۔"[11]

تاہم اسکندریہ کے برعکس قاہرہ ایک عرب اور اسلامی شہر تھا، حتیٰ کہ اسمٰعیل کے عہد حکومت میں بھی۔ خود ... آثار قدیمہ سائنس سے قطع نظر، قاہرہ کا ماضی یورپ کے ساتھ بآسانی ادغام نہیں رکھتا تھا۔ یہاں کوئی ہیلینیائی یا لیوانتی تنظیمیں، کوئی خوشگوار سمندری ہوائیں، میڈیٹرینین کی پر ہجوم ساحلی زندگی موجود نہ تھی۔ افریقہ، اسلام، عرب اور عثمانی دنیاؤں میں قاہرہ کی مرکزی حیثیت یورپی سرمایہ کاروں کے لیے ایک ناقابل عبور رکاوٹ لگتی تھی، اور اسے مزید قابل رسائی و پرکشش بنانے کی امید نے اسمٰعیل کو ترغیب دلائی کہ وہ شہر میں جدت پیدا کرے۔ اس نے یہ کام قاہرہ کو تقسیم کرنے کے ذریعے کیا۔ بیسویں صدی میں قاہرہ کے متعلق ایک بیان کا اقتباس پیش کر دینا بہترین ہو گا۔ امریکی مؤرخ جینٹ Abu Lughod "Cairo: 1001 years of the City Victorious" میں کہتا ہے:

چنانچہ انیسویں صدی کے اختتام پر قاہرہ دو الگ الگ طبعی آبادیوں پر مشتمل تھا جن میں خاصی دوری پائی جاتی

ایک دوسرے سے جدا کرتی تھیں۔ مصر کے ماضی اور مستقبل کے درمیان عدم تسلسل، جو انیسویں صدی کے ... میں ایک چھوٹا سا رخنہ معلوم ہوتا تھا، صدی کے آخر میں ایک خلیج بن گیا۔ شہر کی طبعی دوئی ثقافتی افتراق کا محض ایک اظہار ہی تھی۔

مشرق کی طرف پرانا شہر تھا، جیسا کہ لوگ ... اور انداز حیات کے اعتبار سے ... مغرب کی طرف یورپ کی قوت پکڑتی تعمیرات، تیز زندگی اور ... والی تکنیک سے بھرپور ... شناخت کا حامل تو ... شہر تھا۔ مشرق کی طرف ... اور ... کی طرح ... تنگ گلیاں تھیں جن کے ... مغرب کی طرف ... سیدھی کھلی تھیں جن کی دونوں طرف فٹ پاتھ ... تھیں اور تھوڑے فاصلے پر میدان (گول چکر) بنے ہوئے تھے۔ مشرقی شہر کے رہائشی علاقے اب بھی ... قائم کرنے والوں پر منحصر تھے ... مغربی شہر کے ... پانی پہنچا تھا۔ مشرقی رہائشی علاقے رات اترتے ہی تاریکی میں ڈوب جاتے، جبکہ ... کی طرف ... شاہراہوں کو روشن رکھتیں۔ پارک اور نئی شاہراہوں پر ... والے شہر کے ... اور ... کو چھپا رہے تھے، تاہم مغربی حصہ فرانسیسی باغات ... مصنوعی ... درختوں سے مزین تھا۔ آپ کارواں کے ذریعے پرانے شہر میں داخل ہوتے اور پیدل یا اونٹ پر بیٹھ کر اندر سے گزرتے۔ نئے شہر میں آپ ایک ریل روڈ کے ذریعے جاتے اور ... گاڑی پر ... مختصر یہ کہ ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود دونوں شہر ... اور ... صدیوں دور تھے۔"[13]

اسمٰعیل کی جانب سے وردی کے لیے بنوایا ہوا اوپیرا ہاؤس شمالاً جنوباً پرپیچ مرکز میں واقع تھا، دریائے نیل تک مغرب کی طرف پھیلے ہوئے یورپی شہر کے راستے پر ایک کھلے احاطے کے اندر۔ شمال کی طرف ریلوے اسٹیشن، شیفرڈز ہوٹل اور ازبکیہ گارڈنز تھے جن کے متعلق Abu-Lughod مزید بتاتا ہے "اسمٰعیل نے ... Champs de Mars، Bois de Boulogne ... چکا تھا) منگوایا اور اسے ازبکیہ کی تزئین نو Parc Monceau کی طرز پر کرنے کا کام سونپا، حقہ فارم پول، پلوں، مصنوعی غاروں اور خوب صورت عمارات کے ساتھ جو انیسویں صدی کے فرانسیسی باغات کا خاصا تھیں۔"[14] جنوب کی طرف عابدین محل واقع تھا جسے اسمٰعیل نے 1874ء میں مرکزی رہائش گاہ کے طور پر ... کیا۔ اوپیرا ہاؤس کے پیچھے مسکی، سیدہ زینب، ... کی گنجان آبادیاں تھیں جنہیں اوپیرا ہاؤس کے پرشکوہ حجم اور یورپی اقدار نے منضبط کر رکھا تھا۔

قاہرہ میں اصلاح کا دانشورانہ خمیر اٹھنے لگا تھا۔ تمام تو ہرگز نہیں مگر کچھ ایک یورپی نفوذ کے زیر اثر تھے اور اس کے نتیجے میں (جیسا کہ ڈاکس برک نے کہا) یہ روشن کاری تزیئن کا شکار ہوئی۔[122] اسمٰعیل قاہرہ کے متعلق غالباً سب سے خوب صورت بیان "Khittat Tawfikiya" از علی پاشا مبارک (وزیر برائے تعلیم و عوامی تعمیرات) میں ملتا ہے۔ علی پاشا ایک انجینئر، قوم پرست، جدت پسند، نکتہ رس مورخ، ایک منکسر المزاج فقیہ کا بیٹا اور مغرب کے ساتھ ساتھ اسلامی مشرق کی روایات اور مذہب سے بھی تحریک یافتہ تھا۔ آپ تاثر لیتے ہیں کہ اس دور میں قاہرہ [illegible] مقامی قاہری کی جانب سے بے مثال تعصب اور مشاہدات کو تحریک دلائی۔ علی پاشا اوپیرا کا ذکر نہیں [illegible] اس نے محلات پر اسمٰعیل کے بے پناہ اخراجات، اس کے باغات و چڑیا گھروں اور دورے [illegible] شخصیات کے سامنے شاہانہ مظاہروں پر تفصیل سے بات کی ہے۔ بعد میں علی جیسے مصری مصنفین [illegible] کے خمیر کا ذکر کیا، لیکن اوپیرا ہاؤس اور Aida کو ملک کی آرٹسٹک زندگی اور اس کی سامراجی اطاعت [illegible] دستور علامات بیان کیا۔ 1971ء میں لکڑی کا اوپیرا ہاؤس جل کر خاک ہو گیا، یہ دوبارہ اس جگہ [illegible] 1988 [illegible] نیا ثقافتی مرکز جزیرہ پر تعمیر ہوا۔ اس مرکز میں ایک اوپیرا ہاؤس بھی شامل ہے۔

ہم واضح طور پر اس نتیجے تک پہنچتے ہیں کہ قاہرہ زیادہ عرصے تک Aida کو ایک ایسے موقعے اور مقام سے [illegible] قبول نہیں رہا تھا۔ Aida کی مصری شناخت شہر کے یورپی چہرے، اس کی سادگی اور نوآبادیاتی شہر کے باشندے و سامراجی [illegible] Aida [illegible] جمالیات ہے اور ہم Aida میں اس کے اور قاہرہ کے درمیان مطابقت نہیں پاتے۔ زیادہ تر مصر کے لیے Aida ایک سامراجی مصنوع تھا جو سامعین کے چھوٹے سے طبقے کے لیے ادھار پر خریدی گئی۔ وردی نے اسے اپنے فن کی ایک یادگار خیال کیا، اسمٰعیل اور ماریات نے الگ الگ مقاصد کے تحت اپنی فالتو توانائی اور بے قرار جذبہ اس پر نچھاور کیا۔ اپنے نقائص کے باوجود Aida کو ایک تماشائی فن پارے کے طور پر بیان کیا اور اس سے لطف اٹھایا جا سکتا ہے [illegible] جمالیاتی صورت کی یاد دلاتا ہے ... صرف اور صرف یورپی سامعین کو الگ اور متاثر کر [illegible] ایک سامراجی تماشا۔

بلاشبہ یہ چیز آج کے ثقافتی دستور میں Aida کی حیثیت سے بہت دور کی بات ہے۔ اور [illegible] ہے کہ ایمپائر کی بہت سی عظیم جمالیاتی اشیا کو ان کے ہمراہ آنے والے غلبے سے قطع نظر یاد کیا اور سراہا جاتا ہے۔

[illegible] باقی ہیں جنھیں آج بھی پڑھا، دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اور ان میں موجود طرز عمل اور حوالے کی سامراجی ساخت (جو علاقے اور اختیارات کے لیے جدوجہد سے بے تعلق لگتی ہیں) کو برطرف کر دینے سے ہم ان فن پاروں [illegible]

[illegible] مقامی کے ساتھ ساتھ غشی پیدا کرنے والا اثر بھی ڈالا۔ اس وقت [illegible] جب اس قسم کے دورے کھلے اور غشی طاری کرنے والے ثقافتی [illegible] اور بے ہوشی کا نشانہ بناتے ہیں۔ [illegible] کو برطانوی کورزا کی ہے [illegible] چند سفید فاموں کی ہلاکت کے بدلے میں [illegible] نوآبادیاتی زندگی کی ناانصافیوں اور خوف ناکیوں کو عیاں [illegible] اور اس کی مخالفت میں بھی (مل، بلیلے، لارڈ چیف جسٹس کاک برن)۔ تاہم، وقت [illegible] اور ایمپائر میں دیگر "انتقامی قتل عام" واقع ہوئے۔ البتہ ایک مورخ کے [illegible] کی اندرون ملک آزادی اور بیرون ملک سامراجی حاکمیت کے درمیان فرق برقرار [illegible]

[illegible] "قتل عام" کو سخت گیر برطانوی پالیسیوں کے ساتھ جوڑا اور دونوں کو پسند کیا۔ "Culture and Anarchy" میں 1867 کے [illegible] فسادات کے وقت لکھی گئی۔ اور ثقافت کے متعلق آرنلڈ کے خیالات کو شدید بدنظمی [illegible]

[illegible] ہے کہ کویت پر صدام حسین کے بیہمانہ قبضے کے خلاف قانونی [illegible] جنگ ویتنام کا بھوت اتارنے کے لیے کیا گیا

[illegible] لاکھوں ویتنامی مارے گئے اور جنگ ختم ہونے کے سولہ برس بعد بھی جنوب مشرقی ایشیا بدستور تباہ حال ہے۔ چنانچہ امریکہ کو مضبوط بنانے اور بطور راہنما صدر بش کے امیج کو فروغ دینے کے عمل نے ایک دور دراز معاشرے کی تباہی [illegible] [illegible] تعلقات عامہ کو استعمال کیا گیا۔ جب عراق انتشار، جوابی بغاوت اور وسیع پیمانے پر [illegible] گزرا تو امریکی عوام کی دلچسپی مختصر وقت کے لیے بڑھ گئی۔)

انیسویں صدی کے اواخر سے تعلق رکھنے والے یورپی کو [illegible] آپشنز کی بنیاد مقامی باشندوں کو مطیع اور تادیب کا نشانہ بنانے تھی [illegible] فراموش نشاط ہے [illegible] دور دراز علاقوں اور لوگوں [illegible] حکومت کرنے، قبضہ قائم رکھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی طاقت۔ ان میں سے کھوج مہمات، فائدہ بخش تجارت، انتظامیہ، علاقائی الحاق، جرم، قتل اور نمائشوں کے منصوبے، مقامی تماشے، نوآبادیاتی حکمرانوں اور ماہرین کا ایک نیا طبقہ برآمد ہوا۔ ایک اور آپشن مقامی باشندے کو غیر اہم بنانے اور پھر نئے سرے سے تشکیل دینے کی نظریاتی بنیاد ہے۔ تھامس ہوجکن نے "Nationalism in Colonial Africa" میں حکومت کے کئی انداز بتائے ہیں: فرانسیسی کا تیسیع، برطانوی منتجعیت، بلجیئن فلاطونیت۔[۲۸] اور آپ انہیں خود اشاعتیت پسندانہ [illegible] نقش پاتے ہیں سارے افریقہ اور ایشیا میں مختلف نوآبادیاتی سکول، کالج، یونیورسٹیاں، مقامی اشرافیہ نے انہیں بنایا اور حسب منشا کے مطابق چلایا۔ تیسری آپشن "مہذب بنانے کے مشن" کے ذریعے مغربی نجات کا نظریہ ہے [illegible] ماہرین (مبلغین، اساتذہ، مشیروں، محققین) اور جدید صنعت و ابلاغ دونوں کی [illegible] پسماندہ کو مغربی رنگ میں رنگنے کے سامراجی نظریے نے دنیا بھر میں قبولیت حاصل کی [illegible] [illegible]

چوتھی آپشن [illegible] صورت [illegible] قابل بناتی ہے۔ خود ثقافت کا نظریہ (جیسا کہ آرنلڈ نے اسے بہتر بنایا)[۲۹] [illegible] عناصر کے خلاف نظریاتی جبر کو عام اور تاریخی سے نجات دلانے کی خاطر وضع کیا [illegible] عمل" کو اندرون و بیرون ملک ایک ناقابل شکست نقطۂ نظر خیال [illegible]۔ پانچویں آپشن وہ عمل ہے جس کے تحت، مقامی باشندوں کو ان کی زمین پر تاریخی مقام سے بے دخل کرنے کے بعد، ان کی تاریخ سامراجی وظیفے کے طور پر نئے سرے سے لکھی جاتی ہے۔ یہ عمل متضاد حافظوں کو زائل اور تشدد کو روکنے والا بیانیہ استعمال کرتا ہے [illegible] انوکھی چیز تجسس بھری طاقت کا نقش اختیار کر لیتی ہے۔ سامراجی موجودگی اس قدر غالب ہوتی

ہے کہ اسے تاریخی لزوم سے الگ کرنے کی کوئی بھی کوشش ناممکن ہو جاتی ہے۔ یہ سب چیزیں مل کر مفتوح کردہ، مغلوب اور محکوم بنائے گئے علاقوں (جن کے باشندے فرار کی قوت سے عاری اور یورپی مرضی کی مخلوقات بن کر رہنے پر مجبور نظر آتے ہیں) کے متعلق بیان اور مشاہدے کے فنون کا مقبوضہ تخلیق کرتی ہیں۔

۷- سامراجیت کی مسرتیں

"کم" (Kim) اتفاقی بے مثال ہے جتنا کہ انگلش ادب میں روڈیارڈ کپلنگ کی زندگی اور [illegible] [illegible] منظر عام پر آیا۔ وہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس [illegible] چیزوں کو چھپائے ہوئے ہے۔ ایک اور صاحب طرز ادیب کونراڈ [illegible] [illegible] اور اس سے متعارف کروایا [illegible] انگلش ادب کے محققین کے لیے ایک چیلنج بنے رہے [illegible] خود پسندانہ کا باعث ہے جنہیں [illegible]

[illegible] "Heart of Darkness" (۱۸۹۹ء) [illegible] اور "Nostromo" (۱۹۰۴ء) میں جنوبی امریکہ [illegible] کا عظیم ترین کام ہندوستان پر مرکوز ہے جس کے متعلق کونراڈ نے کبھی کچھ نہ لکھا۔ اور انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان تمام برطانوی اور شاید تمام یورپی نوآبادیاتی مقبوضات میں سب سے زیادہ فائدہ بخش اور سب سے پائیدار نوآبادی بن گیا تھا۔ 1608ء میں وہاں برطانوی دستے کی آمد سے لے کر 1947ء میں آخری برطانوی وائسرائے تک ہندوستان نے صنعت و تجارت، کاروبار و سیاست، نظریات [illegible] زندگی کے شعبوں میں برطانوی زندگی پر گہرا اثر ڈالا۔ انگلش ادب اور سوچ

[illegible] ہندوستان کے متعلق لکھنے [illegible] والے عظیم [illegible] فہرست [illegible] طور پر ممتاز [illegible]
[illegible] اس میں [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہندوستان کی [illegible] تخیل [illegible] تخیل میں [illegible]
اہمیت (ساری عمارت زمین بوس ہونے سے کچھ ہی عرصہ قبل) ناقابل تردید ہے۔

کپلنگ نے نہ صرف ہندوستان کے متعلق لکھا، بلکہ وہ وہیں کا تھا۔ اس کا محقق، استاد اور آرٹسٹ باپ [illegible] ہندوستان میں [illegible] (اور [illegible] سے پہلے باب میں [illegible]) ۔ روڈیارڈ وہیں پر 1865ء میں پیدا ہوا اور ابتدائی برسوں میں ہی ہندوستانی بولنے لگا۔ اس نے اپنے اول [illegible] کی زندگی [illegible] میں [illegible] صاحب۔ چھ سال کی عمر میں [illegible] سکول میں پڑھنے انگلینڈ بھجوائے گئے۔ انگلینڈ میں ابتدائی برسوں کے خوفناک تجربے (سات تھوڑی میں [illegible]) سے [illegible] واپس [illegible] موضوع [illegible] تعلق [illegible] نوآبادیاتی حکام کے بچوں کے لیے کھولے گئے ایک کمتر پبلک سکول یونائیٹڈ سروسز کالج ویسٹ وارڈ ہو! میں [illegible] 1882ء میں [illegible] ہندوستان آیا۔ اس کا خاندان بدستور وہیں تھا، اور سات سال تک (جیسا کہ وہ بعد از موت شائع ہونے والی سوانح "Something of Myself" میں بتاتا ہے) پنجاب میں بطور صحافی کام کرتا رہا، پہلے "دی سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور پھر "دی پائنیر" کے ساتھ۔

اس کے اولین افسانے اسی تجربے کی دین تھے، اور ہندوستان سے ہی شائع ہوئے۔ اس وقت اس نے شاعری بھی [illegible] (verse [illegible]) اور پہلا مجموعہ "Departmental Ditties" (1886ء) شائع [illegible] 1889ء میں ہندوستان [illegible] اگرچہ تمام ساری زندگی اس کا فن ابتدائی ہندوستانی برسوں کی یادوں پر پلتا رہا۔ بعد ازاں کپلنگ کچھ عرصہ [illegible] اور [illegible] امریکی خاتون سے شادی کی) لیکن 1900ء کے بعد [illegible] Kim کی [illegible] 1936ء میں اپنی وفات تک [illegible] شہرت اور کافی قاری حاصل کر لیے۔ 1907ء میں اسے نوبل انعام دیا گیا۔ اس کے دوست امیر اور بارسوخ تھے [illegible] شامل تھے [illegible] (جس میں اس کا بیٹا مارا گیا) [illegible] وہ بدستور [illegible] پارٹی کا [illegible] انگلینڈ اور [illegible] کے بارے میں اس کا [illegible]

[illegible] اس کی ساکھ میں ایک تبدیلی کی بھی پیش بینی کرتی ہیں۔ اپنی وفات کے وقت اسے [illegible] اہل قلم کے لیے مخصوص اعزاز دیا گیا یعنی ویسٹ منسٹر ایبے میں تدفین۔ وہ انگلش ادب میں بدستور ایک ادارہ ہے، یعنی ایسا شخص جسے مرکزی دھارے کے برخلاف تھوڑا بہت سراہا تو گیا مگر کبھی [illegible]

[illegible]

[illegible] فطرت کے ایک حقیقی امر کا درجہ حاصل کیا [illegible] نوآبادیاتی تقسیم کی ایک طرف سفید فام مسیحی [illegible] یعنی اعلیٰ، مردانہ، باکمال اور [illegible] (کسی حد تک ضعیف، کمتر اور مطیع) [illegible]

[illegible]

دوسرا عنصر یہ ہے کہ ہندوستان ہی کی طرح کپلنگ بھی ایک تاریخی ہستی اور نمایاں آرٹسٹ بھی تھا۔ "کم" اس کے کیریئر میں ایک مخصوص دور میں لکھا گیا جب برطانوی اور ہندوستانی لوگوں کے درمیان تعلقات بدل رہے تھے۔ [illegible] "ایمپائر کے نیم سرکاری دور میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے اور ایک اعتبار سے اس کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور اگرچہ کپلنگ نے اس حقیقت کی مدافعت کی، مگر ہندوستان برطانوی حکومت کی واشگاف [illegible] 1885 [illegible] (سولین کے ساتھ ساتھ ملٹری بھی) کے غالب طبقے کے رویے میں 1857ء کی بغاوت کے نتیجے میں اہم تبدیلی واقع ہو رہی تھیں۔ برطانوی اور ہندوستانی [illegible] تاریخ [illegible] ذکر، پیچیدہ ناول کسی بھی عظیم فن پارے کی طرح اظہارات، تبدیلیوں، زبردستی شمولیت اور اخراج سے بھرپور تاریخ کا ایک نہایت بصیرت افروز حصہ ہے۔ یہ چیز اسے اور بھی زیادہ دلچسپ بناتی ہے [illegible] ہندوستانی صورت حال میں ایک غیر جانب دار شخص نہیں بلکہ اس کا ایک نمایاں اور فعال کردار تھا۔

اگرچہ ہندوستان نے 1947ء میں اپنی آزادی حاصل کر لی (اور اسے تقسیم کر دیا گیا) [illegible] برطانوی تاریخ کی تعبیر کے انداز پر بحث بدستور جاری ہے۔ مثلاً ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ سامراجیت نے [illegible] خون برطانوی ضرورتوں اور مساجیر نے پیا) بدستور گھاٹے کا شکار ہے۔ بالعکس طور پر [illegible] برطانوی دانشور، سیاسی شخصیات اور مورخین موجود ہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ ایمپائر [illegible] جس کی علامات سوئز، عدن اور ہندوستان تھے [illegible] برطانیہ اور دیسی لوگوں کے لیے بھی بری تھی۔ برطانیہ اور دیسی لوگ ایمپائر کے دور سے لے کر اب تک انحطاط کا شکار ہیں۔[126]

آج جب ہم کپلنگ کا "کم" پڑھتے ہیں تو یہ ان میں سے متعدد مسائل پیش کرتا ہے۔ کیا کپلنگ ہندوستانیوں کو بطور کمتر انسان یا کسی طرح سے برابر مگر مختلف روپ میں پیش کرتا ہے؟ بلاشبہ [illegible] قاری چند عوامل کو دیگر سے [illegible] (مثلاً [illegible] تعلق [illegible] لیے اس کی محبت کو اجاگر کریں گے۔ تو ہم انیسویں صدی کے آخر میں [illegible] سکاٹ، آسٹن، ڈکنز اور ایلیٹ کی تحریروں سے قبل [illegible] لکھے گئے "کم" کو کس طرح پڑھیں؟ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ کتاب بھی بہر حال [illegible] طور پر سیاسی قرار دیا گیا سامراجی تجربہ میٹروپولیٹن مغرب کی ثقافتی اور جمالیاتی زندگی میں در آیا تھا۔

[illegible] یا موزوں رہے گا۔ کم بال اوہارا ہندوستانی فوج کے [illegible] اس کی ماں بھی سفید فام ہے۔ اس نے لاہور کی گلیوں بازاروں میں پرورش پائی اور [illegible] چند کاغذات اور ایک تعویذ ساتھ لیے پھرتا ہے۔ وہ ایک [illegible] کی امید میں آیا ہوا ہے۔ کم اس کا چیلا بن جاتا ہے اور دونوں [illegible] ان کی مدد کرتا ہے۔ [illegible] ایک برطانوی خفیہ [illegible] میں ملوث ہو جاتا ہے۔ [illegible] گھوڑوں کے افغان سوداگر محبوب علی (جو انگریزوں کے لیے کام کرتا ہے) [illegible]

[illegible]

[illegible] کی خوبیوں پر قاری ڈسوس ہوں گی۔ یہ غالب طور پر ایک مردانہ [illegible] مرکزی مردار ہیں۔ ایک نوجوان لڑکا اور ایک بوڑھا مرتاض۔ ان [illegible] ناول کی مرکزی متعین حقیقت [illegible] ہندوستانی سپاہی اور اس کا پرکشش گھوڑسوار بیٹا، [illegible] مردوں والی زبان بولتے [illegible] Shamlegh [illegible]

[illegible]

کرتی ہیں۔

اگرچہ کم خود ناول میں تیرہ تا سولہ یا سترہ سال کا لڑکا ہی رہتا ہے، لیکن وہ تماشوں، [illegible] خود انحصاری جیسے لڑکوں والے شوق رکھتا ہے۔ لگتا ہے کہ کپلنگ نے بطور نوجوان اپنے [illegible] شخصیت سامنے آتی ہے اور وہ نوجوان ہونے کے باوجود تحکم پسند بھی ہے۔ [illegible] کچھ عرصہ پڑھا) اور عظیم کھیل (ہندوستان کی برطانوی انٹیلی جنس) میں ملازمت [illegible] میں مضمر نہیں ہے۔ اس کے برعکس عظیم کھیل کے تقاضے زیادہ چوکنا ہیں۔ [illegible] الذکر ایک بیکار اقتداری نافذ کرتا ہے، جبکہ خفیہ سروس کی نوکری [illegible] ضبط کا تقاضا کرتی ہیں جس پر وہ بخوشی تیار ہو جاتا ہے۔ کرفن کے [illegible] معیشت ہے جس میں (وہ ایک مرتبہ کم کو بتاتا ہے) لاعلمی اور بے خبری سب سے بڑا گناہ ہے۔ لیکن کم کے [illegible] کپلنگ کی غیر مختتم تفریح کا بہانہ دیتے ہیں۔

ہمیں لڑکوں والی ان مسرتوں کو غلط معنوں میں نہیں لینا چاہیے۔ وہ ہندوستان اور دیگر ریاستوں پر برطانوی [illegible] 1907 [illegible]

[illegible] "The Games Ethic and Imperialism" [illegible]

[illegible] "Huckleberry Finn" [illegible] "Moby Dick" [illegible] "The Deerslayer" [illegible]

[illegible] "Pilgrim's Progress" [illegible] کپلنگ [illegible] کی تکمیل کے لیے [illegible] مذہب [illegible] روحانی تکمیل اور عظیم کھیل کی میکانکی حقیقتوں میں [illegible]

[illegible] عظمت [illegible]
چمک [illegible] ہندوستان میں برطانوی حکومت [illegible]
[illegible]
حاکمیت میں اضافہ کر دیتا، برطانیہ کے رحیم غلبے کا عدل اور [illegible] کر دیتا ہے۔

میری رائے میں یہ نکتۂ نظر غلط طور پر لیا گیا اور حتیٰ کہ کپلنگ کے بہت سے قارئین نے اسے مسترد بھی [illegible] طور پر دکھاتا ہے کہ لاما (ایک دانا اور اچھا آدمی) کم کی جوانی، راہنمائی اور نگہداری کا ضرورت مند ہے۔ حتیٰ کہ [illegible] صاف ظاہر ہے کہ لاما کم کو اپنا نجات دہندہ سمجھتا ہے۔ برطانیہ کے خلاف شورش کو ہوا دینے والے روسی کارندوں کے ساتھ رو برو ہونے کے بعد کم لاما کی مدد کرتا (اور اس کی مدد لیتا) ہے۔ کپلنگ کے تمام فکشن میں [illegible] اس کی ضرورت ہے۔

بلاشبہ یہ "دیگر چیزیں" ایمان اور غیر متزلزل ارادہ ہیں۔ ایک مرکزی بیانیے میں "کم" دوبارہ اسی جستجو کی [illegible] میں سے کسی کو بھی رعایت نہیں دیتا۔ وہ ہر کہیں لاما کے ساتھ ساتھ جاتا ہے تاکہ "جسم کے التباسات" سے [illegible] پہاڑوں سے متعلق "حیرت انگیز اور مسحور کن قصے کہانیاں" بیان کرواتا ہے۔

ناول کے آخر میں لاما کی جستجو اور کم کی بیماری ایک دوسرے کی گتھی کھولتے ہیں۔ کپلنگ کی بہت سی

کہانیوں کے قارئین [illegible] کے بقول "شفا کا موضوع" سے واقف ہوں گے۔ یہاں بھی بیماری ایک عظیم بحران پر منتج ہوتی ہے۔ ایک ناقابل فراموش منظر میں کم لاما پر حملہ آور ہونے اور اس کا تقدس پامال کرنے والے غیر ملکیوں پر [illegible] ہوتا ہے۔ بوڑھے کی طلسماتی قسم کی کاغذی [illegible] پھٹ جاتی ہے اور دونوں [illegible] بے سکونی اور بیماری کی حالت میں پہاڑوں پر گھومنے پھرنے لگتے ہیں۔ کم غیر [illegible] لاما ناقابل برداشت حد تک [illegible]

[illegible] چنانچہ کپلنگ احتیاط [illegible] سامراجی [illegible] اعزاز حاصل کرنے کی [illegible] ناول نگاری کی اچھی مشق ہے لیکن [illegible] کے ساتھ مطابقت رکھنے والی زندگی [illegible] کی مدافعت کی اور اپنے [illegible] اس نے بدستور بازاروں اور قصبوں کا ایک پرکشش [illegible] ہوئے بھی ایک صاحب کا رتبہ برقرار رکھا۔ اس نے کھیل احسن انداز میں کھیلا، اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر برطانیہ کی خاطر لڑا اور کبھی کبھی کمال بھی دکھایا۔ اس نے شاطر [illegible] کی عورت کو خود سے دور بھگا دیا۔ اسے کس خانے میں رکھنا چاہیے؟ اور قابل محبت بوڑھے لاما کو کس خانے میں؟

[illegible] کی [illegible] تصورات [illegible] قارئین کم کے کردار میں پیش رفت، [illegible] کی تبدیلی اور عمومی بے اعتباری شناخت کر لیں گے جس کی بنیادی خوبیوں کو [illegible] "خفیف ترین آگہی" کا نام دیتا ہے۔ [illegible] کہتا ہے کہ کچھ معاشرے ایک خاص [illegible] والے کردار کے متقاضی ہوتے ہیں جو انہیں باہم ملا کر ایک برادری کی شکل دے سکے، انہیں محض انتظامی یا قانونی اداروں سے کچھ زیادہ میں تبدیل کر سکے۔

برادری میں داخلے یا عنوان شباب کی رسم میں جنہوں نے بھی خفیف ترین آگہی کی جستجو کو بے وقعت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ وہ عورتوں کے بھیس میں ہوتے ہیں، صرف ایک دن میں جیوں یا تی کر دینے خود کو جب ہم ساید یا اعزاز سے محروم کرنے کے لیے۔ [illegible] جیسے انہیں ایک جیسی کٹھ حالت میں لایا جا رہا ہو تا کہ [illegible] نقل یا پیر کیا جا سکے تا کہ وہ زندگی میں اپنے نئے رتبے کو جان سکیں۔"[۱۸]

کم کا خود بھی ایک آزمائش اچھوت لڑکا اور بعد میں برطانوی خفیہ سروس کی "[illegible] کھیل میں ایک [illegible] بھی ہونا معاشروں کی کارکردگی اور انہیں قابو میں لانے کے متعلق کپلنگ کی [illegible] مطابق نہ تو معاشروں کو سخت گیری سے چلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان پر حتمی اور یکتائی شخصیت [illegible] کا پرچار کرنے والے مکمل غلبہ پا سکتے ہیں۔ ایک تعین ضروری ہے تا کہ ایک کے غلبے [illegible] لگام ملے۔ خفیف ترین شعور والی شخصیت معاشروں کو قائم رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اور کپلنگ نے [illegible] نقطۂ عروج اور کم کے کردار میں تقلیب میں یہی طریقہ کار استعمال کیا۔

ان معاملات کو سمجھنے کے لیے کپلنگ کم کو بیمار اور لاما کو تعبیر کرتا ہے۔ بے قابو ہوتی صورت میں ایک چھوٹا سا عملی اکہ کار بھی موجود ہے جو بہرے پشتہ لا ماننے والا، کم کا ہم وطن اور [illegible] کم کی کاوشیں کامیاب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ روس فرانس گٹھ جوڑ اور ایک ہندوستانی [illegible] ثبوت فراہم کرنے والے دستاویزات کا پیکٹ کم سے محفوظ طور پر لے لیا جاتا ہے۔ تب [illegible] اس کا پیشہ چھن گیا ہو

> اس نے محسوس کیا [illegible] چاہے وہ اسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا [illegible]
> سے تعلق [illegible] فراری جیسی۔ ہوا نے اسے پنکھا جھلایا، طوطے اس پر چیخے۔ برے پرے گھر کا شور وغل اس کے بہرے کانوں سے ٹکرایا۔"[۱۹]

یوں کم اس دنیا کے لیے مر گیا، کسی داستانی ہیرو کی طرح ایک قسم کے تحت الثریٰ میں اتر گیا جہاں سے اگر وہ واپس آیا تو پہلے سے زیادہ مضبوط اور با اختیار ہو گا۔

اب کم اور "اس دنیا" کے درمیان تعلق کا ملاپ لازمی ہے۔ اگلا صفحہ اگر کپلنگ کے فن کی معراج نہیں تو اس کے قریب قریب ضرور ہے۔ کم کے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ "میں کم ہوں، اور کم کیا ہے؟"

> وہ رونا نہیں چاہتا تھا [illegible] اسے ساری زندگی رونے کی اس قدر کم خواہش نہیں ہوئی تھی [illegible] لیکن

[illegible] اپنے [illegible] پر [illegible] کیونکہ ایک قبل از شعور [illegible] سے اس کی ماں سے دوبارہ ملنے کی ایک حالت اور قریباً ذاتی خواہش پیش کرتی ہے۔

[illegible] روایت "[illegible] حالت، وہ حرکت ہوتی زندگی" کا کا ذکر محض بیان کیا گیا ہے، لیکن [illegible] خیال میں فرق کافی بڑا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] Kinkead Weekes کہتا ہے کہ کپلنگ کی [illegible]

[illegible]

[illegible] تاہم [illegible] پر اتفاق کر سکتے ہیں، لیکن میری رائے میں یہ کافی زیادہ

غیر تاریخی ہے۔ جی ہاں، لاما ایک قسم کا اتفاقی سیاحت ہے، اور یہ بھی درست ہے کہ کپلنگ کچھ ہمدردی کے ساتھ [illegible] جس کی عدم موجودگی نہیں کی جا سکتی۔ عظیم کھیل جاری رہتا ہے اور کم بھی اس کا ایک حصہ ہے، چاہے لاما تمثیلیں تراش لے۔ ہم فطری طور پر "کم" کا مطالعہ ایک ایسے ناول کی حیثیت سے کرنے کے مجاز ہیں جو دنیا کے عظیم ترین ادب سے تعلق رکھتا ہے اور جو اپنے رکاوٹ بننے والے تاریخی و سیاسی حالات سے کچھ حد تک آزاد ہے۔ تاہم ہمیں اس کے اندر موجود معاصر واقعیت کے ساتھ روابط (جن کا مشاہدہ کپلنگ نے بہت باریک بینی سے کیا) کو یک سر طرف نہیں کر دینا چاہیے۔ یقیناً کرشن، کم، محبوب، بابو اور حتیٰ کہ لاما بھی ہندوستان کو کپلنگ والی نظر سے دیکھتے ہیں یعنی امپائر کے ایک حصے کے طور پر۔ یقیناً کپلنگ اس وقت [illegible] ہے۔

کپلنگ کی بہترین تحریر کے قارئین نے کپلنگ کو اپنے آپ سے بچانے کی متواتر کوشش کی ہے۔ مثلاً "کم" کے بارے میں ایڈمنڈ ولسن کی مشہور رائے تھی:

> اب قاری توقع کرتا ہے کہ [illegible] محسوس کرے [illegible] غلامی میں دے رہے ہیں کہ ہمیں وہ ہمیشہ اپنا سمجھتے اور [illegible] شکل کی صورت میں [illegible] مشرق ([illegible] [illegible] اور [illegible] کے ساتھ) اور [illegible] کی اساطیر اور اعتقادات [illegible] کے ساتھ) کے درمیان فرق [illegible] کیا ہے۔ [illegible] دونوں پہلو [illegible] کوئی بھی ایک [illegible] کو حقیقتاً نہیں سمجھتی، اور ہم کم کو کبھی ایک تو کبھی دوسری کی جانب جاتے ہوئے دیکھتے [illegible] متوازی الخطوط کبھی نہیں مل پاتے [illegible] محسوس ہونے والی متبادل کشش کبھی بھی [illegible] تک نہیں ہوتی..... چنانچہ کپلنگ [illegible] کی بھی اساسی تنازع کو پیش نہیں کرتا [illegible] کپلنگ نے بھی کبھی ایسے تنازع کا سامنا نہیں کیا تھا۔"[23]

مجھے یقین ہے کہ ان دونوں نقطہ ہائے نظر کا ایک متبادل بھی موجود ہے جو کپلنگ اور ولسن کی نظر میں انیسویں صدی کے اواخر کے برطانوی ہندوستان کی حقیقتوں کے متعلق زیادہ درستگی رکھتا ہے۔ کم کی نوآبادیاتی سروس اور ہندوستانی ساتھیوں سے وفاداری کا مسئلہ غیر حل شدہ رہتا ہے کیونکہ کپلنگ اس کا سامنا نہ کر پایا، بلکہ اس لیے بھی کہ کپلنگ کے لیے وہاں کوئی تنازع نہیں تھا۔ درحقیقت ناول کا ایک مقصد کم سے شکوک دور کیا

کے لیے اداسی تڑپ اور ہندوستان کے لیے یورپی کارندوں کی مداخلت دور ہونے پر تضاد کی عدم موجودگی [illegible] آپ اس کے سیاق و سباق کو مکمل طور پر مسخ کر دیں گے۔ یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ کپلنگ کے سامراجی نظریے [illegible] کوئی قابل قدر رعایت نہیں تھے، تاہم اس نے اس کی برائیوں کو کافی حد تک شناخت کیا۔ چنانچہ [illegible]

[illegible] سے پہلے کی اتھل پتھل [illegible] کافی عرصہ ہندوستان [illegible] تھے [illegible] ہیں "جو غدر کے دنوں میں حکومت کا ملازم ہوا کرتا تھا"۔ معاصر قاری کے لیے [illegible] انیسویں صدی کے اینگلو انڈین تعلق کا اہم ترین و نہایت مشہور اور قتل و غارت سے 1857ء کی [illegible] شروع ہوئی اور باغیوں نے دہلی پر [illegible] "غدر" کے بارے میں [illegible] (مثلاً [illegible] "The Great" کی [illegible] ہندوستانی فوج کے ہندو اور مسلمان [illegible] اور سور کی چربی ملی تھی۔ درحقیقت غدر کے اسباب خود برطانوی [illegible] کی پیداوار تھے جس میں ہندوستانی لوگوں اور افسر [illegible] پر مشتمل تھا، ایسٹ [illegible] پائی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ متعدد نسلوں اور ثقافتوں پر مشتمل ملک پر سفید فام عیسائی حکومت [illegible] پائی جاتی تھی۔ [illegible] نسلیں اور ثقافتیں برطانویوں کی اطاعت کو باعث ذلت سمجھتی تھیں۔ [illegible] غدریوں کو معلوم تھا کہ تعداد کے اعتبار سے وہ اپنے افسروں کی نسبت کہیں زیادہ تھے۔

[illegible] اور برطانوی دونوں تاریخوں میں غدر ایک واضح خط امتیاز [illegible] افعال، حرکات، واقعات اور [illegible] کے پیچیدہ ڈھانچے میں جائے بغیر ہم کہہ سکتے ہیں کہ برطانویوں کے لیے (جنہوں نے غدر کو سختی اور درشتی سے کچلا) ان کے تمام اقدامات تادیبی اور جوابی تھے۔ انہوں نے کہا کہ غدریوں نے یورپیوں کو قتل کیا تھا اور یہ واقعات اس امر کا ثبوت تھیں (کہ جیسے ثبوت ضروری تھا) کہ ہندوستانی لوگ یورپی برطانیہ کی برتر تہذیب کی اطاعت کے مستحق تھے۔ 1857ء کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی جگہ باقاعدہ حکومت ہند نے لے لی۔

ہندوستانیوں کے لیے غدر برطانوی حکومت کے خلاف ایک قومی تحریک تھی جس نے بدسلوکیوں، استحصال اور شکایات مسترد کیے جانے کے باوجود ناقابل مصالحت طور پر خود کو منوایا۔ 1925ء میں جب ایڈورڈ تھامسن نے برطانوی راج کے خلاف اور ہندوستانی آزادی کے حق میں اپنا زبردست مقالہ "The Other Side of the Medal" شائع کیا تو غدر [illegible] بھرپور اور شعوری مخالفت کی منزل پائی۔ اس نے ڈرامائی طور پر دکھایا [illegible] ہندوستانی اور برطانوی تاریخ اپنی اپنی پیش کردہ صورتوں سے قطعی منحرف تھی۔ المختصر، غدر نے [illegible] کے درمیان فرق کو نمایاں کیا۔

[illegible]

ان احساسات کا حامل نہ ہوتا ایک [illegible] چھوٹی سی اقلیت سے تعلق رکھنے کے مترادف تھا۔ [illegible] اہم تھی کہ کپلنگ نے غدر کے متعلق بات ایک ہندوستانی سپاہی کے [illegible] کو ایک طرح کا پاگل پن سمجھتا ہے۔ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں [illegible] میں محترم [illegible] مرکزی شاہراہ سے [illegible] متعلق بتاتا ہے تو اس کا بیان واقعات کے متعلق برطانوی "نطق" سے بھرا ہوا ہے:

> فوج میں ایک سودا سما گیا اور وہ اپنے افسروں کے خلاف ہو گئے۔ یہ پہلی برائی تھی لیکن [illegible] میں ہاتھ ڈال لیتے تو اس کا تدارک ہو جاتا۔ لیکن انہوں نے صاحبوں کی بیویوں [illegible] کرنے کی راہ اپنائی۔ تب سمندر پار سے صاحب آئے اور سختی سے ہاتھ ڈالا۔[125]

ہندوستانی ناراضگی، ہندوستانی مدافعت کو محض 'دیوانگی' کے بارے میں برطانوی بے احساسی بنا [illegible] ہندوستانی کارروائیوں کو برطانوی عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کی راہ اپنانے کے طور پر پیش [illegible] پرستانہ ہندوستانی معاملے کی معصومانہ تخفیف ہی نہیں بلکہ رائے پر اثرانداز ہونے کی کوششیں بھی [illegible] کپلنگ بوڑھے سپاہی سے برطانویوں کی جوابی کارروائی کے متعلق بیان دلواتا ہے [illegible] کر سامراجی دھڑے بازی کی دنیا میں داخل ہوتے ہیں جہاں دیسی باشندہ [illegible] گیر مگر اخلاقی منصف اور باپ جیسا ہے۔ یوں کپلنگ ہمیں غدر کے متعلق [illegible] دیتا اور یہ الفاظ ایک ہندوستانی کے منہ سے ادا کرواتا ہے جس کا زیادہ قرین قیاس قوم پرستانہ اور ناراض ہم

[illegible] (اسی طرح محبوب علی کا تعلق پٹھانوں سے ہے جو تاریخی طور پر ساری انیسویں صدی کے دوران برطانویوں کے خلاف شورش آمادہ رہے۔ مگر یہاں اسے برطانوی حکومت سے مسرور [illegible] کی [illegible]) چونکہ دونوں دنیاؤں کو متصادم حالت میں پیش کرنے سے اس قدر دور [illegible] نے ہمیں صرف ایک ہی غدر کے متعلق بتایا اور تضاد ابھرنے کا کوئی موقع ہی یکسر ختم کر دیا۔

[illegible] ۱۸۵۷ء کو لوکی [illegible] کہ وہ اس سب سے [illegible]

[illegible] انگریز پولیس والے [illegible] دیسی لوگوں سے زیادہ بہتر جانتے تھے، [illegible] حکمرانوں کے [illegible] افسران کو حکومت چلانی چاہیے [illegible] کوئی بھی [illegible] اور وہ بھی [illegible] بادیانی پولیس والا کوئی ہندوستان پر حکومت کرنی چاہیے اور [illegible] پرانے طور طریقوں کو ترجیح دیتے ہیں جو (چانک اور اس کے اہل خانہ کی طرح) دیسی لوگوں [illegible] ہندوستانیوں پر ہندوستانی "ہاتھوں" کے ذریعے مشرق [illegible] لیکن اس عمل میں کپلنگ مستشرقیت سے متصادم تمام [illegible] حکومت کرنے کی [illegible]

[illegible] طریقوں میں اونجلیکل ازم (مصلحین اور مبلغ)، افادیت پسندی، مرچنٹ ازم اور بالشبہ تاج اکیڈمکس بھی شامل تھے جنہیں "وبا سے بھی بدتر" کہا گیا۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ بیوہ کی جانب سے منظوری اتنی وسیع ہے کہ اس میں فاورو کنز جیسے لچک دار معلم کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ جیسے پولیس افسر اور نہایت سخت گیر کرنل کرشن بھی شامل ہیں۔

بیوہ سے ہندوستان اور اس کے حکمرانوں کے متعلق ایک قسم کا غیر متنازعہ اور قبول شدہ فیصلہ دلوانا کپلنگ کا [illegible] تناظر میں دیکھا جائے تو یورپی سامراجیت نے ہمیشہ اسی طریقے سے خود کو خوشگوار بنایا۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ دیسی رعایا باہر سے آئے ہوؤں کے علم اور طاقت کی منظوری دے اور اپنے معاشرے [illegible] ہندوستانی زندگی کے بھرپور اور خوب صورت منظر کے طور پر کریں تو آپ کپلنگ کا تحریر [illegible] رہے ہوں گے۔ جیسا کہ فرانسس ہچنز نے انیسویں صدی کے اواخر میں "The Illusion of Permanence: British Imperialism in India" میں لکھا،

> ایک تخیلاتی ہندوستانی تخلیق کیا" جس میں سماجی تبدیلی یا سیاسی [illegible]
> [illegible]
> وشش کا نتیجہ تھی، کیونکہ اسی فرضی ہندوستان کی بنیاد پر مستشرقین نے ایک پایہ دار حکومت تعمیر کرنا
> چاہی۔"

"کم" مستشرقین کے تعمیر کردہ خیالی ہندوستان میں ایک اہم حصہ داری ہے۔ [illegible] "روایت کی ایپوز" بھی کہا۔

اور بھی کافی کچھ قابل ذکر ہے۔ "کم" میں ہمیں سفید فام دنیا کی ناقابل تبدیل مشرقی دنیا سے تمیز کے اشارے ملتے ہیں۔ مثلاً "ہم کسی مشرقی شخص کی طرح لینا"؛ یا کچھ آگے چل کر، "اہل مشرق کے لیے تمام چوبیس گھنٹے ایک جیسے ہیں" [illegible] لیتا ہے تو کپلنگ کہتا ہے، "یہ ایشیا کا کمیشن ہے"؛ بعد میں کپلنگ نے "مشرق کی پھیری فروش جبلت" کا ذکر کیا؛ ایک ریلوے پلیٹ فارم پر محبوب کے "دیسی خادموں" نے ٹرکوں سے سامان نہ اتارا جو انہیں اتارنا چاہیے تھا؛ ٹرین کے شور شرابے میں بھی کم کا سو جانا "شور سے مشرقی لاپرواہی" کی مثال ہے؛ سکھوں کو "روپے کی خصوصی محبت" میں مبتلا بیان کیا گیا؛ ہری بابو ایک بنگالی ہونے کے ناتے ڈرپوک ہے، وغیرہ وغیرہ۔

ان میں سے کوئی بھی بات محض کپلنگ کا خاصہ نہیں۔ انیسویں صدی کے اواخر کی مغربی ثقافت کا نہایت [illegible] بہت کچھ افسوس آج بھی [illegible] "Propaganda and Empire" میں [illegible]

[illegible] قبضے میں رکھنے کی مختلف [illegible] سامراجی طاقتوں کے ساتھ مقابلہ (جیسا کہ "کم" میں [illegible] "The [illegible]" [illegible] سال کی عمر میں ہی [illegible] میں روس کی پیش قدمی برطانوی طاقت کے لیے [illegible] نوعیت بتاتا ہے۔

[illegible] فنی اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے اسے محض ایک پریشان حال اور مریض ذہن کی سامراجی [illegible] جارج آرویل نے غالباً کپلنگ کی اس صلاحیت [illegible]

[illegible]

[illegible] اسی طرح جب ہندوستان کے کسی سراغ ایم ایلیٹ جیسے گورنر نے اپنے کام کی منصوبہ بندی کی تو

اس کی [illegible] میں ہندوستانی بربریت کا نظریہ موجود تھا۔ آب و ہوا اور جغرافیہ ہندوستانی فرد میں مخصوص کرداری [illegible] وہ وقت [illegible] کل اسی طرح جیسے [illegible] یورپی لازماً پرجوش اور مستعد تھا۔ وی جی کیرنان کی کتاب "The Lords of Human Kind" کافی بہتر [illegible] معاشیات، بشریات، تاریخ اور سماجیات جیسے علوم انہی مقولوں پر تعمیر ہوئے اور نتیجتاً نوآبادیوں کا انتظام [illegible] سے قطعی بے اثر ہو گئے۔ مائیکل ایڈورڈز کی "The Sahibs and the Lotus" میں تفصیل سے بیان کردہ اس سارے تجربے (اپنی تاریخ، لہجے، اقدار اور انداز سخن کے ساتھ) [illegible] جاری رہا۔ [illegible]

سول سروس کا حصہ بننے کے لیے ہندوستان بھیجا گیا کوئی نوجوان انگریز ایک ایسے طبقے سے تعلق رکھتا تھا [illegible] مشکل اٹھائی اور جو بہت سی صورتوں میں اپنے حاکموں کی لاعلمی سے فائدہ اٹھانے کو تیار آمادہ نہ تھے۔"

فارسٹر کی "A Passage to India" میں رونی ہیسلاپ اسی قسم کے ایک افسر کی موثر تصویر ہے۔

[illegible] یہ ماہر نسلیات - محقق - سپاہی محض تخیل کی پیداوار نہیں، بلکہ یقیناً پنجاب میں کپلنگ کے تجربات سے [illegible] کی آوارہ گردیوں کے دوران کریٹن سے بہتر باس کا تصور کون کر سکتا ہے؟ [illegible] اور صورت حال کے تقاضے کے مطابق سخت گیر ہو جاتا ہے۔

[illegible] طاقت اور علم کا یہ ملاپ ڈوائل [illegible] (جس [illegible] مغربی سرحد کا آزمودہ کار فوجی ہے)۔ [illegible]

[illegible] "Anthropology and the Colonial Encounter" (1973ء) میں ان دونوں کے تعلق پر مزید روشنی ڈالی گئی۔ اس کے علاوہ لاطینی امریکی امور میں یو ایس کی مداخلت کے بارے میں رابرٹ سٹون کا ناول "A Flag for Sunrise" 1981ء کا مرکزی کردار [illegible] ماہر بشریات ہے۔) کپلنگ ایسے اولین ناول نگاروں میں سے ایک ہے جنہوں نے مغربی سائنس اور نوآبادیوں میں کارفرما سیاسی طاقت کے درمیان اس منطقی تعلق کو پیش [illegible] کپلنگ اس بارے میں نہایت محتاط ہے۔ جس طرح وہ برطانوی کنٹرول سے باہر تاریخی بہاؤ میں ہندوستان کو تصور نہیں کر سکتا، اسی طرح وہ ایسے

ہندوستانیوں کو بھی تصور کرنے سے عاری ہے جو مغربی مشغل میں [illegible] قابلِ ستائش ہونے کے باوجود بابو ایک مزاحیہ، دیسی، وحشت ذدہ [illegible] جیسا بچے کی مانند وحشی رہتا ہے۔

میں نے کہا ہے کہ کریٹن کی شخصیت ہندوستان میں برطانوی [illegible] ہونے والی تبدیلی کا نقطۂ عروج ہے۔ کریٹن کے پیچھے [illegible] [illegible] احساسِ آزادی، تجربہ کرنے پر آمادگی اور غیر رسمی پن کے [illegible] بعد قواعد [illegible] [illegible] ہندوستان میں ملازمت ایک انجانی ثقافت پر تحقیق کا موقع تھی [illegible] کریٹن اور کپلنگ کی طرح ہندوستان میں کام کو کل نظام چلانے جیسا نہیں سمجھتے تھے۔

کریٹن کے طور طریقے اکتاہٹ زدہ حکومت والے ہیں، ایک حکومت جو دل کی ترنگ یا ذاتی [illegible] نہیں بلکہ قوانین اور قواعد پر منحصر تھی۔ کریٹن اس نکتۂ نظر کی تجسیم ہے کہ آپ ہندوستان [illegible] حکومت نہیں کر سکتے، اور ہندوستان کو جاننے کا مطلب اس کی کارفرمائیوں کو سمجھنا ہے۔ [illegible] ہیسٹنگ کے دور میں پیدا ہوئی اور اس کی بنیاد عظیم ترین مفادات کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہندوستانیوں پر حکومت کرنے کے افادیت پسندانہ اور مستشرقی اصولوں پر تھی۔[۱۴۸] لیکن اس کے گرد ہمیشہ برطانوی سامراج کے غیر متغیر امر کا حصار تھا جس نے گورز کو عام انسانوں سے جدا کیا۔ گورز کے لیے [illegible] بھلائی اور برائی کے سوالات جذباتی لحاظ سے توجہ طلب اور اہم ہیں۔ ہندوستان میں برطانیہ کی نمائندگی کرنے والے سرکاری آدمی کے لیے مرکزی بات کسی چیز کا اچھا یا برا ہونا نہیں بلکہ اس کا کام [illegible] ہوتا ہے۔ چنانچہ کریٹن آئیڈیل ہندوستان (غیر متغیر اور پرکشش، امپائر کا ابدی جزو) کا تصور رکھنے والے کپلنگ کی تشفی کرواتا ہے۔ یہ تھی وہ اتھارٹی جسے آپ قبول کر سکتے تھے۔

نوئل عنان اپنے مشہور مضمون "Kipling's Place in History of Ideas" میں یہ نکتہ نظر پیش کرتا ہے کہ معاشرے کے متعلق کپلنگ کا تصور نئے ماہرین سماجیات (درخائم، ویبر اور پیریٹو [illegible] کے تصور جیسا تھا جنہوں نے

[illegible] ان کی نظر میں معاشرہ ان گروہوں سے قائم رہتا [illegible]

[illegible] اس اعتبار سے جدید سماجی علم کے بانیوں جیسا تھا کہ وہ ہندوستان میں [illegible] ہونے والی قوتوں (مذہب، قانون، رواج، رسم، اخلاقیات) پر منحصر مانتا تھا، اور یہ قوتیں [illegible] مخصوص قواعد کو ورثتی ہیں جن کی خلاف ورزی پر وہ معصیت [illegible] "Heart of Darkness" نے اور بارلو نے "Ancient and Modern Imperialism" میں [illegible] [illegible] اس بات کی کامل تفہیم رکھتا ہے اور اسی لیے وہ مسلمانوں، بنگالیوں، افغانوں اور تبتیوں کے [illegible] ان کے درمیان کام کرتا ہے۔ کپلنگ کے لیے کریٹن کو ایک تو یاد رکھے [illegible] خود کے بجائے بطور سامس دان [illegible] معاشرے کی محتاط چھان بین شامل تھی۔ [illegible] ان لوگوں کے ساتھ پر محبت مگر الگ تھلگ رویہ [illegible] تابع الفکر میں چپنگ کے لگائے ہوئے پھندے ہیں۔

[illegible] (جس کا نمونہ قیصر ہند، یا ملکہ اور اس کے برطانوی لوگوں کو ہوتا [illegible] کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بھی کام کرتا ہے۔ اگر ہم چپنگ سے ایک [illegible] منسوب کریں تو وہ اور کسی سے بھی بڑھ کر کپلنگ میں ملے گا۔ کپلنگ کی طرح کریٹن بھی [illegible] معاشرے کے اندر امتیازات کا احترام کرتا ہے۔ جب محبوب علی ہم کو بتاتا ہے کہ اسے اپنے صاحب ہونے کا امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے تو وہ کریٹن کے معتمد اور تجربہ کار ملازم کے طور پر بات کرتا ہے۔ کپلنگ کی [illegible] بھی سلسلہ مراتب، ذات کی ترجیحات اور مراعات، مذہب، نسل پرستی اور نسل کے ساتھ بھی چھپے [illegible] اپنے لیے کام کرنے والے مردوں اور عورتوں سے۔ انیسویں صدی کے اواخر میں نام نہاد "Warrant of Precedence" جس کا آغاز جنرل سوربادن کے مطابق رتبے کے چودہ مختلف درجات شناخت کرنے سے ہوا 61 درجات تک پھیل چکا تھا۔ کچھ درجے صرف ایک شخص اور کچھ بہت سے لوگوں کے لیے تھے۔[۱۴۹] سوربادن قیاس کرتا ہے کہ برطانویوں اور ہندوستانیوں کے مابین محبت [illegible] نفرت

کا تعلق دونوں میں موجود درجات پر مبنی پیچیدہ رویوں سے ماخوذ ہے۔ "ہر دو نے دوسرے کے بنیادی معاشی [illegible]
نظام کو سمجھنے کے علاوہ شعوری طور [illegible]
[illegible]
فرق کے لیے برسی (حق کرانا) کی قبولیت، باہر والوں کے لیے مشکل قابل فہم رسوم پیش کیں [illegible]
جو کوئی دوسرے گروپس کے لیے مساوی باہر والا اور اپنے گروپ میں اندر والا ہے۔

کرشن کا کم کی صلاحیتوں [illegible] مستعدی بھیس بدلنا اور صورت [illegible]
کی قدر افزائی کرنا اس پیچیدہ اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے [illegible]
عظیم تخیل اور خود ناول ایک دوسرے کی تمثیل ہیں۔ ہندوستان [illegible]
قابل [illegible]
لائنیں عبور کر سکتا اور علاقوں میں دخل انداز کر سکتا ہے [illegible] ساری دنیا کا [illegible] کم اور [illegible]
کپلنگ ایک طرح سے کم کو ناول کا محور بنا کر (جیسے کرو جا سوں کرشن [illegible] عظیم خیال میں رکھتا ہے)
ہندوستان کو ایسے انداز میں تجربہ کر سکتا ہے جس کا سامراجیت سے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

انیسویں صدی کے اواخر میں لکھے گئے حقیقت پسندانہ ناول جیسے مرموز اور منظم ڈھانچے کے حوالے سے
اس کا کیا مفہوم ہے؟ کونریڈ کے ہمراہ کپلنگ ایک فکشن نگار ہے جس کے ہیرو غیر معمولی [illegible] اور ذاتی [illegible] کی
[illegible]
ہیں جو "The Seven Pillars of Wisdom" از ٹی ای لارنس اور "La Voie royale" از مالرو
پر کن کے مہم جوؤں کی پیش بینی ہیں۔ غور و فکر کی غیر معمولی قوت اور [illegible] کا [illegible]
اور بے باک مردانِ عمل کے طور پر یادداشت میں موجود رہتے ہیں۔

اور اگرچہ کپلنگ اور کونریڈ کا فکشن مہم جو سامراجیت کی صنف سے تعلق رکھتا ہے [illegible]
ڈوائل، چارلس ریڈ، ورنون فیلڈنگ، جی اے ہنری اور دوسروں دیگر مصنفین کے ہمراہ [illegible]
جمالیات اور تنقیدی توجہ کے دعوے دار ہیں۔

لیکن کپلنگ کے ہاں غیر معمولی باتوں کو سمجھنے کا ایک طریقہ مختصراً یہ جائزہ لینا ہے کہ اس کے معاصرین کون
تھے۔ [illegible] Buchan [illegible]
[illegible] جارج [illegible] جارج مور، یا سیموئل بٹلر [illegible]
[illegible] تاہم ان مصنفین سے
[illegible]

صدی سے [illegible] کے ناول کا مرکزی کردار ایک ایسا شخص ہے جس نے جان لیا ہو کہ اس کی زندگی کا پروجیکٹ
[illegible] محض خیال بازی، التباس اور خواب ہے۔ فلو بیئر
"Sentimental Education" میں فریڈرک مورو [illegible] "The Portrait of a Lady" میں ازابیل آرچر
[illegible] "The Way of All Flesh" میں ارنسٹ پونٹی فیکس [illegible] ایک نوجوان مرد یا عورت جو کامیابی،
[illegible] عظمت کے ایک خیال سے بیدار کر چکا ہو اور اسے ایک [illegible] رہتے، محبت میں بے وفائی اور قابل
[illegible] سے مطابقت اختیار کرنا پڑتی ہو۔

[illegible] میں کہیں تھی۔ [illegible] اور اس کے ہم عصر [illegible] فانی (تھامس ہارڈی کے "Jude the
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کر اور جو یونیورسٹی میں درخواست گزار طالب علم کے طور
[illegible] حالات کے جال میں پھنستا ہے، وہ اپنے لیے
[illegible] گرفتار ہوتا، بچوں کی خودکشی دیکھتا، آوارہ گردی
[illegible] نظر انداز کیے گئے آدمی کے طور پر زندگی ختم کرتا ہے۔ اس کے برعکس کم
اپنے کھیل میں ایک کے بعد دوسری کامیابی حاصل کرتا جاتا ہے۔

تاہم، "کم" اور "Jude the Obscure" کے درمیان مشابہتیں تلاش کرنا اہمیت کا حامل ہے۔
دونوں لڑکے، کم اور جوڈ اپنے غیر معمولی سلسلۂ نسب کی وجہ سے نرالے ہیں: کوئی ایک بھی نارمل لڑکوں جیسا
نہیں جن کے والدین اور اہلِ خانہ زندگی کی منازل آرام سے طے ہونا یقینی بناتے ہیں۔ ان کی الجھنوں میں
شناخت کا مسئلہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے [illegible] کیا بنتا ہے، کہاں جاتا ہے، کیا کرتا ہے۔ چونکہ وہ دیگر جیسے نہیں ہو
[illegible] وہ کون ہیں؟ وہ بے چین متلاشی اور سیلانی ہیں، ڈان کیہوٹے کے ہیرو کی طرح جو ناول کی پست،
ناخوش دنیا کو "The Theory of the Novel" میں لوکاش کی بیان کردہ رزمیہ کی خوش، مطمئن دنیا سے
[illegible]
ہے جو انیسویں صدی کے اواخر میں لکھے گئے مایوسی سے بھرپور ناول میں ایک ناقابلِ تعبیر خواب ہے۔"[19]
فریڈرک مورو، ڈوروتھیا بروک، ازابیل آرچر، ارنسٹ پونٹی فیکس اور دیگر سب کی طرح جوڈ بھی اسی قسم کا مقدر
رکھتا ہے۔ ذاتی شناخت کا [illegible] یہ ہے کہ اس ناکام خواب میں اس کا مفہوم ملتا ہے۔ جوڈ اگر ایک محقق بننے

[illegible] لیکن یہ ناممکن ہے۔ یہ اتصال ہی اصل مقصد تھی کہ آپ اسی چیز کی تمنا کرتے ہیں جو آپ نہیں لے سکتے۔ [illegible] "...de the Ot...ate" [illegible]

چونکہ کم اور اس باعث انتقال، جو صرف شمن رکاوٹ سے آگے جاتا ہے۔ اس لیے وہ اتنا واضح طور پر [illegible] تعویذ کا حامل ہے جو اسے شیر خواری کے دنوں میں دیا گیا، اور دیگر [illegible] انوکھا مقدر رکھتا ہے جس سے وہ [illegible] کو آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ بعد ازاں وہ ایک صاحب [illegible] سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے، اور ہر مرتبہ ادھر ادھر بھٹکنے پر کوئی نہ کوئی اسے یاد دلاتا ہے کہ وہ [illegible] ایک صاحب ہے اور اس خصوصی رتبے کے تمام حقوق و مراعات رکھتا ہے۔ کپلنگ نے [illegible] سے بھی ایک سفید فام آدمی اور غیر سفید فام آدمی کے درمیان فرق کی توثیق کروا دی۔

مگر صرف یہی چیز ناول کو مزیدار اور اعتماد سے بھرپور نہیں بناتی۔ [illegible] کپلنگ ایک دروں بیں مصنف نہیں تھا، اور دستیاب شہادت کی روشنی میں وہ خود کو شعور جوائس کی طرح [illegible] بھی نہیں سمجھتا تھا۔ [illegible] تھی) ایک [illegible] جیسا ہے جو انیسویں صدی میں کافی پہلے پیش کیا جا سکتا تھا۔ مثلاً ستاں دال جیسے کسی مصنف کے ادیب جس [illegible] کے کرداروں کی طرح اور ہارڈی کے جوڈ کے برعکس کم کے لیے دنیا ممکنات سے بھرپور ہے۔

کبھی کبھی [illegible] چنانچہ میں [illegible] باب 3 میں بوڑھے سپاہی کی ہمراہی والے منظر میں ہلکی پھلکی [illegible] تھی۔

چمکیلی دھوپ میں چھوٹی [illegible]
رحمت کی لوری دینے والی جراحت بھی موجود تھی۔ دس منٹ بعد بوڑھا سپاہی اپنے ٹٹو سے نیچے

[illegible] کم ایک مرتی گھڑی کو دیکھنے میں مصروف تھا [illegible] کی توسیع اور بڑھنے والے گہری نیند میں تھے۔ بوڑھے افسر کا قامت شدہ سر [illegible] کو ایسا دیں ہوتی نالوں پر، پیچھے دیکھو [illegible]

[illegible] بوڑھے سپاہی نے کہا) "تمام ذاتوں اور قسموں کے لوگ چلتے پھرتے تھے..... برہمن اور چمار، مہاجن اور [illegible] بعد اس دریا سے باہر نکالا ہوا شہتیر ہوں۔"

اس بھری پری، اتو کے انداز میں مہمان نواز دنیا میں کم کے سفر کی ایک مسحور کن انڈیکس اس کی بہروپ [illegible] ہم سب سے پہلے اسے لاہور کے ایک احاطے میں توپ [illegible] جو آج بھی موجود ہے [illegible] دیکھتے ہیں۔ وہ دیگر ہندوستانی لڑکوں کے درمیان ایک ہندوستانی لڑکا ہے۔ کپلنگ محتاط انداز میں ہر لڑکے کے مذہب اور پس منظر سے متعلق بتاتا ہے (مسلم، ہندو، آئرش)، لیکن وہ [illegible] ہے۔ وہ ایک بچے، اقدار و عقائد کے ایک مجموعے سے دوسرے کی جانب بہ آسانی جا سکتا ہے۔ سارے ناول کے دوران کم متعدد ہندوستانی برادریوں کے لہجے اپناتا ہے: وہ اردو، انگلش، یوریشیائی، ہندی اور بنگالی بولتا ہے؛ جب محبوب پشتو بولتا ہے تو کم کو وہ بھی سمجھ آ جاتی ہے؛ جب لاما چینی تبتی بولتا ہے تو کم مفہوم سمجھ سکتا ہے۔ سانسیوں، کشمیریوں، اکالیوں اور بہت سے دیگر کے ناظم کی حیثیت میں کپلنگ کم کی گرگٹ نما تبدیلیوں کی بھی نگرانی کرتا ہے جو کبھی کوئی اور کبھی کوئی روپ دھارتا ہے۔

یہ سب کچھ یورپی بورژوا کی بے چمک دنیا سے کس درجہ مختلف ہے۔ ہر باوقعت ناول نگار نے اس معاصر یورپی بورژوا کی زندگی کے گھٹیا ہونے کی تصدیق کی ہے جہاں شوق، کامیابی اور ان دیکھی زمینوں پر مہمات کا فقدان تھا۔ کپلنگ کا فکشن ایک اینٹی تھیسس پیش کرتا ہے: یہ دنیا، کیونکہ اس میں برطانیہ سے مغلوب دنیا نظر آتی ہے جس کا کچھ بھی یورپی باشندوں کی پہنچ سے باہر نہیں۔ کم دکھاتا ہے کہ کس طرح ایک گورا صاحب اس بھرپور پیچیدگی میں زندگی کا حظ اٹھا سکتا ہے؛ اور میں کہوں گا کہ اس میں یورپی دخل اندازی کی مدافعت نہ ہونا (کیونکہ کم ہندوستان بھر میں بلاخوف و خطر گھومتا پھرتا ہے) اس کے سامراجی وژن کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ جو

کام آپ اپنے مغربی ماحول میں نہیں کر سکتے تھے وہ بیرون ملک کیا جا سکتا تھا۔ کیا ہندوستان میں سب کچھ کرنا، کچھ بھی بننا، بلا خوف کہیں بھی جانا ممکن نہیں تھا؟

ناول کی کہانی آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کم کی آوارہ گردیوں کے ڈھنگ بر [illegible] سے زیادہ تر سفر پنجاب کے اندر ہیں، لاہور اور انبالے کے درمیان [illegible] یو پی کی سرحد [illegible] جنوب اور مشرق کی سمت بنارس سے آگے بھی بڑھ گیا۔ [illegible] کے ہمراہ وہ جنوب میں بمبئی اور کراچی تک گیا۔ لیکن ان [illegible] کبھار کم سینٹ زاویئر سکول کی وجہ سے قیام بھی کرتا [illegible] نائی چپ [illegible] جھکا [illegible] کپلنگ کے اہم یورپی معاصرین کے ناولوں میں ملتے ہیں۔

[illegible] "کم" کے ڈھیلے ڈھالے ڈھانچے کو معاصر یورپی ناولوں کے بندھے تکے اور متعین ڈھانچے کے مقابلے میں رکھ کر دیکھیں۔ "The Theory of the Novel" میں لوکاس کہتا ہے کہ وقت عظیم [illegible] ہے۔ [illegible] اور نہایت فضول بھی ظاہر کرتا ہے۔ [illegible] "کم" میں آپ [illegible] ملتا ہے کہ وقت آپ کا حلیف ہے [illegible] گھومنے پھرنے کے لیے جغرافیہ آپ کا ہے۔ یقیناً کم اس بات کو محسوس کرتا ہے، اور اسی طرح [illegible] بھی۔ ہندوستان کی فراواں وسعت، وہاں برطانیہ کی دھاک، ان دونوں عوامل کے درمیان [illegible] "کم" کے صفحات پر پیش کیے گئے مثبت ماحول کو تقویت دیتے ہیں۔ یہ طوبیئر یا ژولا والی آفت زدہ [illegible]

میرے خیال میں کپلنگ کا اپنا ہندوستان سے وابستگی کا احساس ناول کے راحت بخش ماحول کی وجہ ہے۔ "کم" میں راج کے نمائندے "بیرون ملک" ہونے کے کسی مسئلے سے دوچار نہیں لگتے [illegible] سے کسی عذر، پریشانی یا کلفت کا تقاضا نہیں کرتا۔ فرانسیسی کو روسی جاسوس تسلیم [illegible] ابھی تک تنہیں بھی اپنا نشان نہیں چھوڑتے، [illegible] یہاں تک کہ خود ساختہ مستشرق بری اپنے لوگوں کے بجائے راج کے ایما پر روسیوں کی سازش پر غضب ناک ہوتا ہے۔ جب روسی اس پر حملہ کرتے اور اس کا نقشہ چھین [illegible] بعد میں اس کا ازالہ کرتا ہے۔ آخر میں [illegible] وسائل جغرافیائی نوعیت کے [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible]

[illegible] اور آپ کو اس بارے میں بتانا اور ظاہر [illegible] "L'Estranger" [illegible] میں خاموش عرب یا "Heart of [illegible]

[illegible]

[illegible] "کم" میں کپلنگ کا جغرافیائی انتظام سیاسی اور [illegible] خصوصی امتیاز حاصل رہتا ہے۔ [illegible] کی جانب سے ایک ناقابل تخفیف سیاسی فیصلہ [illegible]

[illegible] اور اسے بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ [illegible] متعدد کا مجموعہ ہے۔ کپلنگ دونوں کو [illegible] ایک زیادہ عمیق اور دلچسپ سطح پر، کسی شخص [illegible] سمجھتا ہے۔ ٹی ای لارنس "The Seven Pillars of Wisdom" میں اس [illegible] یاد دلاتا ہے کہ جیسے ایک گورا، نیلی آنکھوں والا انگریز صحرائی عربوں کے [illegible] میں سے ایک ہو۔

[illegible] جیسا کہ کپلنگ اور لارنس دونوں ہی ہمیں یاد دلاتے رہتے ہیں۔ کوئی بھی [illegible] "عظیم کھیل کھیلنے" کا دار و مدار یورپی طاقت کی چٹان جیسی بنیادوں پر ہے۔ کیا کبھی [illegible] واقف تھا؟ مجھے اس پر شبہ ہے۔ اسی طرح مجھے یہ بھی شک ہے کہ یورپی سامراجیت کے دائرے کے [illegible] گورا آدمی یا عورت رہے جو بھی گورے حکمرانوں اور دیسی محکومین کے درمیان طاقت کا مطلق [illegible] نے ہمیشہ اس فرق کو قطعی، ناقابل تبدیل، اور ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی حقیقت [illegible]

بہروپ بدل کر ہندوستان بھر میں سفر کرنے والا مثبت نوجوان ہیرو کم [illegible] [illegible] میں آتا جاتا ہے۔ وہ برطانوی طاقت (کریلین کی عظیم کھیل) کا ہمیشہ کے لیے ذمہ دار ہے۔ ہمیں بہت واضح طور پر نظر آسکنے والی وجہ یہ ہے کہ "کم" لکھے جانے کے بعد ہندوستان آزاد ہو گیا، بالکل اسی طرح جیسے ژید کے "Immoralist" اور کامیو کے "The Stranger" کی اشاعت [illegible] گیا ہے۔ سامراجی عہد کے ان اہم فن پاروں کو ماضی میں جا کر اور [illegible] [illegible] محض سامراجی پراپیگنڈا قرار دینے کے مترادف ہے۔ مگر انہیں طاقت کے حقائق [illegible] بڑی غلطی ہوگا۔

کپلنگ کا ایجاد کردہ عظیم کھیل (جس کے ذریعے ہندوستان پر برطانیہ نے کنٹرول کیا) ہندوستان [illegible] رہتے بستے کے لیے کم کے تصور بہروپ سے ہم آہنگ ہے۔ [illegible] سکتا۔ ہمیں ناول کو وجہ بہ وجہ عمل کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ [illegible] آزادی سے قبل) اپنے آخری اہم موقعے تک پہنچ رہا تھا۔ [illegible] جمالیاتی اور نفسیاتی مسرت کے درمیان [illegible] بات کو سمجھا تاہم بہت سے متاخر قارئین [illegible] مغرب میں ثقافت [illegible] نظروں سے اوجھل کر بیٹھا: یہ سچائی کہ ہندوستان [illegible] طاقت نے تسلط جمایا اور یہ کہ اس طاقت کی [illegible]

آج "کم" کو پڑھتے ہوئے ہم ایک عظیم آرٹسٹ کو ہندوستان کے متعلق اس کی اپنی ہی [illegible] اندھا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنی دیکھی ہوئی رنگا رنگ اور خالص حقیقتوں کو اس نظریے کے ساتھ خلط ملط کر دیتا ہے کہ وہ دائمی اور لازمی ہیں۔ کپلنگ اپنے ناول میں سے ایسی خوبیاں نکال لیتا ہے جنہیں وہ موڑ توڑ کر اس بنیادی طور پر گندے مقصد میں لگانا چاہتا ہے۔ لیکن یہ یقیناً ایک عظیم آرٹسٹ کا معاملہ ہے کہ وہ اس گندے کو پیدا کرنے میں حقیقی طور پر کامیاب نہیں ہوتا، اور اس مقصد کی خاطر ناول کو استعمال کرنے کی کوشش اس کی جمالیاتی ایمانداری کی توثیق کرتی ہے۔ "کم" یقیناً ایک سیاسی مقالہ نہیں ہے۔ کپلنگ کا ناول کی ہیئت اور ہندوستان

[illegible] "کم" کو ایک [illegible] والی راہ کے وسط [illegible]

[illegible]

[illegible] کوشش کی ہے تاکہ استعمال [illegible] کرنا چاہتا ہے کہ سامراجی یورپی [illegible]

[illegible] انیسویں صدی کے یورپ میں اس طرح نقش دیکھ سکتے ہیں کہ وہ [illegible] ناول میں تبدیل ہو جاتے" جانتے ہوا اس کے معاصرین [illegible] کے کام کے [illegible] سامراجی (اور پیو میسٹ) کا یا مفہوم [illegible] نظریات کے باوجود جان سٹوارٹ مل اپنا رتے تصور [illegible] رسکن کی نسبت کہیں زیادہ پیچیدہ اور روشن خیال تھا (آزیکس میں مل کا طرز [illegible] ان دونوں وہم ہونے سے روکنے کا تجربہ [illegible] محسوس [illegible] ایسے رویہ اختیار کریں جو اہم ثقافتی تحریروں کو [illegible] سپیشل نکتہ یہ ہے کہ یورپی ثقافت بھی کم پیچیدہ [illegible] پہلوؤں کا ساتھ دیا۔

[illegible] انیسویں صدی کے نصف آخر میں مصروف عمل دو فنکاروں کو نرڈ اور فلوبیئر پر نظر ڈالتے ہیں۔ اول

الذکر سامراجیت پر تشویش کا شکار اور موخر الذکر اس میں ملوث تھا۔ باہمی اختلافات کے باوجود دونوں نے ایک [illegible]
[illegible]
ہونے کی استعداد وہی صورت اختیار کرتی ہے جو نوآبادکار اپنی زیر حفاظت [illegible]
[illegible] Lost Territories [illegible] Victory [illegible]
جہاں (ایک ساحرانہ کلیت کے مو قفوں کی طرح) وہ اپنے تساہل کی پریشان کن واقعیت سے پاک کی
معاندانہ دنیا میں مل جاتے ہیں۔ یہ تشبیہ کونراڈ کے ہاں ایک طویل تاریخ رکھتی ہیں Kurtz، Almayer
اندرونی سٹیشن پر، جم Patusan پر، اور چارلس گولڈ Sulaco میں۔ فلوبیر کے ہاں [illegible] شدت سے
ساتھ مادام بوواری کے پیچھے بار بار آتی ہیں۔ تاہم جزیرے پر بیٹھے [illegible] کے مزاج سے
جدید ورژن ہیں جو نجات ذات کی کوشش کرتے اور آلیف [illegible] بیٹھے ہیں۔ فلوبیر کے ہاں ترقی
پسند نخوت کی امیجری میں سامراجی کنٹرول کا چھپا ہوا اثر اس وقت بہت نمایاں ہو جاتا ہے جب اسے کونراڈ کی
واشگاف تشبیہوں کے ساتھ رکھ کر دیکھا جائے۔

یورپی فکشن کے ضابطوں کے اندر ایک سامراجی منصوبہ ہے جس پر عمل اس امر کی تحقیق پر منحصر [illegible]
[illegible]
[illegible]
ذان کیہوٹے کے ساتھ ملتے ہیں جہاں معمول سے منحرف فرد ایک کار پردازی ثقافت کے [illegible]
ہوتا اور سزا پاتا ہے۔ کونراڈ کے ہاں واشگاف تو [illegible] دہل، خلل وغیرہ وغیرہ، یوں سے پیدا [illegible]
[illegible]
ہیں: مثلاً آئیڈیلسٹ یا کٹا ہوا گورا (ہم، ایسٹ) نہایت روحانوی حالات میں زندگی [illegible]
گرد و پیش میلسٹو فیلی کی قسم کے صدور (emanations) کی زد میں رہتا ہے۔ ایسی صورت جس [illegible]
کہانی بیان کرنے والا کو راز پر غور لاتا ہے۔

"ہارٹ آف ڈارکنیس" ایک اور مثال ہے۔ اس میں مارلو کے قارئین اور خود مارلو بھی ایک کھوئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور تاریخی بنانے کے ذریعے اسے دوبارہ یورپی ماتحتی میں لاتا۔ وحشی لوگ، بیابان علاقے [illegible] یہ سب چیزیں
نوآبادیوں کو سامراجی نقشے پر رکھنے اور قابل بیان تاریخ کی دور رس ناپائیداری کے ماتحت لانے کے لیے مارلو
کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں۔۔۔ نتائج چاہے کتنے ہی پیچیدہ اور پل دار کیوں نہ ہوں۔

مارلو کے دو تاریخی ہم عصر سر ہنری مین اور سر روڈرک مرچسن ہیں جنہیں ان کے مہیب حقائق اور سائنسی
[illegible] کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ ان کا کام سامراجی سیاق و سباق کے سوا کچھ نہیں آ سکتا۔ مین کی عظیم تحقیق
"Ancient Law" (1861ء) قدیم یورپی معاشرے میں قانون کے خد و خال کو جانچتی ہے جس نے متعین
[illegible] میں لکھا [illegible] کا۔ تین نے دانستہ طور پر یورپ میں عام سے
[illegible] نے تحقیق [illegible] "Discipline and Punish" میں) کی پیش بینی کر دی۔
[illegible] کی تیموری کو ثابت کرنے کے لیے ایک قسم کی تجربہ گاہ [illegible]
[illegible] میں بطور رکن مجلس قانون ساز (Maine) مشرق میں اپنے مختصر دورے کو "فیلڈ ورک" کی
[illegible] قانون سازی کی عمل اصلاح سے متعلقہ امور پر افادیت پسندوں سے لڑا
[illegible] کی تھیں) اور ایسے ہندوستانیوں کی شناخت اور تعلقات کا مدعا بنایا جنہیں "ترتیب"
سے [illegible] پولیس کے ساتھ تعلق [illegible] "Village
Communities" (1871ء) میں اور بعد ازاں Rede Lectures میں مین نے حیرت انگیز طور پر کارل
[illegible] کہ ہندوستان میں جاگیرداری وقت برطانوی لوگ [illegible] نے
[illegible] وقت گزرنے پر اس نے دلیل دی کہ ایک جاگیردار انفرادی ملکیت کے لیے
[illegible] جدید ورثہ وارث کا ظہور ممکن بنائے گا۔

[illegible] مرچسن ایک سپاہی تھا جو ماہر ارضیات، جغرافیہ دان اور رائل جیوگرافیکل
[illegible] مرچسن کی زندگی اور [illegible] سے جواب تجربیاں میں شادی
[illegible] کی متشددانہ عہدت پسندی، شدید خود اعتمادی اور عزم مزید وسعت سائنسی
[illegible] اس کا بطور ماہر ارضیات اپنے کام کو ایک فاتح فوج کے طور پر لینا نا گزیر تھا۔
[illegible] افریقہ یا ہندوستان [illegible] کا کام امپائر تھا۔ ایک بار اس
[illegible] اور [illegible] بھی اسی طرح انگریزوں کا شوق سے پیچھے [illegible] اور دریا کے
[illegible]

[illegible] کونراڈ اپنی کہانیوں میں ساری دنیا کو گھیر لینے کا سامراجی ذہنیت دوبارہ پیش کرتا ہے۔ اس نے اس
[illegible]
[illegible] میں شامل [illegible] تاریخ کو مختص کرتا ہے اس کی قوائیت [illegible] مغربی [illegible]
[illegible]
[illegible]

دیسی باشندہ ایک قابل فہم لفظ بولتا ہے تو وہ دروازے میں سے اپنا "غیر محترم کالا سر" نکال کر کورٹز کی موت کا اعلان کرتا ہے، کہ جیسے ایک یورپی بہانہ ہی کسی افریقی کو مربوط بات کہنے کی معقول وجہ دے سکتا تھا۔ ایک اساسی افریقی فرق کو تسلیم کرنے سے قطع نظر، مارلو کا بیانیہ افریقی تجربے کو یورپ کی عالمی اہمیت تسلیم کرنے کے طور پر لیتا ہے۔

اس دور میں کونرڈ کے قارئین سے یہ توقع نہیں کی جاتی تھی [illegible] کہ دیسی لوگوں کا کیا بنا۔ ان کے لیے اہم بات یہ تھی کہ مارلو ہر چیز کو کیسے مفہوم دیتا ہے [illegible] وضع کردہ بیانیے کے بغیر کوئی بتانے کے قابل تاریخ موجود نہیں، کوئی تفریح بخش فکشن نہیں، کوئی اتھارٹی نہیں جس سے مشورہ کیا جائے۔ یہ چیز انٹرنیشنل کانگو ایسوسی ایشن کے متعلق کنگ لیوپولڈ کے بیان سے بہت قریب ہے: "ترقی کی خاطر پائیدار اور دلچسپی سے جاری خدمات مہیا کرنا"؛[۱۳۷] 1885ء میں ایک مدافع نے اسے "افریقی ترقی کے لیے نہایت اعلیٰ اور نہایت خود ایثار سکیم" کے طور پر بیان کیا۔

کونرڈ پر چنوا اچیبے کی مشہور تنقید (کہ وہ ایک متعصب نسل پرست تھا [illegible] قطعی غیر انسانی بنا کر پیش کیا) محض اتنا ہی واضح کرتی ہے کہ کونرڈ کے ابتدائی فکشن والی چیز [illegible] نہیں۔[۱۳۸] "Nostromo" میں کوستا گوانا کی تاریخ عظیم منصوبے اور خودکشی کا رجحان رکھنے والے ایک گورے خاندان کے ساتھ خالصتاً ہے۔ دیسی ہندوستانی اور Sulaco کے حکمران ہسپانوی [illegible] تناظر پیش کرتے ہیں۔ کونرڈ ان کے ساتھ کچھ ویسی ہی ترس آمیز حقارت برتتا ہے [illegible] اور جنوب مشرقی ایشیائی کسانوں کے ساتھ روا رکھی۔ اور کونرڈ کے قارئین [illegible] کرنے کے بجائے تصدیق کرتا تھا۔ فلوبیئر کے ہاں بھی ایسا ہی عمل ملتا ہے۔

جہاں تک دیسی لوگوں کا تعلق ہے تو مہذبی اور بلاغت کے باوجود ارد گرد کے غیر یورپی ماحول کے ساتھ متعلقہ ثقافتی صورتیں واضح طور پر نظریاتی اور انتخابی ہیں بالکل اسی طرح جیسے انیسویں صدی کی [illegible] مصوری[۱۳۹] کے حسین مناظر اپنی 'حقیقت پسندی' کے باوجود نظریاتی اور استبدادی ہیں [illegible] شناخت نئے سرے سے تشکیل دیتی، غیر فعال دیسی لوگوں کے بجائے قابض طاقتوں کی جنت [illegible] پیش کرتی ہے۔ دلچسپ سوال یہ ہے کہ کونرڈ جیسے دو ٹوک سامراجی بیانیوں کی مدافعت کس نے کی؟ کیا یورپ کا متحدہ ذہن سالم تھا؟ یا کیا یورپ کے اندر یہ نا قابل مدافعت اور مخالفت سے پاک تھا؟

درحقیقت یورپی سامراجیت نے صدی کے وسط اور اواخر کے دوران یورپی مخالفت پیدا کی جیسا کہ اے پی تھارنٹن، پورٹر اور ہوبسن دکھاتے ہیں۔[۱۴۰] مثلاً غلامی کے مخالف اینتھروپولوجی ایبورجنز پروٹیکشن سوسائٹی[illegible]

متعدد انفرادی اور اجتماعی تحریکوں کے درمیان نسبتاً کم مختلفیات تھے۔ پھر بھی Froude، Dilke اور Seeley جیسے لوگوں سے زیادہ موافقت در اداروں کا میاب سامراجی ڈھانچہ پیش کیا۔[۱۳۶] اگرچہ مصنفین نے ساری انیسویں [illegible]

[illegible] کونراڈ سوسائٹی کے نام کونرڈ کی ستر صفحات پر [illegible] حیثیت میں بھی اس واقعیت کو اجاگر کرتا [illegible] تھیسس پرمبنی اور اس کے موثر اختتام [illegible]

[illegible] دوسری طرف آپ کے پاس لبرل تجارتی پالیسیوں میں جڑیں رکھنے والی نو آبادیاتی سرمایہ داری کا تھیم [illegible]

[illegible] میں شامل [illegible] باشندہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] احتیاج [illegible] Lyautey [illegible]
بیورنگلیو رڈ اور جان براؤننگ جیسے نوآبادیاتی حکمرانوں کے مشاہدات میں ہم یہ چیز دیکھتے ہیں [illegible]
جڑے ہیں اور بیروں کے پنجے درختوں پر چڑھنے کی مشق کی وجہ سے پھیلے ہیں ..... اس پر پڑنے والے اثرات
عارضی ہوتے ہیں، اور وہ گزرے یا گزر چکے واقعات کی مبہم سی یاد ہی رکھتا ہے۔ اس سے عمر پوچھیں تو وہ کوئی
جواب نہیں دے پائے گا۔ اس کے اجداد کون تھے؟ اسے نہ تو معلوم ہے اور نہ ہی اس چیز کی [illegible]
[illegible]
ہے۔" اور ہم اقتصادی مورخ کلائیو ڈے جیسے نوآبادیاتی سماجی سائنس دانوں کی منقولہ عبارت دیکھتے ہیں
جس نے 1904ء میں لکھا: "مشاہدے میں آیا ہے کہ دیسی (جاوائی) لوگوں کو ان کی جبلّی اور ان کا معیار
حیات بلند کرنے کے کسی منصوبے میں کام پر آمادہ کرنے کی خاطر کاہلی سے بیدار کرنا ممکن ہے۔ فوری مادی
مسرت سے کم کوئی بھی چیز ان کی کاہلی میں خلل پیدا نہیں کر سکتی۔" ان بیانات نے دیسی باشندوں اور ان کی
محنت کو جنس بنا دیا اور جاوا کی محنت و مدافعت کے حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے اصل تاریخی حالات کو پس پشت
ڈال دیا۔[۱۰۰]

مگر ان بیانات نے مصر کی اصل طاقت کو بھی از خود "منقطع اور حذف کر دیا۔ مصر ین دیسی لوگوں کی
حقیقت کے حوالے سے یوں اعلان کرتے تھے جیسے اعلیٰ ترین معروضی ناظر میں دیکھ رہے ہوں۔ جیسے رومیلا
تھاپڑ نے نکتہ اٹھایا

> ہندوستان کی تاریخ ان دلچسپیوں کو فروغ دینے کے ذرائع میں سے ایک بن گئی۔ روایتی ہندوستانی
> تاریخ نگاری (تاریخی سوانح اور روزنامچوں پر تو مبنی ادب کے ساتھ) کو فی الوقت نظر انداز کر دیا
> گیا۔ ہندوستانی تاریخ پر یورپی تحریریں ایک تازہ تاریخی روایت تخلیق کرنے کی کوشش تھیں۔
> اٹھارھویں اور انیسویں صدیوں کے نوآبادیاتی دور میں یہ بات ہندوستانی ماضی کی تاریخ کے
> انداز تعاملات روشن جیسا ہی تھا جو دیگر نوآبادیاتی معاشروں کی تواریخ میں سامنے آئے ہیں۔[۱۰۹]

حتیٰ کہ کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس جیسے مخالف مفکرین بھی اس قسم کے اعلانات کرنے میں
فرانسیسی اور برطانوی حکومتی ترجمانوں سے کسی طور کم نہ تھے۔ دونوں سیاسی معروں سے نوآبادیاتی دستاویزات
پر انحصار [illegible] مستشرقیت [illegible]
ہیگلی نکتۂ نظر۔ 17 ستمبر 1857ء کو جب اینگلس نے الجیریا کے مُوروں کو ایک ڈرپوک نسل کے طور پر بیان کیا
(کیونکہ انہوں نے شکست کھانے کے باوجود اپنا ظالمانہ اور انتقامی رویہ برقرار رکھا)[۱۱۰] تو وہ محض فرانسیسی

[illegible] نظر کی بازگشت پیش کر رہا تھا۔ اسی طرح کوزو نے بھی کاہل دیسی لوگوں کے متعلق نوآبادیاتی
[illegible] اور مارکس و اینگلس نے مشرقی اور افریقی کاہلی و توہمات پرستی کے متعلق اپنی تصویر یہ تعبیر
[illegible] یہ نکتہ سامراجی تمثیل کا دوسرا پہلو ہے، کیونکہ اگر تجارت مادیت پرست دیسی باشندے ایک خادم
مخلوق سے بدل کر کے انسان بنا دیے جائیں تو نوآبادکار بھی ایک غیر مرئی مخبر بن جاتا ہے، جوان کے متعلق
رپورٹس لکھتا اور ساتھ ساتھ ان کی سائنسی عدم دلچسپی پر اصرار کرتا ہے (جیسے کہ ہیسٹرین جارج نے نشاندہی
کی ہے) "وہ مخبر رہتا ہے کہ یورپی تہذیب کے ساتھ رابطہ قائم ہونے پر قدیم لوگوں کی حالت [illegible]
میں کس طرح بہتری پیدا ہوئی۔"

[illegible] کے تاریخی رنگ رکھنے والے یہ کوزو
[illegible] دوسری طرف ایک بہت وسیع
[illegible] اس متحد و ذہن کا معروض ہمیشہ ہی ایک [illegible] کردار ہے [illegible] اپنی بہت سی
[illegible] کار کے لیے استواری کی متواتر
[illegible] والے کے لیے سامراجیت یہ متبادل پیش کرتی ہے: خدمت کرو یا فنا ہو جاؤ۔

VII۔ کامیو اور فرانسیسی سامراجی تجربہ

[illegible] تھیں۔ ایک مشہور مورخ کے مطابق فرانس کی سلطنت [illegible]
متاثر جسموں اور خاندانوں میں برطانوی [illegible]
میں صدیوں سے [illegible] حاصل ہونے والی اس کی مختلف اقدار اس کے روشن کرنے والے "شخص" سے
وابستہ تھیں۔" Les Constructeurs de la France d'outre-mer کے مرتبین Delavigne اور
[illegible] کے الفاظ میں فرانسیسی ایمپائر [illegible] خود فرانس کا "vocation superieure" تھی۔
[illegible] شامپلین اور رشیلو کے ساتھ ہوا۔ دیگر کرداروں میں فاتح الجیریا بوجو، فرانسیسی [illegible]
[illegible] مثلاً [illegible] امن پسند گیلینی، اور مسلم عربوں کے عظیم ترین یورپی حکمرانوں میں سے ایک
Lyautey شامل تھے [illegible] ایک مفصل تصور" اور ایک عظیم اجتماعی مہم میں فرانسیسی ہونے کے ذاتی
[illegible]

[illegible] فرق نہیں پڑتا کہ یہ محض فرانسیسیوں کا اپنے بارے میں خیال ہے یا نہیں، کیونکہ تواتر اور
باقاعدگی سے ایکل عملی امر سے پہلے، دوران اور بعد علاقائی الحاق کا جواز پیش کرنے کے لیے محرک تو تھیں
تھیں۔ جب Seeley (جس کی مشہور کتاب کا 1885ء میں فرانسیسی ترجمہ ہوا اور اس کو کافی سراہا گیا) نے کہا

کہ برطانوی ایمپائر بے دماغی کے ساتھ حاصل کی گئی تھی، تو وہ اصل میں ایک ایسا رویہ بیان کر رہا تھا جو ایمپائر کے متعلق فرانسیسی معاصر لکھاریوں کے بیان سے بہت مختلف تھا۔

جیسا کہ ایگنس مرفی نے دکھایا، 1870ء کی فرانس پروشیا جنگ [illegible] جغرافیکل سوسائٹیوں کی تعداد میں براہ راست اضافہ کیا۔[175] بعد میں جغرافیائی معلومات [illegible] کے ساتھ بندوقچی اور آپ یوجین Etienne جیسے لوگوں کی عوامی شہرت میں فرانسیسی سامراجی [illegible] کو ایک سائنس کا روپ دھارتے دیکھ سکتے ہیں۔ 1872ء کے بعد اور Girardet کے مطابق پہلی مرتبہ [illegible] 1880ء [illegible] 1835ء [illegible] 9.5 ملین مربع کلومیٹر (5 تا 50 ملین دیسی باشندے) ہو گئیں۔[176] 1875ء میں [illegible] دوسری بین الاقوامی کانفرنس (جس میں جمہوریہ کے صدر، پیرس کے گورنر [illegible] نے شرکت کی) کے موقع پر Le Noury کے افتتاحی خطاب نے ساری میٹنگ میں غالب رویے کو آشکار کیا: "حضرات، صحیفے نے ہم پر کرۂ ارض کو جاننے اور اسے فتح [illegible] زبانوں اور ہماری سرگرمیوں میں نقش شان دار فرائض میں سے ایک ہے۔ جغرافیہ کی سائنس نے [illegible] خوب صورت وابستگی کو تحریک دلائی اور اس کے نام پر اتنی جانیں قربان ہوئی ہیں۔ [illegible] ہے۔"[177]

1880ء کے بعد کی دہائیوں میں سماجیات (بذریعہ لی بون)، نفسیات (بذریعہ لیوپولڈ ڈی [illegible]) تاریخ اور یقیناً بشریات نے بھی تیزی سے فروغ پایا۔ دنیا کے پورے پورے خطے نوآبادیاتی [illegible] مرکز بنے؛ ریمنڈ بیٹس لکھتا ہے کہ "Revue internationale de sociologie" نے 1900ء میں اپنے سالانہ سروے مڈغاسکر اور 1908ء میں لاؤس وکمبوڈیا کے لیے مخصوص کیے۔"[178] [illegible] سے [illegible] میں شروع ہونے والی نوآبادیاتی انجذاب کی تھیوری ناکام ہوئی، کیونکہ نسلی اقسام کی تھیوریاں فرانسیسی سامراجی حکمت عملیوں کی راہنمائی کر رہی تھیں۔[179] دیسی لوگ اور ان کی زمینوں کو فرانسیسی بنائی جا سکنے والی اشیا کے طور پر نہیں بلکہ ایسی املاک کے طور پر لیا جاتا تھا جن کی لافانی خصوصیات علیحدگی اور خدمت گزاری کی متقاضی تھیں۔ Fouillee، Clozel اور Giran کے اثر نے اس قسم کے نظریات کو زبان اور سامراجی اقالیم میں بدلا۔ یہ طرز عمل ایک سائنس سے قریبی مشابہت رکھتا تھا [illegible] ایسے پست لوگوں پر حکومت کرنے کی سائنس جن کے وسائل، زمینیں اور مقدر کا نگران فرانس تھا۔ بہترین صورت میں الجیریا، سینیگال، موریطانیہ، انڈوچائنا کے ساتھ فرانس کے تعلقات "سلسلہ مراتب پر مبنی شراکت" کے ذریعے association تھے (جیسا کہ ریٹی مونیئر نے اپنی کتاب "The Sociology of Colonies" میں لکھا)۔[180] لیکن بیٹس نے درست کہا کہ سامراجیت

طاقت کے [illegible] کے ذریعے واقع ہوئی اور طویل المدت میں صرف تبھی کامیاب ہوئی جب تک یہ فوج کی [illegible] (ultima ratio) عیاں تھا۔

فرانسیسیوں کے ذریعے اور کے لیے ایمپائر کا موازنہ سامراجی فتح کے واقعات سے کرنے پر متعدد نامور شخصیات ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ Lyautey، Gallieni، Faidherbe، Bugeaud جیسے لوگوں کے لیے طاقت اور ذریکولائی حرب استعمال کرنے کی راہیں ہمیشہ دستیاب تھیں۔ جیولز فیری جیسے سیاست دانوں نے اہداف مقرر کرنے کا حق اپنے پاس رکھا۔[182] ناول نگاروں اور جوشیلے وطن پرستوں سے لے کر بارسوخ فلسفیوں تک مختلف عوامی حلقوں کے لیے فرانسیسی ایمپائر انوکھے انداز میں فرانسیسی قومی شناخت، اس کی شان و شوکت، تہذیبی توانائی، خصوصی جغرافیائی، سماجی اور تاریخی ترقی سے منسلک تھی۔ ان میں سے کوئی بھی چیز [illegible] الجیریا یا گیبن یا مڈغاسکر میں روزمرہ زندگی سے مطابقت نہیں رکھتی تھی، اور یہ چیز دیسی باشندوں کے لیے مشکل تھی۔ اس کے علاوہ دیگر ایمپائرز [illegible] جرمن، ولندیزی، برطانوی، بلجیئن، امریکی [illegible] فرانس کے ساتھ نبرد آزما، جنگ آزما، نذاکرات [illegible] ہوتی تھیں۔[183]

[illegible] حکومتوں کی پالیسی 1830ء کے بعد سے چاہے کتنی ہی غیر متواتر رہی ہو، لیکن [illegible] کو فرانسیسی بنانے کا ناقابل تدارک عمل جاری رہا۔ سب سے پہلے دیسی باشندوں سے زمین چھینی اور ان [illegible] تب فرانسیسی آبادکاروں نے [illegible] تجارت اور معدنی ذخائر پر کنٹرول حاصل کیا۔ اس کے بعد بقول [illegible] "انہوں نے الجیریاؤں کو بے دخل کیا اور بون جیسے مقامات پر یورپیوں کو [illegible] 1830ء کے بعد کئی عشروں تک 'مال غنیمت میں حاصل شدہ سرمایہ' معیشت کو چلاتا رہا، مقامی [illegible] کم ہوئی، آبادکار گروہ بڑھتے چلے گئے۔ ایک دوہری معیشت وجود میں آئی 'یورپی معیشت معیشت کا [illegible] ہے مضبوط مرکزوالی سرمایہ کار معیشت سے، جبکہ الجیریائی معیشت کا موازنہ بازار پر مشتمل قبل از سرمایہ کاری معیشت سے کیا جا سکتا ہے۔'"[184] چنانچہ فرانس نے خود کو نئے سرے سے جنم دیا،[185] جبکہ الجیریاؤں کو گمنامی اور غربت کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا۔ پرو چا، کا بون کہانی کے متعلق ایک فرانسیسی colon کے بیان کا موازنہ ایک الجیریائی محب وطن کے بیان سے کرتا ہے جس کے اباؤ واقعات کے بارے میں ورژن "بون کے فرانسیسی موجدین کو سرے سے کالعدم کر دینے کے مترادف ہے۔"[186]

> [illegible] آرناڈ (Arnaud) الجیریاؤں کی پھیلائی ہوئی گڑبڑ کے بعد بون میں فرانسیسیوں کی پیش رفت کو سراہتا ہے۔ پرانے شہر کو صحیح سالم رکھنے کی وجہ اس کا گندا ہونا نہیں بلکہ یہ ہے کہ [illegible] کسی کی سمجھ انداز میں رکھنے کے قابل بناتا ہے کہ قبل از یں ویران بنجر اور قدرتی وسائل سے عاری 1500 افراد پر مشتمل اس چھوٹے سے بدنما عرب گاؤں میں فرانسیسیوں نے کتنا

خوب صورت اور شان دار کام کیا ہے۔"

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ اتا ہا ہے متعلق H'sen Derdour کی کتاب میں 1954-62 کے الجیریائی انقلاب پر باب کا عنوان یہ دیا گیا ہے "ایک ماتحت کنسنٹریشن کیمپ میں بند الجیریا نو آبادیت کی دھجیاں اڑاتا اور آزادی حاصل کرتا ہے۔"

بون سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر موندووی گاؤں ہے جس کی بنیاد 1849ء میں 'سرخ' مزدوروں نے رکھی جنھیں حکومت پیرس سے لائی تھی (تاکہ سرکش سیاسی عناصر [illegible] سے چھٹی ہوئی زمین [illegible] [illegible] چھوٹے قصبے [illegible] 1913ء میں [illegible] والے کے ہاں البیر کامیو نے جنم لیا۔

کامیو فرانسیسی الجیریا کا ایک مصنف ہے جسے بجا طور پر عالمی [illegible] جین آسٹن کی طرح کامیو بھی ایک ناول نگار ہے جس کا سامراجی [illegible]

[illegible] صدی میں [illegible] اہمیت رکھتا ہے [illegible] بھی بھلائی جا چکی نو آبادیات میں جڑیں رکھنے والے "ہمہ گیری" مصنف کے طور پر باقی ہے۔ جارج [illegible] کے ساتھ اس کا تعلق اور بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ آرویل کی طرح کامیو بھی 1930ء اور 1940ء کی دہائی [illegible] ابھرنے والے مسائل کے حوالے سے جانا جاتا ہے: فاشزم، ہسپانوی سول جنگ، فاشسٹ یلغار کی [illegible] سوشلزم کے اندر غربت اور سماجی ناانصافی کے مسائل، اہل قلم اور سیاست کے درمیان تعلق، دانشور [illegible] دونوں ہی اپنے واضح اور سادہ انداز کی وجہ سے مشہور تھے، جیسا کہ رولینڈ بارتھ نے "Le Degre zero de l'ecriture" (1953ء) میں کہا۔ نیز ان کے سیاسی نظریات بھی نہایت واضح تھے۔ دونوں اس لحاظ سے بعد از موت دلچسپ ہیں کہ ان کی تحریروں میں بیان کردہ صورت حال قریب سے جو دیکھنے پر [illegible] مختلف لگتی ہے۔ آرویل کے فکشن میں سرد جنگ کے دوران برطانوی سوشلزم کی جانچ پڑتال نے ایک [illegible] وصف اختیار کر لیا ہے۔ کامیو کی تحریروں میں مدافعت اور وجودی محاذ آرائی کے بیانات ایک دور میں [illegible] اور نازی ازم دونوں سے خوف [illegible] تھے [illegible] ثقافت اور [illegible] سے تعلق [illegible] جا سکتا ہے۔

آرویل کے سماجی تصور پر ریمنڈ ولیمز کی زبردست تنقید کے باوجود وہ کمیں اور بازو کے دانشور آرویل پر دعویٰ جتاتے رہے۔ کیا وہ وقت سے پہلے ایک نیو کنزرویٹو تھا، جیسا کہ نارمن Podhoretz نے دعویٰ کیا۔

یا پھر وہ (بقول کرسٹوفر ہچنز) بائیں بازو کا ایک ہیرو تھا؟ اب کامیو اینگلو امریکی توجہ کا حامل نہیں رہا، لیکن دہشت گردی اور نو آبادیت پر مباحث میں اس کا حوالہ بطور نقاد، سیاسی اخلاق پسند اور قابل تعریف ناول نگار دیا جاتا ہے۔ کامیو اور آرویل کے درمیان حیرت انگیز موازنہ یہ ہے کہ دونوں اپنی اپنی ثقافتوں میں مثالی شخصیات [illegible] ایسی شخصیات جن کی اہمیت اپنے دیسی پس منظر سے ماخوذ لیکن اس سے ماورا بھی لگتی ہے [illegible] اپنی عمیق النظر کتاب میں کامیو کے متعلق کہتا ہے

> [illegible] ساتھ ہی ساتھ اپنی اور آئندہ نسل کے اخلاق [illegible] یورپی تھا کیونکہ اس کا تعلق یورپ کی سرحد سے [illegible] کی اپنی جانب بلایا۔ اس نے انکار کر دیا مگر کافی [illegible]
>
> [illegible]

[illegible] مشہور ترین ناولوں اور الجیریا کی نو آبادیاتی صورت حال کے درمیان روابط کو باریک بینی اور حق [illegible] میں سامنے لانے کے بعد اوبرائن اسے آگے سے انکار کرتا ہے۔ "یورپی سرحد سے تعلق رکھنے والے" شخص کے طور پر کامیو سے متعلق اوبرائن کے نظریے میں ماورائیت کا ایک لطیف عمل موجود ہے۔ [illegible] کامیو محض "مغربی شعور" جیسے ایک نسبتاً بے وزن چیز کے نہیں بلکہ غیر یورپی دنیا میں مغربی "غلبے" کے [illegible] اپنے مضمون "جغرافیہ اور کچھ مہم جو" میں کافی زوردار طریقے سے اٹھاتا ہے۔ اس مضمون [illegible] آرکٹک میں برطانوی مہم جوئی کو سراہا اور پھر اپنے 'عسکری' جغرافیہ کی ایک مثال پیش [illegible] ختم کیا "اس نے افریقہ کے سفید قلب کے وسط میں ایک جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا کہ ایک روز میں وہاں پہنچوں گا۔" بعد میں وہ واقعی وہاں گیا اور "ہارٹ آف ڈارکنیس" میں یہ چیز دوبارہ پیش کی۔

اوبرائن اور کونراڈ نے جس مغربی نو آبادیت کو اس قدر محنت سے بیان کیا وہ سب سے پہلے یورپی سرحد سے آگے تک اور ایک اور جغرافیائی وجود کے 'قلب' میں جاتا ہے، اور دوسرے یہ صرف ایک "غیر مغربی دنیا" کے حوالے سے "غیر تاریخی" "مغربی شعور" سے مخصوص نہیں (بیشتر ہندوستانی اور افریقی دیسی لوگوں نے اپنے اوپر لادے گئے بوجھ کا تعلق مغربی شعور سے زیادہ مخصوص نو آبادیاتی دساتیر) مثلاً غلامی، زمین کی ضبطگی، قاتلانہ مسلح افواج [illegible] سے جوڑا) بلکہ ایک محنت سے تعمیر کردہ تعلق سے جڑا ہوا ہے جس میں فرانس اور برطانیہ خود کو پسماندہ، غیر مغربی دنیا کے محکوم، کمتر لوگوں کے مقابلے میں "مغرب" کہتے تھے۔"

کامیو پر اوبرائن کے دقیق النظر تجزیے میں رخنہ اس وقت سامنے آتا ہے جب وہ کامیو کو راہ منتخب کرنے کی مشکل سے دوچار ایک انفرادی آرٹسٹ کے طور پر دیکھتا ہے۔ سارتر اور جینسن (جن کے لیے الجیریائی جنگ کے دوران فرانسیسی پالیسی کی مخالفت کرنے کی راہ منتخب کرنا کافی آسان تھا) کے برعکس کامیو فرانسیسی الجیریا میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا تھا۔ وہ فرانس میں مقیم ہو گیا مگر گھر والے الجیریا میں ہی رہے۔ یہ ایف ایل این میں کامیو کی شمولیت زندگی اور موت کا معاملہ تھی۔ اوبرائن کے اس [illegible] مشکلات کو "مغربی شعور" کے علامتی رتبے تک سرفراز کرنے سے متعلق اس کا تجزیہ قبول کرنا آسان ہے۔

اوبرائن پہلے کامیو کے انفرادی وجود پر زور دیتے [illegible] پریشانی میں ذاتی اور [illegible] لیتا ہے۔ اس طریقے سے ہمارے اندر کچھ ہمدردی پیدا ہونا قرین قیاس ہے [illegible] الجیریا میں فرانسیسی colon طبقے کی بدقسمت اجتماعی نوعیت چاہے کچھ بھی ہو، لیکن [illegible] فرانسیسی پرورش (جسے ہربرٹ لوٹمن نے خوب صورتی سے [illegible] قبل از جنگ رپورٹ لکھنے سے [illegible] اور زیادہ تر مصائب فرانسیسی [illegible] ایسے [illegible] L'Estranger کی طرح La Peste اور La Chute پر بھی یہ بات صادق آتی ہے۔ وہ ایک خراب صورت حال میں خود آگاہی [illegible] اور اخلاقی الجھاؤ کی قدر افزائی کرتا ہے۔

لیکن طریقہ کار کے حوالے سے تین نکتوں پر غور کریں [illegible] Poste" (1947ء) اور کہانیوں کے نہایت دلچسپ مجموعے "L Exil et le royaume" (1957ء) کے [illegible] کے منتخب کردہ جغرافیائی ماحول کے انتخاب پر سوال اٹھاتا اور اس کی تحلیل کرتا ہے۔ الجیریا ایسے بیانیوں کی جگہ کیوں ہے جس کا مرکزی حوالہ (پہلی دو صورتوں میں) ہمیشہ سے عموماً فرانس [illegible] فرانس کیوں ہے؟ اوبرائن کافی آگے تک جاتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ انتخاب [illegible] قصوں میں وہ کچھ یا تو فرانسیسی حکومت کی ایک توجیہ یا لاشعوری توجیہ ہے یا [illegible] کاوش۔[200] لیکن کامیو بطور انفرادی آرٹسٹ اور الجیریا میں فرانسیسی نوآبادیت کے درمیان ایک تسلسل قائم کرنے کی کوشش میں ہمیں یہ پوچھنا ہوگا کہ آیا کامیو کے بیانیے خود بھی سابقہ اور زیادہ واشگاف سامراجی فرانسیسی بیانیوں سے مربوط ہیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ 40ء اور 50ء کے عشروں کے پرکشش تجریدی پسند مصنف کے طور پر کامیو سے تاریخی تناظر کو وسعت دیتے ہوئے الجیریا میں ایک سو سال پرانی فرانسیسی موجودگی کو بھی شامل کر لیں تو ہم شاید نہ صرف اس کے بیانیوں کی ہیئت اور نظریاتی مفہوم کو بہتر طور پر سمجھ سکتے بلکہ یہ بھی جان سکتے ہیں کہ اس کا کام کس حد تک وہاں فرانسیسی مہم جوئی کو اجاگر اور مستحکم کرتا ہے۔

طریقہ کار سے متعلق دوسرا نکتہ اس وسیع تر بصری اور متعلقہ سوال سے منسلک ہے کہ کہانی کون سنا رہا ہے۔ تاریخی رجحان کے حامل ایک یورپی نقاد کا یہ یقین کرنا قرین قیاس ہے کہ کامیو یورپی بحران کے متعلق المناک طور پر جدید ہو چکے فرانسیسی شعور کو پیش کرتا ہے۔ اگرچہ ظاہر ہوتا ہے کہ کامیو نے colon املاک کو 1960ء (اس کا سن وفات) کے بعد قابل بچاؤ اور قابل توسیع سمجھا، لہٰذا وہ تاریخی لحاظ سے غلط تھا، کیونکہ فرانسیسیوں نے صرف دو سال بعد ہی املاک ترک کر [illegible] اس بات کا تعلق ہے کہ اس کی تحریر معاصر الجیریائی جانب واضح اشارہ دیتی ہے، تو کامیو کی عمومی توجہ فرانس-الجیریا امور کی اصل حالت ہے، نہ کہ [illegible]۔ چند ایک موقعوں کو چھوڑ کر وہ عموماً تاریخ کو نظر [illegible] رکھنے والا ایک الجیریائی ایسا نہ کرتا۔ چنانچہ کسی [illegible] نے خاکے اور ایک [illegible] کہیں زیادہ قرین قیاس تھا۔ چنانچہ کامیو کے ناولوں [illegible] ناولوں کی طرح جو [illegible] حالت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ الجیریائی تاریخ سے متعلق [illegible] الجیریائی [illegible] وسیع تر پیرا انداز میں سمجھا جا سکے۔ اور کامیو کے کام کو تاریخی [illegible]

آخر میں تفصیل اور باریک بینی کی کافی اہمیت ہے جہاں کامیو کی تحریر شہرت پا چکی ہے۔ قارئین کامیو کے ناولوں کو فرانس سے متعلق فرانسیسی ناولوں سے منسلک کیے جانے کا رجحان رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ ان کی [illegible] Adolphe اور Trois Contes جیسی سابقہ پرشکوہ مثالیں نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کا الجیریائی ماحول کو [illegible] اتفاقی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ منظر عام پر آنے کے کوئی نصف صدی بعد اس کے ناول انسانی حالت [illegible] Meursault [illegible] عرب کا نام نہیں بتایا گیا اور وہ بن باپ کا [illegible] تاریخ سے بھی عاری لگتا ہے۔ [illegible] Tarrou اور Rieux [illegible] مجبور [illegible] کہ آپ کو متن میں موجود جانب داری کی وجہ سے اسے پڑھنا چاہیے، نہ کہ وہاں موجود چیزیں دیکھنے کے لیے۔ لیکن میں اصرار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کامیو کے ناولوں میں وہ چیز ملتی ہے

جسے ایک دور میں غیر موجود خیال کیا گیا۔ 1830 میں شروع ہونے والی سامراجی تسخیر کی تفصیل جو کامیو کے عہد حیات میں جاری رہی اور تحریروں کی ساخت میں سموئی گئی۔

جو کسی جذبۂ انتقام کے تحت نہیں کی گئی۔ نہ ہی میں کامیو کو الزام دینا چاہتا ہوں کہ اس نے الجیریا کے متعلق [illegible] فکشن، فرانس کی جانب سے الجیریا کے سیاسی جغرافیہ کو منظم طریقے سے تعمیر کرنے میں ایک عنصر کے طور پر دیکھا جائے [illegible] دلکش بیان فراہم کرنے کی حیثیت میں لیا جائے تاکہ علاقے کو پیش، آبادی اور ملکیت میں لیا جا سکے۔ [illegible] اس دور میں جب برطانوی ہندوستان کو چھوڑ رہے تھے۔ کامیو کی تحریر غیر معمولی طور پر تاخیری اور کچھ حوالوں سے غیر موثر نوآبادیاتی حساسیت رکھتی ہے جو ایک ہیئت، حقیقت پسندانہ ناول کے اندر اور کے ذریعے ایک سامراجی انداز نافذ کرتی ہے۔۔۔ اور جسے یورپ میں عظیم کامیابیاں حاصل کیے عرصہ گزر چکا تھا۔

اقتباس کے طور پر میں "La Femme adultere" کے آخری صفحات کا حوالہ دوں گا جب مرکزی [illegible] Janine [illegible] پہلو سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔ شوہر قبل ازیں ایک روشن مستقبل رکھنے والا اسٹوڈنٹ تھا، جس نے سفری سیلز مین [illegible] مختلف عرب کلائنٹس سے ملاقاتیں کیں۔ دورے کے دوران Janine دیسی الجیریاؤں کی خاموش مجہولیت اور ناسمجھی سے متاثر ہوتی ہے [illegible] مشکل کے باعث بمشکل ہی اس بات پر دھیان دیتی ہے۔ ہوٹل اور اپنے محوِ خواب شوہر کو چھوڑ آنے پر Janine کا سامنا چوکیدار سے ہوتا ہے جو اس سے عربی میں بات کرتا ہے اور وہ سمجھ نہیں پاتی۔ کہانی کا کلائمکس آسمان اور صحرا کے ساتھ Janine کی گفتگو ہے۔ میرے خیال میں کامیو عورت اور جغرافیہ کے درمیان تعلق کو جنسی حوالے سے پیش کرنا چاہتا ہے [illegible] کہانی کے عنوان میں بدکاری کا تاثر دیا گیا۔

> وہ آسمان پر ایک قسم کے سست رفتار چکر میں گھومتے ہوئے ستاروں کے ساتھ حرکت کر رہی تھی، اور بدیہی طور پر ساکت پیش رفت نے تھوڑا تھوڑا کر کے اسے اپنی ہستی کے مرکز کے ساتھ شناخت کیا، جہاں خنکی اور خواہش اب ایک دوسرے سے مقابلہ بازی کر رہے تھے۔ اس کے سامنے ستارے ایک ایک کر کے ٹوٹ رہے تھے اور صحرائی پتھروں کے درمیان بجھ رہے تھے، اور ہر مرتبہ Janine رات پر تھوڑا سا مزید کھل جاتی۔ گہری سانس لیتے ہوئے وہ خنکی، دوسروں کے مردہ بوجھ، زندگی کی دیوانگی وہ

[illegible] رہے وصل کی رات بن ختم خوف سے بچاتے ہوئے بے مقصد فرار [illegible] کی۔ ساتھ ہی ساتھ گناہ تھا کہ اس نے اپنی جڑیں واپس حاصل [illegible] آسمان کی جانب کھینچی تو اس میں دوبارہ زندگی پیدا ہوا ہوگی [illegible]

[illegible] جیسا کہ کامیو نے ایک نوٹ میں لکھا ہے وہ آ چکا [illegible] "باشاہت" [جو ایک مخصوص آزاد اور برہنہ زندگی کے ساتھ ہم وقوع [illegible] دوبارہ تلاش کریں۔" Janine کا ماضی اور حال اس سے [illegible] اور راست رسائی حاصل کرتی ہے۔

"L'Eau et le royaume" میں شامل ایک کہانی غیر یورپی تاریخ رکھنے والے لوگوں کی جلاوطنی کے بارے میں ہے (چار کہانیوں میں الجیریا اور ایک کہانی میں پیرس و برازیل موضوع ہے)۔ ان کے کردار [illegible] شاعرانہ شعور ذات کا ایک لمحہ حاصل کرنے کی جستجو میں ہیں۔ صرف "La Femme [illegible] کردہ ایک کہانی (جس میں ایک یورپی قربانی اور عزم کے ذریعے ایک مردہ دیسی باشندے کے متبادل کے طور پر دیسی لوگوں کی زندگی کے حلقے میں داخل ہوتا ہے) میں ہی اس بات کا [illegible] خود کو اس یقین کی اجازت دی کہ اہل یورپ سمندر پار علاقے کے ساتھ مستقل اور [illegible] اختیار کر لیں گے۔ "Le Renegat" میں جنوبی الجیریا کے ایک اچھوت قبیلے کے لوگ

یہ [illegible] وہاں [illegible] پہنچتے ہیں [illegible]
مارنے کی کارروائی میں حصہ لیتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کہا جا رہا ہو کہ صرف مثلہ کرنے کے نتیجے میں ہی دیکھا
جا سکتا ہے۔

[illegible] 1958 [illegible]
صرف چند ماہ بعد منظر عام [illegible] اگرچہ "L'Exil" میں [illegible]
متعلق [illegible]
بھرپور ہیں۔ ہمیں ذہن میں رکھنا چاہیے کہ الجیریائی انقلاب کا اعلان [illegible]
[illegible]
سے ایک سال قبل، جب کامیو "L'Etranger" پر کام کر رہا تھا، اس کے بعد [illegible]
کے خلاف الجیریائی قوم پرستی کی طویل اور خونیں مزاحمت [illegible]
فرانسیسی نوجوان ہوئی تھی، لیکن وہ ہمیشہ فرانسیسی ـ الجیریائی شخص کی عادتوں میں [illegible]
اپنی زندگی کے آخری برس میں زیادہ تر علامات کو زبان، تمثیلات اور جغرافیائی [illegible] 1957ء میں
فرانسوا متراں نے اپنی کتاب "Presence fransaise et abondon" میں صاف صاف کہا: "Sans Afrique, il n'y aura pas l'histoire de France au XXIe siecle."

کامیو کو اس کی اصل تاریخ کے تناظر میں دیکھنے کے لیے آپ کو اس سے متعلق فرانسیسی سابقین اور [illegible]
[illegible]
آگاہ ہونا ضروری ہے۔ آج بھی یورپ پر مرکوز ایک روایت [illegible]
[illegible]
کھلے عام بلکہ پرجوش انداز میں الجیریائی آزادی کے قوم پرست مطالبات کی مخالفت کی [illegible]
میں کیا جس انداز میں اس نے اپنے آرٹسٹک کیریئر کے آغاز میں الجیریا کو پیش کیا تھا [illegible]
میں سرکاری اینگلو فرنچ سویز حکام کا رنگ ملتا ہے۔ ہم کرنل ناصر، عربی اور مسلم سامراج سے [illegible]
جملوں سے شناسا ہیں، لیکن الجیریا کے بارے میں ایک ناقابل مصالحت طور پر سخت [illegible]
تحریک کا ایک برجستہ سیاسی خلاصہ لگتا ہے:

> جہاں تک الجیریا کا تعلق ہے تو قومی آزادی محض جذباتیت ہے [illegible] ایسی
> الجیریائی قوم کبھی بھی نہیں رہی۔ یہودی، ترک، یونانی، اطالوی اور بربر [illegible]
> کرنے کے مجاز ہوں گے۔ موجودہ صورت حال میں الجیریا میں صرف عرب ہی آباد نہیں [illegible]

> [illegible] کے لیے کافی ہیں جس کی تاریخ میں
> [illegible] فرانسیسی کی قوت [illegible]
> [illegible] آزادی محض ایک [illegible]
> [illegible]

[illegible] کامیو اپنے ناولوں [illegible] میں جہاں بھی ایک کہانی [illegible] الجیریا میں
[illegible] ایک جو وقت اور نئی تعبیر کے تابع ہے [illegible]
[illegible] تاریخ کے طور پر بیان کی جا رہی ہے [illegible]
"Sociologie de l'Algerie" (1958ء) [illegible] مختلف ہے جس کا [illegible]
[illegible] کے نتیجے کے طور پر صاف صاف بیان
[illegible]
[illegible] جس کا مقصد [illegible] (کیونکہ آبادیات کے لحاظ
[illegible]

[illegible] الجیریا کے جغرافیے پر تحسین اور وجودیاتی لحاظ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
زبردست [illegible] جنگ سے لے کر دوسری عالمی جنگ [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک عالمی طاقت کے طور پر [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میں متوقف یا

گیا۔ شمالی افریقہ نمایاں ہے۔ لیکن سمیڈی کے مطابق کہیں بھی اس [illegible] مختار بن سکتی ہے۔ 1930ء کی دہائی میں قوم پرستانہ تحریکیں سیجیہ [illegible]

[illegible] کو برطانیہ کی نوآبادیاتی حکومت سے ممیز کرتی اور ساتھ ہی یہ بھی کہ فرانسیسی مقبوضات [illegible] کے بغیر حکومت کی جا رہی ہے۔ 1930ء کی دہائی تک [illegible] کے واقعات کا ذکر آیا تو انہیں ایسے انداز میں پیش کیا گیا کہ جیسے فرانسیسی افواج نے اس قسم کے ناپسندیدہ کام دیسی لوگوں کی لوٹ مار اور شورش سے تنگ آ کر کیے۔[208] تاہم [illegible] الجیریا "ایک نیا فرانس" [illegible] خوش حال، اعلیٰ مدرسوں، ہسپتالوں اور سڑکوں سے بھرپور۔ آزادی کے بعد بھی فرانس کی [illegible] بنیادی طور پر تعمیراتی لحاظ سے دیکھا جاتا ہے جس نے اس کے اور سابقہ نوآبادیوں کے درمیان [illegible] روابط کے لیے بنیاد رکھی۔

ہم صرف اس بنیاد پر ہی تعمیری رجحان کی رو میں نہیں بہ سکتے یا نظریاتی تاثرات کو قبول نہیں کر سکتے۔ فرانسیسی [illegible] تک کیوں کا کہ کامیو کے بیشتر مشہور فکشن میں الجیریا سے متعلق وسیع اور بیش فرانسیسی نقطۂ نظر موجود ہونے کی وجہ سے اس کا کام کم نہیں بلکہ زیادہ دلچسپ ہے۔ اس کا صاف انداز، غصے سے بھرپور اخلاقی الجھن [illegible] کرنا، اس کے کرداروں کے پریشان کن ذاتی مقدر [illegible] بھی کہ الجیریا میں فرانسیسی تسلط کی تاریخ [illegible]

ایک مرتبہ پھر جغرافیے اور سیاسی مقابلے کے درمیان باہمی تعلق کو ان جگہوں پر [illegible] جہاں (ناولوں میں) کامیو اس پر بالائی ڈھانچے کا ایک غلاف اوڑھا تا ہے اور جسے سارتر نے "تفہیم آب و ہوا" مہیا کرنے کے طور پر سراہا۔[209] "L'Etranger" اور "La Peste" دونوں [illegible] سول سوسائٹی کا اس قدر تیکھے انداز میں پیش کیا گیا ڈھانچہ [illegible] میونسپلٹی، عدالتیں، ہسپتال، ریستوران [illegible] تفریحات، سکول [illegible] فرانسیسی ہے۔ البتہ مرکزی طور پر یہ غیر فرانسیسی آبادی کے لیے ہے۔ اس بارے میں [illegible] ناول اور فسانے [illegible] فرانسیسی [illegible]

[illegible] امیر عبدالقادر جیسے اول [illegible] کا قتل شروع کیا [illegible] ان کے خلاف اپنی افواج کو [illegible] خطوط، اعلانات اور مراسلے یا عبدالقادر کی [illegible] 1830ء اور 1840ء کی دہائیوں کے دوران ایف ایل این کے [illegible] مصطفیٰ Lacheraf کی فرانسیسی [illegible] اور خطوط کی [illegible] سے پتا چلتا ہے کہ کامیو کا عرب [illegible]

[illegible] نفسیں، عورتوں اور بچوں [illegible] عربوں کو ہوائی، کنالی اور [illegible] Lacheraf [illegible] جو [illegible] Changarnier [illegible] میں کسانوں کی [illegible] انہیں حرکت دی۔ [illegible]

[illegible] اصل مقصد [illegible] الجیریائی مدافعت [illegible] اس کا دوسرا پہلو [illegible] الجیریا سے واپس آنے کے کچھ عرصہ قبل اس انداز [illegible] الجیریا کے وسائل استعمال کر [illegible]

[illegible] فکشن میں [illegible] Loti اور Psichari تک چلا آتا ہے۔ خاموش موضوعات میں سے [illegible] اس صورت حال کی ناقابل فراموش تصویر کشی Daudet کی "Tartarin de Tarascon" اور موپساں کے "Bel-Ami" میں ملتی ہے [illegible] مارٹین Louti نے اپنی

[illegible] Littérature et colonialisme [illegible] ہے۔

ایک طرف الجیریا پر فرانسیسیوں کی جانب سے لائی گئی تباہی منظر تھی، تو دوسری طرف ایک نئے فرانسیسی طبقے کو بھی تشکیل دے رہی تھی۔ سیاہ فاموں اور دیسی افریقیوں کے ساتھ امریکی پالیسی پر تنقید کرنے والے ایک افراد، مثلاً توکویلے، کو یہ تو [illegible] دینے کے لیے مسلمان دیسی باشندوں پر ظلم لازمی تھا۔ اس کے خیال میں مکمل تسخیر فرانسیسی عظمت کا اعتراف بن گئی۔ اس نے اسلام کو [illegible] عورتوں کی گوشہ گیری، تمام سیاسی زندگی کے فقدان، ایک استبدادی حکومت کا ہم معنی [illegible] آپ چھپانے اور تمام تسکین خانگی زندگی میں تلاش کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ [illegible] دیسی لوگ خانہ بدوش تھے، اس لیے وہ یقین رکھتا تھا کہ ان قبائل کو بھی آباد کرنے کے [illegible] کار لانے چاہئیں۔" لیکن میلون رکٹر کے خیال میں توکویلے نے "1846ء میں [illegible] انسانی برابری کے لیے اس نے تجویز کردہ razzias کے دوران ہزاروں عرب جو ان میں سے دم گھٹنے سے ہلاک ہو گئے تھے۔" توکویلے نے انہیں "بدقسمت لازمی اقدام" خیال کیا۔

آج کے سرکردہ شمالی افریقی مورخ عبداللہ Laroui کی نظر میں فرانسیسی نوآبادیاتی پالیسی کا مقصد الجیریائی ریاست کو تباہ کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ایک الجیریائی قوم کبھی بھی موجود ہونے سے متعلق کا بیہ [illegible] کہتا ہے:

> 1830ء سے 1870ء تک الجیریا کی تاریخ دعووں سے عبارت ہے colons جو الجیریا کو [illegible] کی جانے کی مبینہ خواہش رکھتے تھے، جبکہ حقیقت میں ان کی واحد خواہش الجیریائی [illegible] [illegible]
> ایک عرب بادشاہت تعمیر کر رہا تھا جبکہ اس کے مرکزی تصورات فرانسیسی معیشت [illegible] [illegible]

1872ء میں الجیریا پہنچنے پر Daudet Tartarin نے خود سے وعدہ کیے گئے "مشرق" کی چند ایک جھلکیاں دیکھیں، اور اس نے خود کو اپنے آبائی Tarascon کی ایک سمندر پار نقل ہی پایا۔ Segalen اور ژید جیسے مصنفین کے لیے الجیریا ایک انوکھا مقام ہے جہاں ان کے اپنے روحانی مسائل Janine کے روحانی مسئلے کی طرح [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] L'Immoraliste میں مائیکل بلکہ La [illegible] ناول میں Meursault کا مرکزی کردار پرکشش بھی۔ الجیریا کی فرانسیسی تصویر کشی میں [illegible] Maure Amoureux [illegible]

[illegible] صدی کے اوائل میں جغرافیہ اور نوآبادیاتی فکر کی تحریروں میں مزید دریافت کیا جا سکتا ہے کہ [illegible] اش پانے والا متحد اور باقاعدہ منظم ہے۔ البرٹ Sarraut کی "Grandeur et servitude coloniales" میں نوآبادیت کا کم از کم مقصد بھی نوع انسانی کا حیاتیاتی اتحاد (la solidarite humaine) قرار دیا گیا۔ اپنے وسائل بروئے کار نہ لا سکنے والی نسلوں (مثلاً فرانس کے سمندر پار علاقوں میں دیسی باشندے) کو دوبارہ انسانی خاندان کا حصہ بنانا ہے۔" جیورجیز ہارڈی اپنی کتاب "Politique coloniale et le partage du terre aux XIXe et XXe Siecles" میں یہ بتانے کی جرأت کرتا ہے کہ "نوآبادیوں کو فرانس میں شامل کیے جانے کے باعث "ایک وافر تحریک ملی اور [illegible] ناول سامنے آئے بلکہ اخلاقی اور ذہنی صورتوں کے تنوع کی قبولیت بھی پیدا ہوئی، [illegible] جیسے کہ اپنانے کا [illegible]"[22]

[illegible] روایت میں [illegible] کی افریقی تحریروں کو نوآبادیاتی الجھن کی میٹروپولیٹن کا یا کلپ کے طور [illegible] کے لیے لکھنے والے لوگوں کی نمائندہ ہیں جن کی ذاتی تاریخ فرانس کے اس [illegible] کے ساتھ ناقابل تنسیخ طور پر بندھی ہوئی ہے، کسی بھی اور جگہ تاریخ کا واقع ہونا بعید از فہم ہے۔ [illegible] کے ساتھ بندھن کے رویے متضاد طور پر قاری میں اس قسم کی توقعات کے لیے ضرورت کے متعلق سوالات کو تحریک دلاتے ہیں۔ اس لاپرواطریقے سے جب فرانسیسی ماضی کا تشدد منسوخ ہو جائے تو یہ رویے مبہم اور کثیف ہو جاتے ہیں۔

Meursault کی الجھن دوسروں کی الجھن سے زیادہ اساسی نوعیت کی ہے۔ اگر ہم مان بھی لیں کہ غلط طریقے سے تشکیل دی گئی عدالت ایک متواتر وجود رکھتی ہے، تو Meursault خود بھی اس حقیقت کو سمجھتا ہے، کم از کم وہ وراثت اور عدم عدولی کا ایک تجربہ کر سکتا ہے: "میں نے درست کہا تھا، میں نے ایک مرتبہ پھر درست کہا [illegible] میں اب بھی درست تھا۔ میں نے اس طرح زندگی گزاری تھی اور اس طرح زندگی گزار سکتا تھا۔ میں نے یہ

کیا اور وہ نہ کیا۔ میں نے وہ دوسرا کام نہ کیا۔ سو؟ یوں سمجھ لیں کہ میں ہمیشہ اس لمحے اور اس طلوع سحر کا منتظر تھا جب مجھے بری کیا جائے گا۔ [illegible] [illegible]

[illegible] Meursault [illegible] کرلیا ہوا ہوا اب اسے نئے سرے سے کریں۔ یہ المناک طور پر غیر جذباتی ہٹ دھرمی تو شباب یافتہ پیدائش اور باز پیدائش کے لیے غیر مذبذب انسانی استعداد میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کامیو کے قارئین نے "L'Etranger" کے ساتھ ایک آزادی یافتہ وجودی انسانیت کی ہمہ گیریت منسوب کی جو جرأت مندانہ رواقیت کے ساتھ کائناتی بے نیازی اور انسانی ظلم کا سامنا کرتی ہے۔

"L'Etranger" کو اس جغرافیائی ربط میں دوبارہ رکھنا جہاں سے اس کا بیان ابھرا گویا اسے تاریخی [illegible] ساتھ اس کی وفاداری کے احساسات انسانی حالت کی کہانی کے طور پر چھپ جاتے ہیں۔ یہ ہے وہ چیز جس پر [illegible] اس کی سماجی اور ادبی ساکھ منحصر ہے۔ تاہم، ہمیشہ زیادہ مشکل اور چیلنج کرنے والے متبادل موجود [illegible] پھر فرانس کے علاقائی تسلط سے اور سیاسی حاکمیت سے انکار کرنے، الجیریائی قوم پرستی کی تنظیم کو رد کرنے [illegible] چاہے فرانسیسی یا عرب کے مد مقابل کامیو کی کہانیاں ایک حقیقی جان داری رکھتی ہیں جس میں نوآبادیاتی [illegible] اور ادای کو بیان کرتی ہیں جسے ہم ابھی تک پوری طرح نہیں سمجھے یا اس سے خود کو بازیاب نہیں کروا سکے۔

VIII — جدیدیت پر ایک نوٹ

[illegible]

[illegible] وہ پیچیدہ انداز میں سامراجی مہم کا حصہ ہونے کے باعث [illegible] انیسویں صدی کے آخر میں یورپ کی نوآبادیاتی [illegible] عوامی حمایت کے ساتھ تو منوز یادہ سے زیادہ علاقے حاصل کرنے کی دوڑ میں لگا ہوا [illegible] قوموں کو سامراجی خدمت میں آنے پر مجبور کیا اور اپنے ملک میں اس عمل کے خلاف [illegible] سامراجیت [illegible]

[illegible] اس چیز نے حاکمیت کی پیداری اور قابل [illegible] یعنی مغربی معاشرے میں ثقافتی دستور کے ایک نہایت اہم ضابطے [illegible] سامراج کی مخالفت کو ترقی دینے میں ایک [illegible]

[illegible] The Expansion of England [illegible]

[illegible] کے سوال پر بھی لاگو کر کے دیکھتے ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر [illegible] کے لیے ثقافتی دلیل فتح مند تھی۔ آخر ایمپائر ایک حقیقی چیز تھی اور [illegible] یورپ والے خاتمے [illegible] مغرب کی تہذیب [illegible]

اس نہایت پر اعتماد بیان کے مرکز میں دو سخت حقیقتیں موجود ہیں جنہیں Seeley ماہرانہ طریقے سے شامل اور ہم آہنگ کرتا ہے: اول ودیکی سے منشا (برصغیر صوفی بذاتِ خود)، اور دوم دیگر ایمپائرز کا وجود، حال کے

ساتھ ساتھ ماضی۔ دونوں میں Seeley اشارۃً سامراجیت کی وضاحت سے [illegible]

پھر دوسرے موضوعات کی طرف جاتا ہے۔ مفادات کے [illegible]

عالمگیر قسمت سے متعلق سیاسی نظریات میں قبول شدہ دستور بن گئی تھی اور پھر اس سے [illegible]

[illegible]

حقیقت پسند (جو کہ خود کو منوانے کی خواہش رکھنے والے [illegible]

ہوبسن کے انداز میں ایک نظرعاتی پر مشتمل بیان دینے کی [illegible]

اہم مقام ہے)۔

اب میں ایک دم اس حقیقت پسندانہ ناول کی جانب جانا چاہوں گا [illegible]

بات کی ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں اس کا مرکزی [illegible]

تھی۔ المناک طور پر یا کبھی کبھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یادداشتوں اور مہماتی سفر کا ایک ناول۔ [illegible]

کی راتیں، Loti کی "Le Roman d'un Spahi" اور [illegible]

کرنے کی ایک نئی بیجزی اور فاتحانہ پن دیکھتے ہیں۔ تقریباً اتنی تمام کہانیاں [illegible]

نوآبادیاتی دنیا میں وفورِ جذبات اور ایڈونچر کے شوق پر ہے۔ ہم جغرافیائی [illegible]

[illegible]

اس روایت، یقین اور حتمی اعتماد کے برعکس کونرڈ کی کہانیاں [illegible] جن کا میں نے بہت زیادہ حوالہ دیا

کیونکہ وہ ایمپائر کی لطیف ثقافتی آشکاریوں کو کسی بھی اور سے زیادہ پیش کرتی ہیں [illegible]

تشویش عیاں کرتی ہیں۔ وہ ایمپائر کی فتح کا اسی طرح ری ایکشن دیتی ہیں جیسے بقول [illegible]

[illegible] نظریہ دنیا کی فتح کا ردعمل دیا تھا۔ کونرڈ کی کہانیاں اور ناول ایک لحاظ سے فتح مند سامراجی منصوبے

کے جارحانہ خدوخال پیش کرتے ہیں تو دوسرے اعتبار سے وہ مابعد حقیقت پسندی جدیدیت پسند حساسیت کی

بآسانی قابلِ شناخت، مضحک آگہی سے مملو ہیں۔ کونرڈ، فارسٹر، مالراکس، ٹی ای لارنس سامراجیت کے فتح

مند تجربے کی کہانیوں کو شعورِ ذات، انقطاع اور درجہ بدرجہ تباہ کرنے والے مضحکے کی انتہاؤں میں لے جاتے

ہیں جن کے واقعات و خدوخال کو ہم جدید ثقافت کے نشان ہائے امتیاز کے طور پر شناخت کرتے ہیں [illegible] ایک

[illegible]

چاہوں گا کہ جدید ثقافت کی بہت سی نمایاں ترین خصوصیات (جنہیں ہم مغربی معاشرے اور ثقافت میں خالصتاً

داخلی قوتوں سے اخذ کرنے پر مائل ہیں) میں imperium کی جانب سے ثقافت پر بیرونی دباؤ کا ایک ردعمل

[illegible] یہ بات کونرڈ کے سارے آرٹ کے کام پر صادق آتی ہے، اور فارسٹر، ٹی ای لارنس، مالراکس،

[illegible] مختلف طریقوں سے ایک آرٹ حساسیت پر ایمپائر کے دھاوے ییٹس، اور جوائس

[illegible] ایلیٹ اور پاؤنڈ کے کام میں امریکی تارکینِ وطن پر۔

[illegible] Death in Venice [illegible]

[illegible] بیماری ایشیا سے آئی ہے۔ ایشن باخ کی نفسیات میں خوف کی اور امید کا امتزاج، خواہش کا

[illegible] کا بہترین طریقہ ہے کہ مجھے یقین ہے یورپ، اس کا آرٹ، ذہن، یادگاریں اب خطرے سے

[illegible] سمندر پار [illegible] کے ساتھ اپنے روابط کو مزید نظرانداز نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جوائس

کی نظر میں آئرش قوم پرست اور دانشور سٹیفن ڈیڈالس آئرش کیتھولک ساتھیوں کے بجائے ہسپانوی یہودی

[illegible] کی حفاظت میں ہے اور بلوم کا مختلف پن اور کاسموپولیٹن مہارتیں سٹیفن کی بغاوت کی جڑیں کاٹتی

[illegible] کے ناولوں کے خود میں کھوئے ہوئے مسحور کن لوگوں کی طرح بلوم یورپ کے اندر ایک نئی

[illegible] کی تصدیق کرتا ہے۔ سمندر پار دریافت، تسخیر، وژن کے روزنامچوں میں یہ موجودگی دیکھی جا سکتی

[illegible] پکاسو کے آرٹ میں افریقی آئیکون کی طرح۔

[illegible] Seeley [illegible]

سامراجیت کے نتیجے کے طور پر [illegible] کشمکش میں جتلا دیکھی لوٹ اور دیگر ایمپائرز کی حقیقت۔ "The Seven

Pillars of Wisdom" میں لارنس کے عرب اس کی طول اور بے اطمینان قبولیت چاہتے ہیں، بالکل اسی

طرح جیسے سامراجی فرانس اور ترکی بھی چاہتے تھے۔ "A Passage to India" میں سب کم و کاست درگئی

[illegible] کی عظیم کامیابی ہے کہ معاصر ہندوستانی تصوف اور قوم پرستی Godbole اور عزیز

[illegible] اخلاقی ڈرامہ برطانوی اور مغل سلطنتوں کے درمیان پرانے تصادم کے پس منظر میں کیسے آگے بڑھتا

—

Loti کی "L'Inde (sans les Anglais)" میں ہم ہندوستان میں ایک سفر کی کہانی پڑھتے ہیں جس

میں حکمران انگریزوں کا دانستہ طور پر ایک مرتبہ بھی ذکر نہیں آیا۔[28]

میں یہ رائے پیش کرنا چاہوں گا کہ جب یورپی ثقافت نے سامراجی 'گمانوں' اور دریافتوں کو شمار کرنا

شروع کر دیا[227] تو اس نے یہ کام مخالفت کے تحت نہیں بلکہ ایک نئی شامل کل کوشش کے سلسلے میں انجام دیا۔ غالب یورپی ثقافتوں نے [illegible] تحریروں نے غیر ملکی کو یورپ میں ایسے طریقوں سے درآمد کیا جو امپیریل منصوبوں، [illegible] اور ماہرین لسانیات، ماہرین ارضیات وجغرافیہ، تاجروں اور سپاہیوں کی واضح چھاپ رکھتے تھے۔ شروع میں انہوں نے یورپی سامعین کو جوش سے بھر دیا؛ بیسویں صدی کے آغاز میں وہ مضحکہ خیز انداز میں بتانے لگے کہ یورپ کس قدر زد پذیر تھا اور کس طرح یہ بھی کرۂ ارض کی نہایت تاریک جگہوں میں سے ایک تھا۔

اس سے نمٹنے کے لیے ایک نئی انسائیکلوپیڈیائی صورت لازمی ہوگئی جس کے تین ممیز عناصر تھے۔ اول، سفر چکر کی گولائی، جو بیک وقت سب کو شامل کرنے والا اور کھلا بھی تھا: یولیسس، ہارٹ آف ڈارکنیس، A la recherche، دی ویسٹ لینڈ، کینٹوز، [illegible] تشکیل نو [illegible] نادر پن حتیٰ کہ پرانے شذروں نے بھی بے تکے مقامات، ماخذوں اور ثقافتوں سے استفادہ کیا جدیدیت پسند ہیئت کا طرۂ امتیاز کامک اور ٹریجک، بلند اور پست، عام اور کمیاب، شناسا اور اجنبی کو انوکھے انداز میں پہلو بہ پہلو رکھنا ہے۔ اس کا اعلیٰ ترین اتحاد جوائس نے اوڈیسے اور سیلانی یہودی کو ملا کر بنایا۔ سوم، ایک ہیئت کی مضحکہ خیزی جو متبادل آرٹ کے طور پر اپنی جانب توجہ مبذول کرواتی ہے۔ جب آپ لہروں پر برطانیہ کی ہمیشہ حکمرانی کرنے کے بارے میں پر یقین نہ رہے تو آپ کو حقیقت کا نئے سرے سے تصور کرنا تھا جسے آرٹسٹ جغرافیے کے بجائے تاریخ میں یکجا کر سکے۔ جب ہندوستان سے لے کر افریقہ اور کیریبین تک مزید سے مزید خطے [illegible] ثقافتوں [illegible] وصف بن گئی۔

☆☆☆

باب 3

مدافعت اور مخالفت

۱۔ [illegible] کے دو رخ ہیں

[illegible] کے تحت رکھا جا سکتا ہے۔ میں نے اس کتاب کے آغاز میں ایلیٹ کے مشہور مضمون "روایت اور انفرادی [illegible]" کا حوالہ دیا تھا کہ اثر و رسوخ کے معاملے کو نہایت [illegible] کے درمیان طاقت میں متواتر عدم مساوات کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ میں نے [illegible] تنقیدی نظریے جیسے ثقافت کے [illegible]

[illegible] phulologist [illegible] ... جلتوں، مصنفوں اور قطری [illegible] ... "Death in Venice" کی طرح ماحول اجنبی یا پھر یورپ کی حدود سے باہر کا ہے ... "L'immoraliste" کے ماحول کے لیے ایک مرکزی مقام فراہم کرتی ہے ... تان، کھجوروں اور وادیاں موجود ہیں۔ میشل وطن پسند استاد مینالک کو سید ھے سادے انداز میں ایک ... وہ صحرائی دنیا (جس نے ڈی ایچ لارنس یا مالرو کے قاری ... [illegible] قوری روش قسمتی ہے۔ مینالک اپنی شہوانی ... [illegible] سے غم اور مسرت بھی اخذ کرتا ہے۔

[illegible] کے بعد دوسری کتاب میں پیش کیا) کے اضافات ہیں جو مینالک ... [illegible] مطابق تعلق واضح ہے۔ افریقی ترغیب ... اپنے آپ میشل کو ایک ... [illegible] اور زادی سے تعلق رکھتے ہیں۔

فرانسیسی شمالی افریقہ سے متعلق بات کرتے ہوئے [illegible] میشل ... مندرجہ ذیل نکات منکشف کرتا ہے۔

[illegible]

چٹانوں پر صحرا کے آسمان تلے لیٹے دیکھ۔ میں بھی جا کر ان کے درمیان سو گیا۔ واپس آیا تو ... خوشبوؤں سے بھرا ہوا تھا۔[2]

افریقہ کے لوگ اور بالخصوص وہ عرب اب بھی وہی ہیں ... جمع شدہ آرٹ یا تاریخ نہیں جو سنگ کر فن پاروں میں آ گئے ہوں۔ اگر اس کی موجودگی ... کوئی مشاہدہ موجود ہوتا تو اس کی کوئی وقعت نہ ہوتی۔ ان لوگوں کے درمیان موجود ہونا باعث مسرت ہے ... آپ تو اس کے خطرات (مثلاً کیڑے) قبول کرتا ہوں گے۔

L'Immoraliste اس لحاظ سے ایک اضافی مسائل آمیز جہت رکھتا ہے کہ صیغہ حاضر میں اس کی کہانی ... میشل خود اپنی کہانی بتاتا ہے ... بہت سے شامل کردہ عناصر پر منحصر ہے اس کے توسط سے شمالی افریقی اس کی بیوی اور مینالک آتے ہیں۔ میشل نارمنڈی سے تعلق رکھنے والا ایک خوشحال زمیندار، محقق، پروٹسٹنٹ ہے ... اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ژید اس کی شخصیت کو کثیر جہتی بنانا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے آپ اور دنیاداری دونوں کی مشقتوں میں مفاہمت کروا سکے۔ حتیٰ کہ تجربے میں یہ سارے پہلو افریقہ میں اپنے متعلق میشل کی دریافتوں پر منحصر ہیں، تاہم اس کی دریافت ذات عارضی پن اور شناخت کے باعث محدود اور بے وقعت ہے۔ ایک مرتبہ پھر کہانی "روپے اور حوالے کا ایک سلسلہ" [illegible] پار علاقے پر قبضہ بنائے رکھے۔ اس سے فائدے لیتے، اس پر انحصار کرتے لیکن آخر میں اس کی خودمختاری یا آزادی سے انکار کرنے کا حقدار بنا تا ہے۔

ژید ایک خاص کیس ہے ... وہ اپنی شمالی افریقی تحریروں میں نسبتاً پتلا مواد پیش کرتا ہے اسلامی، عرب، ہم جنس پرست۔ لیکن ایک نہایت انفرادیت پسند آرٹسٹ کی مثال ہونے کے باوجود ژید کا افریقہ سے متعلق تناظر (جب سے بیسویں صدی کے "تزاحمِ افریقہ" (۱۸۹۰ء) [illegible] ... بڑی تفصیل سے جڑا ہوا ہے ... اہل مغرب کے افریقہ کا مطالعہ کرنے کی ایک باقاعدہ زبان ... قدیم کے تصورات اس سے منسلک ہیں، اور افریقی روح (مثلاً قبائلی، اچھوتا پن) سے برآمد ہونے والی ایک خصوصی علمیات سے اخذ کردہ تصورات بھی۔ ہم کونراڈ اور اس کے ویلس اور بعد ازاں جرمن ماہر بشریات لیو فروبینیس اور بیلجیئن مشنری Placide Tempels کے ہاں بھی یہ تصورات ... قدر مفید اور موافقت پذیر تھا کہ مغربی مبلغین، ماہرین بشریات، مارکسی مورخ اور پھر حتیٰ کہ ... آزادی کی تحریکیں بھی اسے استعمال کرتی رہیں۔ Mudimbe نے اپنی شاندار تصنیف "The Invention of Africa" (1988ء) میں اپنے بقول "افریقہ پیدائش" نامی عمل کی تاریخ دکھائی ہے۔[1]

مغرب اور اس کی سمندر پار مقبوضات کے درمیان بننے والی عمومی ثقافتی صورت حال، بالخصوص جنگ عالمی

[illegible] ایک نقطہ پر مرکوز کرتے ہوئے فاعل اور مفعول سامراجیوں کو مربوط کرنے والے تجربے کا خاکہ کرو دوں گا۔ ترقی [illegible] کے کسی مرحلے پر ثقافت اور سامراج کے درمیان تعلق کا مطالعہ کرنے کے لیے سادہ زمانی اور [illegible] بیانیے کی ضرورت ہے، بلکہ سارے کرۂ ارض (مجموعی نہیں) کی سطح پر ایک تفصیل دینے کی کوشش کرنا ہوگی۔ اور بلاشبہ ثقافت اور ایمپائر کے درمیان تعلق کا کوئی بھی مطالعہ بذات خود ہمارے موضوع کا لازمی جزو ہے۔ [illegible] نے اپنی بحثوں میں اس کی حمایت یا پھر مخالفت کی ہے۔

[illegible]

چال کی اجازت دی۔ اسی طرح آج مابعد سامراجیت نے صرف سابقہ نوآبادیوں کے لوگوں کی جانب سے شک بھری ثقافتی بول چال اور میٹروپولیٹن دانشوروں کی جانب سے تھیوریٹیکل گریز کی ہی اجازت [illegible] ہے۔ میں خود کو ان دونوں کے درمیان پھنسا ہوا پاتا ہوں، کیونکہ ہم میں سے بہت سوں نے اس دور میں پرورش پائی جب کلاسیکی نوآبادیاتی ایمپائرز ختم ہوئی تھیں۔ ہم نوآبادیت اور اس کی مدافعت کے دور سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ہم تھیوریٹیکل توضیح سے بالاتر ہونے، ڈی کنسٹرکشن، سٹرکچرل ازم اور لوکا سی اور آلتھوسیری مارکسزم [illegible] مشغولیت اور تھیوری کے درمیان انتخاب کی تھیسس کے لیے میرا وضع کردہ حل ایک [illegible] دونوں کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کے درمیان تاریخی جدلیات کا بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ میں اسی مفروضے کی بنیاد پر آگے بڑھوں گا کہ ساری ثقافت الگ الگ اکائیوں پر مشتمل ہے مگر اس کے متعدد اہم عناصر کو دیگر کے ساتھ ہونے میں رکھ کر سمجھا جا سکتا ہے۔

یہاں میری خصوصی توجہ کا مرکز بیسویں صدی کے ابتدائی برسوں کے دوران مغربی ثقافت اور ایمپائر کے [illegible] تعلق میں آنے والی مہیب تبدیلی ہے۔ اس تبدیلی کو بھی دوسابقہ تبدیلیوں جیسی ہی وسعت اور اہمیت جیسا سمجھنا مفید ہے: یورپی نشاۃ ثانیہ کے انسانیت پسندانہ دور میں یونان کی [illegible] اور اٹھارویں صدی کے اواخر سے لے کر انیسویں صدی کے اوائل تک مشرقی نشاۃ ثانیہ (ریمنڈ شواب کا دیا ہوا نام) [illegible] جب ہندوستان، چین، جاپان، فارس اور اسلام کے ثقافتی خزانے یورپی ثقافت کے قلب میں لا کر نصب کر دیے گئے۔ دوم، جرمن اور فرانسیسی ماہرین انشاپردازی کا سنسکرت، انگلش، جرمن اور فرانسیسی شاعروں اور آرٹسٹوں کا ہندوستانی قومی اساطیر، اور بہت سے یورپیوں اور حتیٰ کہ امریکی مفکرین (گوئٹے سے ایمرسن تک) کا فارسی، عجمی اور صوفی فلسفہ کی دریافتیں کرنا انسانی ایڈوینچر کی تاریخ میں نہایت شان دار واقعات اور بجائے خود ایک [illegible] موضوع ہے۔

البتہ شواب کے بیانیے میں سیاسی پہلو مفقود ہے جو ثقافتی پہلو کی نسبت زیادہ ملال انگیز اور کم شان دار تھا۔ جیسا کہ میں نے "Orientalism" میں کہا ہے، عدم مساوات سے [illegible] کا وہ پارٹنرز کے درمیان ثقافتی تبادلے کا [illegible] کا ثانیہ کے متعلق شک یا حقارت سے بات کرتے [illegible] تسلط اور زبردستی قائدے کے متعلق سوچ لوٹ [illegible] امریکی تاریخ کے بارے میں مباحث محض یہ تفتیش بنتے جا رہے کہ اس نے دیسی باشندوں، تارک وطن آبادیوں، استحصال زدہ اقلیتوں کے [illegible]

لیکن اہل مغرب حال ہی میں آگاہ ہوئے ہیں کہ "محکوم" لوگوں کی تاریخ اور [illegible] کے متعلق [illegible] خود لوگوں کی جانب سے بھی چیلنج کی جا سکتی ہیں [illegible] وغیرہ وحشیت) عظیم مغربی ایمپائرز میں شامل کر لیا گیا۔ (یہ چیز [illegible] فلسفیوں، موسیقاروں اور مصنفوں کے کارناموں کو بے وقعت نہیں بناتی جنہوں نے یورپ سے [illegible] دنیا، معصوم کے دائرے میں لانے کی خاطر اجتماعی اور انفرادی کاوشوں میں حیرت انگیز [illegible])

نوآبادیت مخالفت کی ایک مہیب لہر اور [illegible] شان عمارت پر قبضہ کر لیا اسے دعوت مبارزت دی۔ اہل مغرب کو پہلی مرتبہ خود کو [illegible] ثقافت اور جرائم کی علامتوں کے طور پر دیکھنا پڑا [illegible] تشدد کے جرائم، استحصال اور ضمیر کے جرائم [illegible] خاک" (1961ء) میں فرانز فینن کہتا ہے کہ "تیسری دنیا یورپ کا سامنا ایک مہیب مجمع کی طرح کرتی ہے جس کا مقصد ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش ہونا چاہیے جن کے جواب یورپ نہیں ڈھونڈ [illegible] ایسے الزامات عائد کیے گئے تھے [illegible] حتیٰ کہ سیموئیل جانسن اور ڈبلیو ایس بلنٹ جیسے مند یورپیوں کی جانب سے بھی۔ ساری غیر یورپی دنیا میں قبل ازیں نوآبادیاتی شورشیں ہوئی تھیں، سان ڈومنگو انقلاب اور عبدالقادر شورش سے لے کر 1857ء کے غدر، اورابی بغاوت اور باکسر بغاوت تک [illegible] مباحث اصلاحات اور نئے بندوبست ہوئے۔ البتہ اس سب کے ساتھ ساتھ ایمپائرز کا سائز اور [illegible] رہا۔ نئی صورت حال ایمپائر کی بطور "مغرب" متواتر مخالفت اور منظم مدافعت سے عبارت تھی۔ پیسفک سے لے کر اٹلانٹک تک گورے آدمی کے خلاف خفگیوں کی سلگتی ہوئی چنگاریاں آزادی کی [illegible] پین افریقن اور پین ایشیائی عسکریت پسند ابھرے جنہیں روکا نہیں جا سکتا تھا۔

دو عالمی جنگوں کے درمیان عسکریت پسند گروپ واضح یا مکمل طور پر مغرب مخالف نہیں تھے۔ کچھ کو یقین

سے کہ نوآبادیت کی جانب سے ردیف جسمانیت کے لیے مفید ہو سکتا تھا۔ نیگر کا ماننا ہے کہ مغربیت کاری حل تھی۔ افریقہ میں دونوں جنگوں کے درمیانی عرصے کی ان کاوشوں کی نمائندگی (بقول باسل ڈیوڈسن) ہر بے شمار [illegible] سے اتفاق نسل سے عوام، بتصویر اہو ہو رہے ہیں [illegible] دنیا میں [illegible]

[illegible] ثقافت کے چہرہ نوآبادیت کا خاتمہ کرنے میں مددگار ہو [illegible] بات کو بہت کم توجہ ملی اور وقت آنے پر ان کی [illegible]

[illegible]

نوآبادیت ایک اخلاقی (جیسا کہ سارتر نے جنگ سے پہلے کے اپنے ایک مضمون میں کہا) تو مدافعت [illegible] اور منظم محسوس کرنے لگی۔ فرانز فینن کی "افتادگانِ خاک" (1961ء) کے دیباچے میں سارتر جیسا کوئی شخص ہی کہہ سکتا تھا کہ جنگ درحقیقت وحشت کے دھماکے کی تھی: "500 ملین مرد اور 1500 [illegible]" تھا اور موخرالذکر کے پاس اس کا استعمال [illegible] نوآبادیوں میں کی [illegible] ڈیوڈسن نے افریقی ردِعمل کا مواد اپنی معمول کی ذہنی فصاحت کے ساتھ دیا ہے:

> [illegible] اور کیسی کوششیں [illegible] ثقافت کے متنوع اظہار سے
> ردِعمل میں محسوس ہوتی ہے۔ 1945ء کے بعد افریقی ثقافتی ردِعمل انتہائی متنوع تھا۔ [illegible]
> [illegible]
> [illegible] محسوس نہیں کی گئی تھی۔ [illegible]
> [illegible] کے پرانے تصورات ان ردِعمل سے افریقی تاریخ [illegible][11]

اہلِ یورپ میں مغرب۔ غیر مغرب تعلق کے تناظر کی ایک زبردست تبدیلی کی فراست کیتا نئی تھی۔ اس کا تجربہ یورپی نشاۃ ثانیہ اور ٹھیک تین سو سال بعد مشرق کی "دریافت" میں کیا گیا۔ 1460ء میں یونانی کی جانب سے یونانی کلاسکس کی دریافت اور ایڈینبرا 1810ء کی دہائی میں Bopp اور Schlegel کی جانب سے سنسکرت گرامر کو پڑھے جانے، اور 1961ء کی الجیریائی جنگ کے دوران فینن یا 1955ء میں (یہاں بتانے کے مقام پر فرانسیسی شکست کے فوراً بعد) سیزر کی "Discours sur le colonialisme" کا مطالعہ کرنے والے مستشرق کے درمیان فرق پر غور کریں۔ موخرالذکر بدقسمت شخص اس وقت دیسیوں سے ہم کلام ہے جب اس کی افواج بھی ان سے نبرد آزما ہے، جبکہ ان سے کسی پیش رو کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا۔ نیز Bossuet اور

Chateaubriand کی زبان میں ایک ایسی تحریر پڑھ رہا ہے جس میں ہیگل، مارکس اور فرائیڈ خود کے نظریات [illegible]

تک کی قبول شدہ روش کے برعکس جاتا ہے [illegible]

[illegible]

خون پسینے سے تعمیر شدہ" [illegible] بلکہ خود یورپ بھی تیسری دنیا کی تخلیق ہے۔"[12] ڈاکٹر روڈنی، Chinweizu اور دیگر نے بار بار اس الزام کو دہرایا ہے [illegible] اس کے خلاف استدلال [illegible] کو اختتام پر پہنچاتے ہوئے کہ اس وقت سارتر میں فینن کی [illegible] یاد دلاتے ہیں [illegible]

[illegible] کوئی چیز نہیں [illegible] یورپی شخص خام اور مغربیت تخلیق [illegible]

کے قابل ہوا ہے۔"[13]

پہلی عالمی جنگ نے نوآبادیاتی طاقتوں [illegible]

[illegible]

کے لیے مغرب کو ان طاقتوں کی ضرورت تھی۔"[14] [illegible]

عوامل پہلے سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہ وہ عمل انداز کو روک سے خلاف ہونے والے اور فینن [illegible]

1954ء میں فرانس کے خلاف شورش کا آغاز [illegible] الجزائر [illegible]

[illegible]

[illegible]

نے بھی کبھی ان مدافعتوں کی جائز حیثیت کو [illegible]

[illegible]

زیادہ سادہ وجہ پر ترجیح دی گئی کہ دیسی لوگ اپنی سرزمین میں یورپی موجودگی سے [illegible]

یورپ اور امریکہ کے مورخین کے ہاں یہ بحث آج بھی جاری ہے کیا بقول [illegible]

یہ ابتدائی "پیغمبر" رجعت پسند، رومانوی اور غیر حقیقت پسند لوگ تھے جنہوں نے "جدیدیت" لانے والے یورپیوں کے خلاف منطقی طور پر عمل کیا؟ [illegible]

کے بیانات کو سنجیدگی سے لیں [illegible]

[illegible]

ان وسیع و عریض علاقوں (اور بلجیئم، ہالینڈ، سپین، پرتگال، جرمنی) کے لیے میٹروپولیٹن مغربی ثقافتوں نے مہیب سرمایہ کاری پروگرام اور حکمت عملیاں وضع کیں۔ برطانیہ یا فرانس میں بہت کم لوگ یہ سوچتے دکھائی دیتے تھے کہ کوئی بھی تبدیلی آئے گی۔ میں نے دکھانے کی کوشش کی ہے کہ بیشتر ثقافتی تشکیلات میں امپیریل طاقت کی دائمی افضلیت کو فرض کر لیا گیا۔ پھر بھی سامراجیت کا ایک متبادل نکتہ نظر ابھرا، قائم رہا اور انجام کار غالب آیا۔

1950ء میں انڈونیشیا نے ہالینڈ سے آزادی حاصل کر لی تھی۔ 1947ء میں برطانیہ نے ہندوستان کو کانگریس پارٹی کے سپرد کیا اور محمد علی جناح کی مسلم لیگ نے نئے بننے والے پاکستان کی قیادت سنبھالی۔ ملائشیا، سائیلون اور برما خود مختار بن گئے۔ اسی طرح جنوب مشرقی ایشیا کی "فرانسیسی" اقوام نے بھی آزادی حاصل کی۔ سارے مشرقی، مغربی اور شمالی افریقہ میں برطانوی، فرانسیسی اور بلجین قبضے ختم ہو گئے اور کبھی کبھی جان و مال کا بہت زیادہ نقصان بھی ہوا (جیسا کہ الجیریا میں)۔ 1990ء میں 49 نئی افریقی ریاستیں معرض وجود میں آ چکی تھیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی جدوجہد گردوپیش سے بے تعلق نہیں تھی۔ جیسا کہ Grimal نے [illegible] نوآبادی کے لوگوں کے درمیان بین الاقوامی بن چکے تعلق کو عالمی قوتوں [illegible] کلیسا، [illegible] نے زبردست تحریک دلائی۔ سامراجیت مخالف جدوجہد (جیسا کہ بہت سے پین افریقن، پین عرب، پین ایشیائی کانگریسوں نے گواہی دی) ہمہ گیر بن گئی اور مغربی (گورا، یورپی، ترقی یافتہ) اور غیر مغربی (کالا، دیسی، پسماندہ) ثقافتوں اور لوگوں کے درمیان افتراق نے ڈرامائی صورت اختیار کی۔

دنیا کے نقشے کی یہ نئے سرے سے تشکیل اس قدر ڈرامائی ہونے کے باعث ہم اخلاقی احساس تو بہر طرف ایک درست تاریخی احساس بھی کھو بیٹھے کہ کشمکش کی کش کش میں سامراجیت اور اس کے مخالفین ایک ہی دھرتی پر، ایک ہی تاریخ پر حق جتانے کی کوشش کی۔ یقیناً، ان جگہوں پر ایک دوسرے کی ہم اوقات تھیں جہاں فرانسیسی میں تعلیم یافتہ الجیریاؤں یا ویتنامیوں، برطانیہ سے تعلیم یافتہ مشرقی یا مغربی انڈیز، عربوں، افریقیوں نے اپنے سامراجی آقاؤں کے سامنے صف آرائی کی۔ لندن اور پیرس میں ایمپائر کی مخالفت دہلی اور الجزائر میں ہونے والی جدوجہد سے متاثر ہوئی (ایک معیاری سامراجی غلط تعبیر یہ ہے کہ صرف اور صرف مغربی نظریات آزادی نے ہی نوآبادیاتی حکومت کے خلاف لڑائی کو متعین کیا۔ اس نکتہ نظر نے بدباطنی کے ساتھ ہندوستانی اور عرب ثقافت میں پائی جانے والی خلقیوں کو نظر انداز کر دیا جو ہمیشہ سے سامراجیت کے خلاف تھیں)، [illegible] سامراجیت کے خلاف دیسی لوگوں کی مدافعت کا کردار، انداز اور ساخت بہت مختلف ہوتی۔ یہاں بھی ثقافت

[illegible]

...اپنے جواز کھونا شروع ہو جاتے ہیں، اور جب تک آزادی [illegible] (لوٹ آنے والی وحشت برداشت کرنے) کے لیے [illegible]

[illegible]

[illegible] کہتے تھے، وہ کوئی ریڈیکل تبدیلی واقع ہونے سے قبل سامراجی تسلط کے حلقے کے اندر اس طرح ایک دوسرے سے [illegible] کہتے تھے۔ ای ایم فارسٹر نے "A Passage to India" لکھی ہے۔ اس ناول میں ہندوستان کے لیے مصنف کی محبت [illegible]

[illegible] ہوئے اس [illegible] پیش کرتا ہے جو ناول کی حدود و قیود کے مطابق [illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible] طور پر لینا چاہیے جو خود کو دہشت ناک لگنے والے اس منظر تک ہی محدود رہے۔ فیلڈنگ کے معاملے میں ہندوستان کی پیچیدگی کا تجربہ کرنے کے بعد چھوٹی چھوٹی انسان دوستی میں واپس آجاتا (وہ مقدمے کے بعد سوئز اور اٹلی سے ہوتا ہوا وطن واپس آتا ہے۔ اس کا یہ خیال منتشر ہو جاتا ہے کہ ہندوستان آپ کے احساس زمان و مکاں کے ساتھ کیا کر سکتا تھا)۔

مگر فارسٹر حقیقت کے مشاہدے میں اس قدر جزرس ہے کہ اس سے باہر نہیں نکل پاتا۔ آخری حصے میں ناول سماجی اخلاق کے ایک روایتی احساس کی جانب واپس جاتا ہے۔ وہاں مصنف دانستہ اور تحتی طور پر ہندوستان میں ناولوں کا جانا پہچانا دیسی حل درآمد کرتا ہے (شادی اور جائیداد) فیلڈنگ مسز مور کی بیٹی سے

شادی کر لیتا ہے۔ تاہم وہ اور ایک مسلم قوم پرست عزیز اکٹھے چلتے اور الگ الگ بھی رہتے ہیں: "وہ ایسا نہیں چاہتے تھے،" انہوں نے اپنی سینکڑوں آوازوں میں کہا، "نہیں، ابھی نہیں۔" اور آسمان نے کہا: "نہیں، یہاں نہیں۔" یہاں ایک حل اور وصال ہے، لیکن کوئی ایک بھی مکمل نہیں۔"

اگر موجودہ دور کا ہندوستان شناخت، اتصال، ادغام کے لیے ایک مقام ہے اور نہ زمانہ (فارسٹر کی ہدایات کے مطابق) تو پھر کس کے لیے؟ ناول نشان دہی کرتا ہے کہ اس مسئلے کے سیاسی ماخذ برطانوی موجودگی میں مضمر ہیں۔ البتہ یہ آپ کو اس رکاوٹ کے متعدد پہلوؤں کا تجزیہ کرنے کی اجازت دیتا ہے اس احساس کے ساتھ کہ سیاسی تنازعہ مستقبل میں خود ہی حل ہو جائے گا۔ Godbole اور عزیز کی جانب سے ابھار کی نہایت مختلف مدافعتیں قبول کی گئیں مسلم قوم پرست عزیز، تقریباً سریلسٹ ہندو Godbole اور بھی

[illegible]

Delusions and [illegible]

[illegible] Discoveries

[illegible]

[illegible] کے خلاف ظاہر ہونے والی ہندوستانی رقابت کو ایک واضح ہندوستانی مدافعت کے ظہور سے منسلک کرتے ہیں۔ فیلڈنگ عزیز میں اس چیز کا ادراک تذبذب کے ساتھ کرتا ہے، اور عزیز کا ایک قوم پرست [illegible]

[illegible] ہیں، اور وہ عزیز کی روگردانی کو اس طرح لیتے ہیں کہ "کمزوری" کی کوئی بھی علامت خود برطانوی راج پر ایک تہمت ہے۔ یہ بھی ناامید فضا کی نشانیاں ہیں۔

فیلڈنگ کے نظریات اور رویوں کی انسانیت پسندانہ اور لبرل قبولیت کی بدولت "A Passage to India" خسارے میں ہے، جزوا اس لیے کہ ناول کی فارم کے ساتھ فارسٹر کی ایمان داری اسے ہندوستان میں [illegible]

[illegible] ہے۔" چنانچہ ناول کا معزز آتش نو آبادکاروں "تنومند جسم، کافی عمدہ ذہن اور ناشائستہ دل" اور ہندوستان کے درمیان متواتر رونما ہوتی ہے۔

ہے۔ (فارسٹر واضح الفاظ میں کہتا ہے: "مسلمانوں کا نسبتاً سادہ ... [illegible]" یوں لگتا ہے جیسے اس کا مطلب ہے کہ عزیز اور عمومی طور پر "محمڈن" بھی ایک مقابلتاً سادہ ذہن رکھتے ہیں۔) فیلڈنگ کے لیے عزیز نیم اطالوی ہے، البتہ مغلیہ ماضی کے متعلق اس کا مبالغہ آمیز نکتۂ نظر، اس کا شاعری کا شوق، اپنی بیوی کی تصویروں (جنھیں [illegible]) [illegible] zu leur [illegible] [illegible] ذہانت کے باوجود انجام کار ہندوستان کی جانب سے مسترد کیا گیا۔ صرف مسز مور ہندوستان کے قلب میں اتر پاتی ہے، لیکن وہ انجام کار اپنے وطن کے ہاتھوں ماری جاتی ہے۔ ڈاکٹر عزیز ایک قوم پرست [illegible] [illegible] وسیع تر مربوط تحریک سے منسلک نہیں کر سکتا۔ فرانس بھنٹر کے مطابق انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں "قوم پرست [illegible]" [illegible] گیا۔"

[illegible] 1912 [illegible] A atlas [illegible] ہے)" اس کی وجہ دادا بھائی نورو جی کی "Drain Theory" تھی جس نے یہ کہہ کر ہندوستانی قوم پرست پارٹیوں کی تشکیل کر دی تھی کہ برطانوی ہندوستان کی دولت نکال کر لے جا رہے تھے۔ وہ [illegible] ہندوستان سے ان پرانے یورپی باشندوں" کی بات کرتا ہے "جنھوں نے ہندوستانیوں کے ساتھ پیش [illegible] کا فن نہیں سیکھا تھا۔" پھر اضافہ کیا

> مساوی واضح امر یہ ہے کہ کبھی بھی ہندوستانی مزدور سے کام لینا غیر معمولی طور پر مشکل ہوتا ہے۔ وہ زیادہ کام کرنے کے بجائے اپنی کمائی کی زیادہ پروا نہیں کرتا۔ وہ نیم فاقہ کشی کی حالت میں [illegible] ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کا معیار حیات چاہے کتنا ہی پست ہو، اس کے کام کا معیار چاہے کتنا ہی پست ہو، لیکن وہ ایمپلائر کے لیے کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی بے قاعدگیاں ہوش اڑا دیتی ہیں۔"

یہ چیز بمشکل ہی دو جنگ آزما اقوام کے درمیان کسی محاذ آرائی پر دلیل ہے۔ اسی طرح "A Passage to India" میں فارسٹر ہندوستان کو مشکل پاتا ہے کیونکہ یہ اتنا عجیب اور ناقابل شناخت ہے، یا اس لیے کہ عزیز جیسے لوگ [illegible] قوم پرستانہ جذبے [illegible] [illegible]

[illegible] کی جانب جاتے ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible] میں نے انگلش لوگوں اور [illegible] میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں کہ [illegible] میں جانے کے لیے اپنے جوتے اتار دیتی ہے [illegible]

[illegible] 1857 [illegible] میں ہندوستان کو پیش کرنے کے لیے فارسٹر کا حربہ ہے۔ [illegible] ہندو کا ہو یا مسلمان [illegible] Passage to [illegible]

[illegible]

> نیچی ہی غائب ہو جاتی [illegible]
> سیدان سے ہم ہو تھے [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> خوشگوار معاشرہ آپس میں گندے ہوئے تھے [illegible]
> تھے۔ یہاں تمام گندہ [illegible]

یہ چیز سیاسی فضا میں ایک تبدیلی کا پتا دیتی ہے۔ [illegible] ایک دور میں عمل ہوا کرتا تھا اب واشگاف قوم پرستی کے دور میں موزوں نہیں رہا تھا۔ لیکن فارسٹر ہندوستانیوں کو اس وقت سامراجی نظر سے دیکھ رہا ہے جب وہ کہتا ہے کہ فرقوں کا ایک دوسرے کی مخالفت کرنا "فطری" ہے [illegible] قوم پرستی محض ایک گندہ اور خوفناک چیز ہے۔ اس کا مفروضہ یہ ہے کہ [illegible] ہندوستان تک جا سکتا ہے: جب ہندوستان پر حکومت [illegible] جس کے لیے حمید اللہ اور دیگر برسر احتجاج ہیں تو انگریزوں کے لیے اپنی غلطیوں کے باوجود ایسا کرتے رہنا بہتر تھا وہ ابھی اپنی حکومت خود سنبھالنے کو تیار نہیں تھے۔

اس نقطہ نظر کے ڈانڈے یقیناً مل سے جا ملتے ہیں اور حیرت انگیز طور پر Bulwer-Lytton کا بھی یہی خیال تھا جس نے 1878ء اور 1879ء میں وائسرائے کی حیثیت سے کہا تھا

> [illegible] ہندوستانی حکام کے قابل نفرت رجحان کی وجہ سے پہلے ہی وقتی خرابی ہو چکی ہے
> [illegible] اصل خصوصیت کے بنیادی اور قابل [illegible]
> جو ہندوستان میں ہماری حیثیت کے لیے لازمی ہیں [illegible]
> لوگوں کی مکاری اور دکھاوے بازی [illegible] کی مکمل شناخت کے لیے ضروری ہے۔"

ایک اور موقع پر اس نے کہا کہ زیریں بنگال کی بابو شاہی چاہے "غیر وفادار سہی مگر خوش قسمتی سے بہت بزدل ہے اور اس کا واحد اسلحہ روشنائی کی دوات ہے جو گندی تو ہے مگر خطرناک نہیں۔" The Emergence of Indian Nationalism میں Anil Seal [illegible] ہے کہ Bulwer-Lytton ہندوستانی سیاست میں مرکزی رجحان سے صرف نظر کر گیا، جبکہ ایک ہوشیار ڈسٹرکٹ کمشنر نے اس رجحان کا ادراک کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

> تین سال قبل... جب مقامی قوموں اور مخصوص نسلوں کا اندراج کرنا تھا ہر جگہ ان کی تنگی [illegible]
> کی ناراضگی سے لگتی تھی... اب... ہم نے یہ سب بدل دیا ہے اور خود کو متحد [illegible] پاتے ہیں

بنانے کی کوشش کریں (جیسا کہ مسز مور نے کیا) تو اس مقابلہ بازی سے خود کو باہر نہیں نکال سکتے۔

اہل مغرب کے لیے مسز مور ایک معصیت ہے، کیونکہ غاروں کا مختصر دورہ کرنے کے بعد وہ اپنے آپ میں کھوئی ہوئی ہے۔ ایک عدالتی منظر کے دوران لمحہ بھر کے لیے قوم پرستانہ امنگ محسوس کرنے والے ہندوستانیوں [illegible] "Esmiss Esmoor" [illegible] ہندوستانی قوم پرستی کی مذمت [illegible] 1910 اور 1920 [illegible] "A Passage to India" [illegible] قوم پرستی [illegible]
لپیٹا گیا ہے۔

[illegible] کپلنگ نے [illegible] طاقت کو ہندوستان میں ہندوستانیوں کو متحد رکھنے ہوئے سیاسی لحاظ سے دیکھیں کپلنگ کے کلام کے اجزاء فورسٹر مقدر کرنے والا اور سر پرست بنے پر زیادہ مائل ہے۔ دوری کی اس رائے میں صداقت موجود ہے کہ "A Passage to India" [illegible]
پر غور کریں

> حمید اللہ نے ایک قوم پرستانہ [illegible] رکھنے والے شرفا کی ایک تشویش زدہ محفل بلائی جہاں ہندوؤں،
> مسلمانوں، دو سکھوں، دو پارسیوں، ایک جین اور دو دیسی عیسائی [illegible] سے زیادہ
> پسند کرنے کی کوشش کی جتنا کہ وہ فطری طور پر ایک دوسرے کو کرتے تھے۔ جب تک کوئی انگریز کوئی
> دیتا رہا تو سب ٹھیک چلتا رہا، لیکن کچھ بھی تعمیری نہیں تھا، اور اگر انگریز ہندوستان چھوڑ جاتے تو

(الگ الگ صوبوں کی آبادی کے ساتھ نہیں بلکہ ہندوستان کے 20 کروڑ لوگوں کے ساتھ ہوں [illegible]

اپنی پیدا کردہ اور فراخ دلی ہوئی ہمدردیوں اور میل جول کی بدولت متحد ہیں۔[33]

بلاشبہ فارسٹر ایک ناول نگار تھا، نہ کہ کوئی سیاسی افسر یا نظریہ دان یا پیغمبر۔ تاہم اس نے جاری رویوں کی موجود ساخت جوں کی توں بیان کرنے کے لیے ناول کی مشینری کو استعمال کرنے کی راہ ڈھونڈی۔ اس ساخت نے آپ کو کچھ ہندوستانیوں اور بالعموم ہندوستان کے لیے کچھ محبت اور حتیٰ کہ قربت محسوس کرنے کی اجازت دی، بلکہ ہندوستانی سیاست کو برطانویوں کی زیر نگرانی رکھا اور ثقافتی طور پر ہندوستانی قوم کو رعایت دینے سے انکار کیا (جو کہ یونانیوں اور اطالویوں کو بخوشی دی گئی)۔ Anil Seal ایک مرتبہ پھر کہتا ہے

ہندوستان کی طرح مصر میں بھی برطانویوں نے لیے باعث تضحیک [illegible] کو اصل قوم پرستیوں

[illegible] Arabi [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنے ہی اصولوں سے انحراف کا جواز فراہم ہے۔ آخر قاہرہ میں کوئی [illegible]

[illegible] سکی ہیں۔[34]

کوئی برطانوی مصنف ایک مدافعتی قوم پرستی کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوئے اسے کیسے پیش کر سکتا ہے"؟ فارسٹر نے اپنی تحریر میں واضح طور پر خود تو اس مسئلے کو نہیں اٹھایا۔ تاہم، ہندوستان میں برطانوی پالیسی کے جوشیلے مخالف ایڈورڈ تھامپسن نے 1926ء میں ("A Passage to India" کے دو سال بعد) شائع ہونے والی اپنی کتاب "The Other Side of the Medal" میں اس کا موثر انداز میں مطالعہ کیا۔ وہ کہتا ہے کہ ہندوستانی لوگ انگریزوں کو 1857ء کے غدر کے دوران برطانوی بہیمیت کے تجربے کی روشنی میں ہی دیکھتے ہیں۔ [illegible] کے ساتھ اپنی [illegible] میں ہندوستانیوں [illegible] اور غیر انسانی سمجھتے ہیں۔ تھامپسن ان دو غلط تفاسیر کے درمیان عدم توازن [illegible] کرتے ہیں [illegible] کہ ایک غلط تفسیر کو تقویت دینے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور نشر و اشاعت کی تمام قوت موجود ہے (فوج سے لے کر [illegible] ہسٹری آف انڈیا تک) [illegible] جذبات کو تحریک دلانے پر ہے۔ پھر بھی تھامپسن کے خیال میں ہمیں یہ امر تسلیم کرنا ہوگا کہ

ہندوستانی نفرت یقینی [illegible] جتنا حملہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ وہ کہتا ہے کہ ہمیں ہندوستان کی تواریخ کو ایک نئے انداز سے دیکھنا ہوگا [illegible] ہوگا، اور سب سے [illegible] اپنی [illegible] چاہتے ہیں۔ انھیں دوبارہ آزاد کر دیں، اور انھیں ہماری اور ہر کسی کی آنکھوں [illegible] کے قابل بنائیں، تب وہ بھی آزاد لوگوں کی طرح رویہ اپنائیں گے اور جھوٹ بو[illegible]

تھامپسن کی زبردست اور قابل تعریف تصنیف دو لحاظ سے اہم ہے۔ وہ سامراجی احساس کو تخلیق کرنے میں ثقافت کی عظیم ترین اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ بار بار کہتا ہے کہ تاریخ نویسی امپائر کی توسیع کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ اس نے سامراجیت کو نوآبادی کے لوگوں کے ساتھ [illegible] کے طور پر سمجھنے کی ابتدائی ترین کوشش کی۔ مگر وہ اس نظریے کے ساتھ بندھا ہوا ہے کہ [illegible] واقعات میں ایک صداقت موجود ہے جو ان سے ماورا ہو گیا۔ ہندوستانی " [illegible] ہیں، جبکہ وہ (اور اس جیسے دیگر لوگ) سچائی کو دیکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ آزاد ہیں [illegible] فارسٹر بھی سمجھ سکتا تھا کہ امپائر محض ساکھ بنانے کی خاطر بھی کچھ نہیں چھوڑتی۔" [illegible] نہیں دے سکتی تھی، بلکہ ایک متواتر سیاسی، ثقافتی اور کبھی کبھی عسکری جدوجہد [illegible] دینا پڑی۔ اسی طرح امپائر سے چمٹے ہوئے برطانویوں کے رویوں کا دفاع [illegible] ہی کیا جا سکتا تھا۔

اگر تھامپسن نے خود کو "دوسرے فریق" کی طرف دیکھتا تو دیسی اور گورے آدمی [illegible] آنا چاہیے تھا، جیسا کہ 1926ء میں ہوا تھا۔ اب دو فریق، دو اقوام برسر پیکار تھیں، محض یہ نہیں [illegible] کا برتر کی جواب ہی دیا جا رہا ہو۔ فیض ایک جگہ پر اسے "پھوٹ، تصادم اور [illegible]" [illegible] تھامپسن نے اس بات کو فارسٹر سے زیادہ بھرپور انداز میں قبول کیا، دیسی لوگوں کو محکوم اور [illegible] سے انیسویں صدی کے ناول کی روایت اس کے ہاں بدستور طاقت ور ہے۔

فرانس میں ایسا کوئی بھی نہیں تھا جس نے (امپائر کے گن گانے کے باوجود) کپلنگ کی طرح [illegible] منڈلاتی ہوئی تباہی سے متنبہ کیا ہو، اور نہ ہی کوئی فارسٹر جیسا تھا۔ فرانس ثقافتی اعتبار سے (بقول Raoul Girardet) فخر اور تشویش کی ایک دوہری تحریک سے منسلک تھا [illegible] نوآبادیوں میں کیے ہوئے کاموں پر فخر، نوآبادیوں کے مقدر کے متعلق خوف۔[35] لیکن انگلینڈ کی طرح فرانس کی جانب سے ایشیائی اور افریقی قوم پرستی کا ردعمل بھی بمشکل کسی ابرو میں جنبش پیدا کرنے کے قابل تھا [illegible] ماسوائے ایک موقعے کے جب کمیونسٹ پارٹی نے تھرڈ انٹرنیشنل کی روشنی میں نوآبادیت مخالف انقلاب اور [illegible] کی مدافعت کی حمایت کی۔ Girardet کہتا ہے کہ "L'Immoraliste" کے بعد کے برسوں میں ژید کی دو اہم تصانیف "Voyage au Congo"

"La Voie royale" میں انڈوچائنا کا جنگل اور قبائل خوف اور توہین آمیز کشش کے ملغوبے کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ Grabot کو Mois قبائلیوں نے پکڑ رکھا ہے [illegible] عرصہ تک حکومت کی اور کی بے تاج بادشاہت [illegible] میں) سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم، ناول کی خونخواری اور بے چینی کے باوجود بہت کم چیزیں سیاسی خونخواری کا پتا دیتی ہیں۔ یہاں آپ دیسی لوگوں کی اجنبی دنیا میں چھوٹی چھوٹی سودے بازیاں کرتے ہیں (مثلاً پرکن کی Mois کے ساتھ)، لیکن مجموعی طور پر اس کی مجموعی قربت کافی [illegible] الگ کرنے والی مابعدالطبیعاتی کھینچ [illegible] ہے۔

[illegible] ہونے کے ناتے یہ سامراجی اقالیم کے سیاسی چیلنج کا سامنا کرنے میں مغربی [illegible] ثبوت دیتا ہے۔ 1920ء کی دہائی میں فورسٹر اور 1930ء میں مالرا کس دونوں [illegible] طور پر شناسا ہیں، محض قومی عزم سے کافی بڑا اقتدار مغرب کے [illegible] تعصب کے زیادہ گہرے مسائل۔ شاید ناول کی صنف تو [illegible] سے آنے والے [illegible] ساتھ بذات خود ان کے اوقات کو کند کر دیتی ہے۔ اگر آپ مالرا کس کا موازنہ انڈوچائنا [illegible] فرانسیسی [illegible]

Dien Bien Phu کی شام کو منظر عام پر آئی اور ایڈورڈ تھومسن کی طرح جس نے فرانس کا انڈوچائنا سے جدا کرنے والے عمیق سیاسی بحران کو دیکھا) سے کریں تو فرق نہایت واضح ہے۔ "Sur la route Vietnamienne" کے زیر عنوان ایک شاندار باب میں موس فرانسیسی اداروں کے [illegible] سے ویتنامی مقتدر اقتدار کی سیکولر خلاف ورزی پر صاف صاف بات کرتا ہے [illegible] رطویٰ، سکولوں اور انتظامی ڈھانچے والے فرانس سے زیادہ و بہتر انداز میں سمجھتے تھے [illegible] ویتنامی [illegible] فرانسیسی محض بے پرواہ تھیں ہی تھے۔"

تھومسن کی طرح موس نے بھی یورپیوں اور ایشیائیوں کو آپس میں بندھے ہوئے دیکھا، اور [illegible] آزادی تجویز کرتا ہے، مگر ایک فرانسیسی-ویتنامی معاہدہ بھی چاہتا ہے جو ویتنامی [illegible] مراعات دے (کتاب کا آخری باب اسی بارے میں ہے) [illegible] یورپی کے لیے اتالیق کے یورپی تصور (یعنی روشن خیال اتالیق) میں ایک نہایت چھوٹی سی تبدیلی ہے۔ اور

[illegible]

ان کو ہمیشہ بھی روشنی [illegible] Tocqueville جیسے [illegible] حملوں اور بدسلوکیوں [illegible] تنقید [illegible] الجزائری [illegible] قوم احتساب کے خلاف ایک مضبوط [illegible]

[illegible]

[illegible] کالمیو اور اس کے قاریوں کی طرح ان کے لیے بھی صرف اور صرف یورپی [illegible] پیش لائے جانے کے قابل ہے)۔ ایک طرف پرکن اور کلاڈ (کمبوڈیا)، اور دوسری طرف فرانسیسی [illegible] پرکن سیموئی [illegible] نظر سے دیکھتے ہیں۔ جب ہم Grabot سے ملتے ہیں (اندھا [illegible]) تو اسے دیسی لوگوں سے چھڑوانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن [illegible] پرکن کے زخمی ہونے اور پوری [illegible] سے ساری بستی کو خطرہ لاحق ہونے کے بعد قابل تحفظ [illegible] (مردوں کی طرح) اپنا اصل پیغام [illegible]

Il n'y pas [illegible] ...

[illegible]

[illegible]

جدوجہد ہے جنھیں یورپ سے آنے والے کھوجیوں نے نسل در نسل بار بار ڈیزائن کیا۔ فلپ کرٹن نے اپنی "The Image of Africa" میں اس عمل کو یادگار انداز میں بڑی عرق ریزی کے ساتھ پیش کیا۔[47] جس طرح اہل یورپ نے افریقہ پر قبضہ کرتے وقت اسے جانب دارانہ طور پر ایک خالی مقام سمجھا یا 5-1884ء کی برلن کانگریس میں اس کی تقسیم کرتے وقت اسے مفعول فرض کر لیا، اسی طرح نوآبادیت سے نکلنے والے افریقیوں نے افریقہ کو اس کے سامراجی ماضی سے الگ کر کے دوبارہ [illegible] دیا۔

ان ظاہری روپ اور نظریاتی امیج پر اس جنگ کی ایک مثال زیادہ تر یورپی ادب اور بالخصوص غیر یورپی دنیا کے متعلق ادب میں نظر آتی ہے۔ نشاۃ ثانیہ کے اواخر میں عظیم کھوجیوں کے سارے بیانات (ڈینیئل ڈیفو نے ان کو دنیا کا مجموعہ نام دیا ہے)[48] انیسویں صدی کے کھوجیوں اور ماہرین نسلیات کے بیانات میں بھی جنوب کی طرف بحری سفر کے قصے موجود ہیں (جنھیں میری لوائز پراٹ نے ڈیاور کا میو[49] کے حوالے سے topos [illegible]) [illegible] والے ولسی کے لیے یہ بحران، جلاوطنی، دل اور وطن سے بے دخلی کا مظہر تھا۔ سٹیفن ڈیڈالس نے "یولیسس"[50] میں اسے اسی انداز میں بیان کیا۔ نوآبادی سے چھٹکارا پانے والا ولسی مصنف [illegible] جیسے جوائس جو برطانویوں کی نوآبادی کا آئرش مصنف تھا [illegible] کھوج سفر کا دوبارہ سے تجربہ [illegible] ہے۔

جیمز نگوگی (Ngugi wa Thiongo) کا "The River Between" پہلے ہی صفحے پر [illegible] زندگی جگانے کے ذریعے "ہارٹ آف ڈارکنیس" کو نئے سرے سے لکھتا ہے۔ "دریا کا نام ہونیا تھا جس کا مطلب شفا یا دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ دریائے ہونیا کبھی خشک نہیں ہوا تھا۔ لگتا تھا کہ جیسے اس میں زندہ رہنے، خشک موسم اور موسم سے لڑنے کا مضبوط عزم موجود تھا۔ اور یہ اسی طرح چلتا رہا، کبھی بھی عجلت اور تذبذب کے بغیر۔ لوگوں نے اسے دیکھا اور بہت خوش تھے۔"[51] دریا، کھوج اور پراسرار گرد و پیش کے بارے میں کونرڈ کے تاثرات کبھی بھی ہماری آگاہی سے بہت دور نہیں ہیں، تاہم انھیں بہت مختلف انداز میں تجربہ کیا گیا [illegible] ایک دانستہ، خود آگاہ اور سیدھی سادی زبان میں۔ نگوگی کے ہاں گورا آدمی کم اہم بن جاتا ہے اور اسے Livingstone [illegible] کرنے والی حدود میں گورے کا اثر محسوس کیا جاتا ہے۔ Waiyaki کی زندگی میں پیدا ہونے والے داخلی تضاد میں نگوگی ان غیر حل شدہ [illegible] متعلق [illegible] کوشش بھی نہیں کرتا۔ ایک نئی روش ([illegible] "ہارٹ آف ڈارکنیس" میں [illegible]) ہے جس میں سے نگوگی رویوں کا ایک نیا مجموعہ پیدا کرتا ہے۔ ان رویوں کا لطیف انداز اور حتمی ابہام ایک افریقی افریقہ کی جانب واپسی کا پتا دیتا ہے۔

[illegible]

اور طیب صالح نے "Season of Migration to the North" (موسمِ ہجرت) [illegible] یا ایک ناول ہے جس کا [illegible] first person [illegible] اور یورپی مرکزی کردار [illegible] ہیں۔ [illegible] زبان استعمال [illegible] صالح کا ناول شمال میں یورپ کی جانب ایک [illegible] شخص ایک سوڈانی گاؤں میں موجود [illegible] قسمت میں [illegible] سوڈانی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی بازیابی [illegible]

[illegible] جنھیں [illegible] پر شدومد سے [illegible] تھا۔

[illegible]

[illegible] اپنے اندر ہی [illegible]

[illegible] خوش [illegible] کے طور پر [illegible] استعمال کے قابل [illegible] کے طور پر جن میں [illegible] بات [illegible] اور عمومی مزاحمتی تحریک کے جزو کے طور پر [illegible] انکار سے [illegible]

[illegible] "The Tempest" کے متعدد لاطینی [illegible]

امریکی اور کیریبین ورثے میں کسی خطے میں ایک بحال شدہ اور نو شباب یافتہ [illegible] اپنے [illegible] کہانیاں کولمبس، والٹر ریلے، جان سمتھ اور پوکاہونٹاس کی مہمات اور دریافتوں اور Inkle اور یاریکو کے مہماتی اسفار کی ہیں۔ (پیٹر ہولمے کی شاندار تحقیق "Colonial Encounters" میں ان سب پر تفصیل [illegible]) [illegible] کہ اب ان کے بارے میں کوئی سیدھی سادی بات کہنا واقعی ناممکن ہے۔ [illegible] یورپی آرٹسٹوں اور محققین کے کاموں کو مسترد [illegible] نہیں جا سکتا، اور یہ کام صرف ایک سیاسی تحریک کا ہی لازمی حصہ نہیں، بلکہ متعدد حوالوں سے تحریک کا کامیاب طور پر [illegible] تخیل بھی ہے۔ یہ گوروں اور [illegible] کے لیے مشترکہ دھرتی کو نئے سرے سے دیکھنے اور سوچنے کی عقلی اور دانشورانہ توانائی ہے۔ [illegible] کے لیے اس دھرتی [illegible] قبضے کی بحالی ناقابلِ تصور ہے۔

Aime Cesaire کے کیریبین "Une Tempete" [illegible] [illegible] نہیں، بلکہ [illegible] کرنے کے [illegible] شیکسپیئر کے ساتھ [illegible] ہے۔ [illegible] ایک متحدہ شناخت کی بنیادیں دریافت کرنے کی ایک عظیم تر کوشش کا جزو ہے۔ [illegible] کے مطابق کالیبان "خارج شدہ ہے، اور جوہری طور پر پست از ممکنات ہے ..... اسے وجودی ایک ایسی حالت کے طور پر دیکھا گیا ہے کسی اور کی اپنی ترقی کے مقصد [illegible] پروسپیرو کی پرانی اسطورہ کو بھگ [illegible] "لازمی ہے لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا" جب تک ہم زبان کو انسانی کاوش کی پیداوار کے طور پر نہ دکھائیں۔ جب تک ہم سب کے لیے ان مخصوص مہمات کا نتیجہ دستیاب نہ بنا دیں جو ایسے لوگوں نے [illegible] جنھیں اب بھی بے زبان اور بد ہیئت غلاموں کی بد قسمت اولاد سمجھا جاتا ہے۔"[۲۴]

لیمنگ کا نکتہ یہ ہے کہ اگرچہ شناخت لازمی ہے، لیکن بس ایک مختلف شناخت منوانا ہرگز کافی نہیں۔ بنیادی بات یہ دیکھنے کی اہلیت ہے کہ کالیبان ایک تاریخ کا مالک ہے جو نشوونما کی اہل ہے [illegible] ایک کام، جدوجہد اور پختگی [illegible] "The Tempest" [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے بارے میں یہ بات اور بھی زیادہ درست ہے۔ [illegible]

ریناردو کا احتمال کے بجائے کالیبان کو منتخب کرنا [illegible]

[illegible]

کامیاب قوم پرستی رک جانے کے بعد بھی جاری رہا۔ یہ بحث نگوگی کی "Decolonizing the Mind" ([illegible]) [illegible]

[illegible] کے اوزار استعمال [illegible]

[illegible]

[illegible] خصوصی اور غیر معمولی کردگر [illegible] میں حصہ ڈالنے والے حالیہ لوگوں میں سے ریتامار [illegible] سوال کا ردعمل ہے کہ سامراجیت سے خود مختاری حاصل کرنے کی متمنی کوئی ثقافت [illegible] ایک قسم کا دیسی پوڑ والے پروسپیرو کے ساتھ کہ جوڑ میں کوئی [illegible] ماضی سے آگاہ ہے اور اسے قبول کرتا ہے لیکن [illegible] دریافت کرنے کے عمل میں موجود خدمت گزاری [illegible] ذات کو اتار پھینکتا ہے۔ یہ کالیبان وطن پرست اور ریڈیکل قوم پرستوں سے پیچھے ہے جنہوں نے magnitude اسلامی بنیاد پرستی [illegible]

دونوں کالیبان ایک دوسرے کا تقاضا اور ایک دوسرے [illegible]

[illegible]

میں جتا اور اقتصادی زدہ کالیبان کا کردار ادا کیا۔ محکومیت لوگوں سے تعلق میں اپنے اپنے سے آگاہ [illegible] سامراجیت مخالف قوم پرستی کی اساسی بصیرت ہے۔ [illegible] سیاسی جماعتوں، اقلیتوں اور حقوق کے لیے متعدد جدوجہد کی تحریکوں اور خود مختار ریاستوں سے [illegible] قوم پرست شعور بہت آسانی سے منجمد [illegible] جا سکتا ہے۔ محض گورے افسروں اور [illegible] قوم پرست [illegible] قواعد و ضوابط [illegible] نہیں کرتے۔ [illegible] ("افریقہ [illegible]") [illegible] صورت [illegible] اپنی تاریخ [illegible] تاریخ سے ایک پہلو کے طور پر دیکھتا اور اپنی سماجی و تاریخی صورت حال کی پیچیدہ سچائی کا ادراک کرتا ہے۔

جیسی اساسی بصیرت [illegible] لوگوں کا خود کو اپنی ہی سرزمین میں قیدیوں کے طور پر تصور کرنا [illegible] زیادہ تر انیسویں صدی کے دوران [illegible] ہندوستان، جرمن، فرانسیسی، بیلجیئن اور برطانوی افریقہ میں، [illegible] کے ساتھ مل کر سامراج مخالف مدافعت کی بنیادیں ثقافتی کاوش میں رکھیں۔"[illegible]

[illegible] میں شائع ہونے والے مظہر "Nationalism" [illegible] 1917 [illegible] ٹیگور [illegible] قوم [illegible] ہندوستان [illegible] کا خواب ایک مستقبل قوم پرستی [illegible] "The Souls of Black Folk" (1903) میں کہتا ہے "ایک مسئلہ ہونا کیسا محسوس ہوتا ہے [illegible]" [illegible] مغربی ثقافت پر ایک [illegible] ٹیگور [illegible] مغربی ثقافت [illegible] مشرق پر [illegible] کاندھوں پر اٹھالی۔"[illegible]

یہ عظیم موضوعات نوآبادیت سے [illegible] ثقافتی مدافعت میں سے ابھرتے ہیں۔ انہیں تجزیاتی مقاصد کے تحت [illegible] سب آپس میں مربوط ہیں۔ بلاشبہ ایک موضوع [illegible] کی تاریخ [illegible]

[illegible]

[illegible] discourse میں داخل ہو [illegible] میں رہتے،
[illegible] کی شعوری کوشش رشدی کے کام اور
[illegible] اس نوعیت کا کام [illegible] محققین، نقادوں اور
[illegible] کی جانب سفر کی کوشش کرتا ہوں۔

[illegible] تو کر انسانی کمیونٹی اور انسانی نجات کے اجتماعی نقطہ نظر کی
جانب جاتا ہے۔ میں اس بارے میں واضح ہونا چاہتا ہوں۔ کسی کو بھی یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ

[illegible] Elie Kedourie [illegible] غیر مغربی قوم پرستی [illegible]

[illegible]

مانا جاتا ہے۔ چنانچہ قوم پرست فلسفیوں کی مغربی اصلیت پر بار بار اصرار کیا گیا جنہیں عربوں، ہندوؤں [illegible]
یا جمیکائیوں نے ناپسند کیا۔

میرے خیال میں یہ نئی آزادی حاصل کرنے والے لوگوں کی تحقیر ہے جو اس قضیے کی ایک وسیع ثقافتی
[illegible]
قوم پرستی کے حق دار ہیں جو مثلاً زیادہ ترقی یافتہ جرمنوں یا اطالویوں کو حاصل ہے۔ ترجیح کا ایک گذشتہ اور
[illegible]
[illegible] نے یہ تعین کیا ہے کہ دوسروں کے غلبے نے انگلش اور فرانسیسی ریاستوں کی بے پناہ دولت میں کس حد تک حصہ
[illegible]

[illegible] Subaltern Studies [illegible]

[illegible]

[illegible] جو سیاسی حقیقت کی وجہ سے کم وقعت والا بنتا ہے۔ چیٹرجی کے مطابق قوم پرستی میں ریڈیکل
سنگ میل گاندھی کی جانب سے ساری جدید تہذیب کی مخالفت تھا۔ رسکن اور ٹالسٹائی جیسے جدیدیت مخالف
[illegible]
[illegible] جدیدیت آزادی یافتہ ہندوستانی قوم کو لینا اور منظم ریاست کے تصور کے اندر رکھ دینا تھا۔" مخصوص
[illegible] تصادم، طبقاتی جدوجہد، تاریخ و سیاست کی دنیا نے اب ریاست کی زندگی میں اپنا
اتحاد پایا۔"[54]

چیٹرجی دکھاتا ہے کہ کامیاب سامراج مخالف قوم پرستی گریز اور اجتناب کی ایک تاریخ رکھتی ہے اور یہ
قوم پرستی معاشی نابرابریوں، سماجی ناانصافی اور نو آزاد ریاست پر ایک قوم پرست شرفا شاہی کے تسلط سے
نمٹنے کے لیے ایک دوائے کل ہے۔ لیکن میرے خیال میں وہ زیادہ زور نہیں دیتا کہ ریاست پسندی میں ثقافت
کی حد داری اکثر اوقات ایک محدود پسند اور حتی کہ شاونی اور استبدادی تصور قوم پرستی کا [illegible]
[illegible]
المدت blandishments کو ثقافتوں، لوگوں اور معاشروں کے درمیان یکجہتی کی ایک وسیع تر، زیادہ فیاض
[illegible] یہ یقینی سامراجیت مخالفت میں شگون پانے والی حقیقی انسانی نجات ہے۔
[illegible] Africa in Modern History: The Search for a New Society [illegible]
[illegible]

[illegible] مخالف نکتہ نظر سے تعبیر نہ کیا جائے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے [illegible]
[illegible]
یورپی دنیا میں ہر کہیں مغربی تسلط کے خلاف جدوجہد کی چنگاری سلگائی اور پھر اسے آگے بڑھایا۔ اس کی
مخالفت کرنا اب نیوٹن کے نظریہ کشش ثقل کی مخالفت کرنے والی بات ہے۔ [illegible]
[illegible] چین اور زیادہ تر لاطینی امریکہ، چین یا جاپان، [illegible]
قوم پرستی کے لیے گروپس بنائے جن کی بنیاد ایک احساس شناخت پر تھی (جو نسلی، مذہبی یا فرقہ وارانہ تھا) اور
مغربی پیش رفت کی مخالفت کی۔ یہ سب بہت آغاز سے ہی ہوا۔ بیسویں صدی میں اس نے ایک عالمی حقیقت
[illegible]
[illegible] لوگوں نے مل کر اپنے خلاف ناانصافی معلوم ہونے والی روش کے خلاف اپنی
مدافعت [illegible]۔ یقیناً یہی وجہ تھی کہ یہ گروہ کبھی بھی نہایت تخصیص پسند تھے، جیسا کہ قوم پرستی کے متعدد مورخین
[illegible]

نئے مرتبہ آزادی مل جانے کے بعد معاشرے اور ثقافت کے نئے اور تخیلاتی تصورات کی ضرورت پڑی تاکہ
پرانی راسخ الاعتقادیوں اور ناانصافیوں سے اجتناب کیا جا سکے۔

[illegible] مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
مصر، ترکی، انڈونیشیا، چین اور سائیلون میں آزادی نسواں کی جدوجہد قوم پرستانہ احتجاج کے ساتھ مربوط
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] "Feminism and Nationalism in the Third World" [illegible] کے کارناموں اور کوریا
[illegible]
شاعرہ ادیب)، انڈونیشیا (Raden Kartini) میں ان کی ہم مقام خواتین نے [illegible]
حریت چھوڑا گیا۔ آزادی کے بعد یہ مرکزی آزاد خیال رجحانات ہے۔

آزادی کے لیے یہ وسیع تر جستجو ان جگہوں پر زیادہ نظر آتی تھی جہاں قوم پرست معرکہ محدود [illegible]
موثر تھا [illegible] الجیریا، کیوبا، فلسطین، اسلامی اور عربی دنیا کے کچھ حصے اور جنوبی افریقہ۔ [illegible] میں بعد از
نو آبادیاتی عہد سیاست کے طلبہ نے ان نظریات پر زیادہ توجہ نہیں دی جنہوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اپنی بہترین صورت میں ہمیشہ خود تنقیدی تھی۔ قوم پرستانہ صفوں کے اندر قد آور شخصیات [illegible] سی ایل آر جیمز،
[illegible]
[illegible] میں کوئی مختلف قوتیں [illegible] کوششیں کر رہی تھیں۔ جیمز اس حوالے سے
ایک عمدہ مثال ہے۔ وہ طویل عرصے تک [illegible] قوم پرستی کا [illegible]

ہونے ہی کافی نہیں، بالکل اسی طرح جیسے تنقید کے بغیر یا محنت کافی نہیں ہوتی۔ اس میں سے ہم بے پناہ امید [illegible] متعلق پکڑنے پکڑ کرنے کی پوزیشن میں ہیں، چاہے ہم میٹروپولیٹن دنیا کے اندر رہتے ہوں یا باہر۔

[illegible] پیچیدہ ورثہ ہے اور یہ تخیل، تحقیق، جوابی تحقیق کے کاموں سے لبریز ہے۔ جدوجہد نے ہڑتالوں، مارچوں، مسلح حملوں، سزا اور جوابی سزا کی شکل اختیار کی۔ اس کا تانا بانا ناول نگاروں، نوآبادیاتی افسروں کی (مثلاً) ہندوستان کے بارے میں تحریروں، بنگال میں لگان کی سکیموں، ہندوستانی معاشرے کی ساخت سے متعلق تصانیف سے بنا ہے، اور ان کی حکومت میں زیادہ بڑے [illegible] سے متعلق ناول لکھنے والے ہندوستانیوں کے جواب میں دانشوروں اور خطیبوں [illegible] وی۔

آپ اس کا کوئی متعین نام نہیں بتا سکتے۔ ہندوستان [illegible] تو یہ مانے دوسرا جدید مغربی افریقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تک کہ پہلی عالمی جنگ کے بعد یہ ساری ایمپائر بڑی بڑی مزاحمتی تحریکوں اور شخصیات [illegible]

[illegible]

دیا۔ اس عمل میں اس نے مغربی طاقتوں کے لیے داخلی صورت حال کو مستقل طور پر تبدیل کر دیا۔

III — ییٹس اور نوآبادیت کے خاتمے کا عمل

ولیم بٹلر ییٹس کو اب تقریباً مکمل طور پر کینن اور ساتھ ہی ساتھ جدید انگلش ادب و یورپی ہائی ماڈرن ازم میں بھرپور طریقے سے شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ دونوں اسے بطور عظیم جدید آئرش شاعر کے طور پر لیتے ہیں جو مقامی روایات کے ساتھ بہت گہرائی میں جڑا ہوا اور مربوط ہے۔ اس کے عہد کی تاریخی و صورت حال نہایت پیچیدہ تھی [illegible] ثقافت و ادب اور یورپی جدیدیت میں واضح اور باقاعدہ موجودگی کے باوجود وہ ایک اور مسحور کن پہلو پیش کرتا ہے غیر متنازعہ طور پر عظیم قومی شاعر کا پہلو جو سامراج مخالف مزاحمت کے عہد میں سمندر پار کی طاقت کے ماتحت تکلیف زدہ لوگوں کے تجربات، امنگیں اور بحالی کے تصور کو بیان کرتا ہے۔

اس تناظر میں ییٹس ایسی روایت سے تعلق رکھنے والا شاعر جو عموماً اس کی نہیں سمجھی جاتا، یعنی ایک نہایت متلاطم مرحلے کے دوران یورپی سامراجیت کی ماتحت نوآبادیاتی دنیا کی روایت۔ اگر یہ ییٹس کی تشریح کا ایک روایتی انداز نہیں ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہ اس ثقافتی اقلیم (آئرلینڈ کے نوآبادی ہونے کی وجہ سے اس [illegible]) سے تعلق رکھتا [illegible] ساتھ۔

سامراجیت [illegible] 1870 [illegible]

[illegible] Revolutionary Empire [illegible]

[illegible] 1150 [illegible]

آیا۔ اس وقت سے لے کر حیرت انگیز طور پر مستقل چلے آرہے ثقافتی رویے میں [illegible] جہاں کے باشندے بربری اور پست نسل تھے۔ حالیہ دور کے نقادوں اور مورخین [illegible] جوزف لیرسن اور آر این لیبو اور دیگر [illegible] نے اس تاریخ کا مطالعہ اور کیا اور اسے منظر عام [illegible] [illegible] نے اس تاریخ کی تشکیل میں گراں قدر حصہ ڈالا۔

[illegible] اور کیریبین، وسطی و جنوبی امریکہ [illegible] الجزائر، ملائشیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، شمالی امریکہ اور [illegible] سے متعلق رکھتے ہیں، اگرچہ زیادہ تر اوقات میں انھیں الگ الگ ہی لیا گیا۔ یہ سب [illegible] 18 [illegible] [illegible] صورتوں، مثلاً افریقہ اور ہندوستان میں بیرونی تسلط کے خلاف جدوجہد کی دو تحریکیں 1857ء سے [illegible] وقت جاری تھیں، اور انیسویں صدی کے اختتام پر افریقہ سے متعلق مختلف یورپی کانگریسوں [illegible] پہلے۔ یہاں نکتہ یہ ہے کہ چاہے آپ سامراجیت کے عروج [illegible] یعنی وہ دور جب یورپ اور امریکہ میں تقریباً ہر کوئی یقین رکھتا تھا کہ وہ ایمپائر کا اعلیٰ تہذیبی اور تجارتی مقصد پورا کر رہا ہے [illegible] کی کس طرح بھی [illegible] چاہے، مگر سامراجیت بذات خود سمندر پار فتوحات، لوٹ مار اور سائنسی جستجو کی کئی صدیوں سے ایک [illegible] بن چکی تھی۔ [illegible] شاہی یا انقلابی طاقت ہو۔

لیکن جدید یورپی سامراجیت تشکیلی و ریڈیکل اعتبار سے سمندر پار غلبے سے ہر طرح مختلف تھی [illegible] دائرہ کار اس اختلاف کا محض ایک حصہ تھے، البتہ چودھویں اور سولھویں صدیوں کے دوران بازنطین، یا روم، یا ایتھنز، یا بغداد، یا سپین اور نہ ہی پرتگال نے اتنے وسیع علاقوں کو کنٹرول نہیں کیا تھا جو انیسویں صدی میں

برطانیہ اور فرانس کے کنٹرول میں تھے۔ زیادہ اہم اختلافات سب سے پہلے طاقت میں عدم مساوات کی متواتر طوالت ہیں اور اس کے بعد طاقت کی وسیع تنظیم جس نے زندگی کو بہت تفصیل میں متاثر کیا۔ انیسویں صدی کے اوائل میں یورپ نے اپنی معیشتوں کی صنعتی تقلیب شروع کر دی تھی [illegible] برطانیہ سب سے آگے تھا؛ جاگیردار اور روایتی زمینداری کے نظام بدل رہے تھے، سمندر پار تجارت [illegible] [illegible] اپنے ناقابلِ [illegible] حلقے میں [illegible] [illegible] ثقافت میں۔ پہلی عالمی جنگ کے [illegible] [illegible] ہوئے تھے۔

[illegible] تنقیدی تحریر [illegible] نے زیادہ تر اقتصادی اور کچھ مبہم سیاسی عوامل سے منسوب [illegible] نظریاتی جارحانہ عوامل کو بھی شامل کیا۔ اس کتاب میں میری پیش کردہ تھیسس [illegible] [illegible] کردار ادا کیا۔ سامراجی توسیع کے کئی عشروں کے دوران یورپی ثقافت کے قلب میں ایک بلا روک ٹوک اور کٹر یورپی مرکزیت کا تصور [illegible] تھا۔ اس نے تجربات، علاقوں، لوگوں، تواریخ کو جمع اور ان کا مطالعہ [illegible] ہوئے۔[illegible] لیکن سب سے بڑھ کر اس نے ثقافت اور [illegible] تجھیں کر انہیں محفوظ بنایا۔ اس ثقافتی عمل کو بیان دار معلومات [illegible] طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اس مرکز یہ یورپ ثقافت نے غیر یورپی اور اردگرد کی [illegible] [illegible] بیان کیا اور یوں [illegible] [illegible] سے بچی رہیں، چند ایک ثقافتیں [illegible] شدہ ہوتی ہے۔

[illegible] نکتہ ہائے نظر کے مطابق نشاۃ ثانیہ کے بعد سے [illegible] معاشرے کے وہ عناصر جنہیں ہم ایک عرصے سے ترقی پسند تصور [illegible] [illegible] [illegible] شعبوں، مزدور طبقے اور عورتوں [illegible] مغرب میں بے وقعت گروہوں [illegible] نے ایک سامراج پسند جوش و خروش [illegible] [illegible]

قلب تک سرایت کر گیا اور ان چھوٹے کی کوئی وقعت نہ رہنے دی۔

سامراجیت کی وسعت اور گہرائی میں اضافہ ہونے پر خود نو آبادیوں میں بھی وسعت [illegible] اور مدافعت شدید ہوئی۔ جس طرح [illegible] ایک ثقافت نے سہارا دیا اور قابل بنایا، اسی طرح سمندر پار impenum میں مہیب سیاسی، اقتصادی اور عسکری مدافعت کو مدافعت کی نہایت اشتعال انگیز اور چیلنج [illegible] ثقافت نے بڑھاوا دیا۔ یہ بجائے خود ایمان داری اور طاقت کی ایک طویل روایت والی ثقافت تھی، نہ کہ محض مغربی سامراجیت کا ایک تاخیری ردعمل۔

کالنز کہتا ہے کہ آئرلینڈ میں Gaels کو قتل کرنے کا تصور ابتدا سے ہی "ایک شاہی فوج کے حصے کے طور پر شاہی منظوری کے ساتھ وطن پرستانہ، بہادری اور منصفانہ خیال کیا گیا۔"[illegible] انگلش نسلی برتری کا تصور رچ بس [illegible] [illegible] Ireland" (1596ء) میں بے باکی سے کہا کہ آئرش لوگ بربری وحشی تھے اور ان میں سے [illegible] دینا چاہیے۔ فطری طور پر انگلش کے خلاف بغاوتیں جلد ہی شروع ہو گئیں، اور اٹھارھویں صدی میں وولف ٹون اور گریٹان کی زیرِ قیادت مخالفت نے اپنی ایک متحدہ شناخت قائم کر لی تھی [illegible] تنظیموں، محاوروں اور قواعد کے ساتھ۔ کالنز مزید کہتا ہے کہ اٹھارھویں صدی کے وسط میں "وطن پرستی کا رواج مقبولیت حاصل کرنے لگا تھا"[illegible] جس نے سوفٹ، گولڈ سمتھ اور برک کی غیر معمولی قابلیتوں کی بدولت آئرش مدافعت کو ایک اپنا [illegible] [illegible]

سامراجیت کی ساری تو نہیں مگر زیادہ تر مدافعت قوم پرستی کے وسیع [illegible] [illegible] مختصر کی خلط ملط چیزوں کا مظہر [illegible] ہے لیکن [illegible] [illegible] مدافعت میں [illegible] [illegible] عوام دوستوں [illegible] خلاف [illegible] [illegible] نو آبادیاتی قوت کی [illegible] تھے قومی [illegible] نو آبادیاتی قوت کی [illegible] پرستی اور انجام کار نئی استحصالی قوت کو دی جس نے پرانے نو آبادیاتی ڈھانچوں کو نیا [illegible] نو آبادیاتی دنیا میں ایسی ریاستیں موجود ہیں جنہوں نے بقول اقبال احمد [illegible] نیز قوم پرستی کے ثقافتی افق نو آبادکار اور نو آبادی کی تصور [illegible] تاریخ کے باعث [illegible] ہیں۔ [illegible] سامراجیت [illegible]

تحریک تھی۔ گر اس نے جدیدیت، ترقی، تعلیم دینے اور مہذب [illegible] شعوری مشن اپنایا تھا۔ ایشیا، افریقہ، لاطینی امریکہ، یورپ اور امریکہ میں سکولوں [illegible] تحقیقی سوسائٹیوں، ہسپتالوں کے [illegible] جدید رجحانات کی طرح ڈالی اور ساتھ ہی ساتھ [illegible] ان کے قلب میں دیسی اور مغربی باشندے کے [illegible]

[illegible] تاریخ کو [illegible] حقیقت بھی منا کر پیش کیا۔ چنانچہ دیسی آدمی کے لیے [illegible] پیداواری اشتراک کے رشتوں کے دوران [illegible] کی ایک مشہور مثال ہے جو اسے غیر معمولی قوت کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان اور مصر میں قوم پرستی کی جڑیں [illegible] اور وفد جیسی قوم پرست جماعتوں کی جانب سے طویل عرصے سے چلی آ رہی جدوجہد میں تھیں۔ افریقہ [illegible] دیگر علاقوں میں بھی یہی عمل ہوا۔ نہرو، ناصر، سوکارنو، Nyerere، نکرومہ ان قوم پرست راہنماؤں کی تحریریں [illegible] سوانحات، ہدایات ناموں اور فلسفیانہ غور و فکر میں ثقافتی طور پر مجسم قوم پرستی کی وجہ سے [illegible] رہا۔ کلاسیکی قوم پرستی میں بہ جز ایک بار خطے پر سرِی ڈھانچہ دیکھا جا سکتا ہے [illegible] عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق میں تاخیر اور بدنظمیوں کے ساتھ (جمہوری آزادیوں کا ذکر تو [illegible]) بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ Panikar کی Asia and Western Dominance [illegible] کی "The Arab Awakening" اور [illegible] بھی کلاسیکی قوم پرستی کی پیداوار تھیں۔

قوم پرست سوال کے اندر آئر لینڈ اور دوسری جگہوں پر دو الگ الگ سیاسی دھارے تھے اور دونوں کا [illegible]

[illegible] ثقافت تھی۔ [illegible] مغربی ثقافت سے بطور سامراجیت واضح آگاہی تھی؛ شعور کے ایک فکری لمحے نے افریقی، کیریبین، آئرش، لاطینی امریکی اور ایشیائی شہری کو یورپ کے اس ثقافتی دعوے کے خاتمے کا یقین دلایا کہ وہ غیر یورپی یا ماعظم یورپ سے باہر کے فرد کو راہنمائی اور/یا ہدایت دیتا ہے۔ تھامس Hodgkin کے مطابق یہ کام پہلے "پیغمبروں اور کاہنوں نے کیا" اور ان میں شعرا اور غیب دان، شامل تھے۔ یہ شاید ہوبسوام کے "قدیم باغی" تھے۔ دوسرا زیادہ لبرل موقف دوسری عالمی جنگ کے بعد مختلف نوآبادیوں، بالخصوص الجیریا، ویتنام، فلسطین، آئرلینڈ، گنی اور کیوبا میں ڈرامائی طور پر حوالت پذیر مغربی سامراجی مشن کے دوران آیا۔ چاہے ہندوستانی آئین ہو یا پین عرب ازم اور [illegible] Pearse [illegible] اور کلیدی بھی ثابت ہوئی مگر صرف پہلے قدم کے طور پر۔ اس تناظر میں سے آزادی کا تصور ابھرا [illegible] ایک زور دار نیا بعد از قوم پرستی موضوع جو مثلاً کونولی، گاروے، مارتی، ماریاتیگی، کیبرال اور ڈوبوئس کی تصانیف میں شامل تھے [illegible] تھی۔

آئیے پہلے مرحلے پر یعنی سامراج مخالف مدافعت کے وقت لکھے جانے والے ادب پر دوبارہ نظر ڈالیں۔ اگر [illegible] آگے مقامیت کے زیاں کے ذریعے ہوا اس کی جغرافیائی شناخت کو بعد میں تلاش کرنا اور کسی نہ کسی طرح [illegible] جا سکتی ہے۔

[illegible] Crosby کی "Ecological Imperialism" [illegible] ہدف مدقوں و پیچھے چھوڑی ہوئی شبیہوں سے متعلق ہوتا تھا۔ [illegible] تبدیل شدہ [illegible]

نظم میں اس چیز نے لوگوں [illegible] روایت، انداز حیات اور سیاسی نظموں سے محروم کر دیا۔ رومانوی اسطورہ سازی کا ایک بہت بڑا حصہ ان قوم پرست بیانات میں شامل ہو گیا کہ سامراجیت نے کیسے زمین کو بیگانہ بنایا، یعنی کیسے زرخیز پیداوار کی اصل تبدیلیوں [illegible] کے بارے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔

دوسری مثال طویل عرصے سے جاری علاقائی قبضے واستدلال بنانے کے منصوبوں کی ہے جو زمین کو منافع بخش بنانے اور ساتھ ہی ساتھ اسے بیرونی حکومت کے ساتھ متحد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیل سمتھ نے اپنی کتاب "Uneven Development" میں بڑے شاندار انداز میں دکھایا کہ کس طرح سرمایہ داری نے [illegible]

[illegible]

[illegible] (مثلاً [illegible] Chisolm [illegible]) [illegible]

[illegible] قومی ضمیر وحدت کی علاقائی تقسیم کے مطابق [illegible] منصوبوں میں [illegible]

[illegible] ماضی کے ساتھ اس سامراجی تجربے کے نظری دنیا کی پیداوار کو "دوسری" [illegible] سامراجیت تو خارج سے اپنے وطن میں اور گرد و پیش میں بدیسیوں نے غصب کی اور اپنے مقصد کی خاطر استعمال میں لائے۔ چنانچہ ایک "تیسری" فطرت کو ڈھونڈنا پڑا [illegible]

[illegible] سے تعلق) ہے اور اس کی واضح ترین مثالوں میں "The Rose" مجموعے میں [illegible] مشتمل مختلف نظمیں [illegible] پاکستان میں فیض [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ضروری ہے تاکہ وہ سامراجی آنکھ کو غیر [illegible]

کے آبادیاں قائم کرنے کے بے شمار منصوبوں اور 1801ء میں ایکٹ آف یونین کے تحت واقعی الحاق کے ذریعے آئرلینڈ نے برطانیہ کی کسی بھی اور نوآبادی سے زیادہ ان تبدیلیوں کا تجربہ کیا۔ بعد ازاں 1824ء میں [illegible] کی خاطر زمینی حد بندیاں متعین کرنا (اور انگلش خاندانوں کے لیے مزید زمین غصب [illegible]) مستقل طور پر مطیع بنانا تھا۔ یہ سروے تقریباً سارے کا سارا انگلش حکام نے [illegible] سروے نے آئرش کو نااہل قرار دے دیا اور ان کے قومی کارناموں کو پستی سے دوچار [illegible] زبردست ڈراموں میں سے ایک "Translations" (1980ء) ان کی باشندوں پر زبردستی سروے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جیسیوں نے بھی یہی کیا۔

مدافعت کی ثقافت کے اولین کاموں میں سے ایک زمین کو بازیاب کرانا، دوبارہ نام رکھنا اور بسانا تھا۔ اور اس طرح مزید علاقوں، معانیوں اور شناختوں کا پورا مجموعہ سامنے آیا جو سب کی سب شاعرانہ تصرف پر مبنی تھیں۔ مستند ہیت کی جستجو، نوآبادیاتی تاریخ کے مہیا کردہ تاریخی ماخذ کے جواب [illegible] اور قومی سیاق و سباق، ہیروز اور کبھی کبھی ہیروئنیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

واقع ہوئی۔

اس حوالے سے جیٹس خصوصی طور پر دلچسپ ہے۔ کیونکہ [illegible] نوآبادیاتی آقا کے ساتھ ایک زبان میں شریک ہونے کی الجھن کا اظہار کرتا ہے اور یقیناً وہ کئی حوالوں سے "پروٹسٹنٹ عروج" سے تعلق رکھتا ہے جس کی آئرش وفاداریاں اگر قطعی متضاد نہیں تو کم از کم [illegible] تھیں۔ [illegible] کے ابتدائی Gaelicism نے (کیلٹی موضوعات کے ساتھ) کافی منطقی انداز میں ترقی پائی اور بعد ازاں "Ego Dominus Tuus" جیسی نظموں اور مقالے "A Vision" میں پیش کردہ نظم اصطلاحات [illegible] اختیار کی۔ جیٹس کی آئرش قوم پرستی کے تانے بانے میں انگلش ثقافتی ورثے کے تار بھی شامل تھے اور دونوں نے اس پر اثر ڈالا۔ وہ جانتا تھا کہ تناؤ ضرور پیدا ہوگا اور آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ اس بگاڑی سیاسی اور [illegible] کے دباؤ نے ہی اسے مجبور کیا کہ ایک برتر یعنی غیر سیاسی سطح پر اس کے حل ڈھونڈنے کی کوشش کرے۔ "A Vision" اور بعد کی نیم مذہبی نظموں میں اس کی پیش کردہ نہایت خود پسندانہ اور جمالیاتی تواریخ [illegible]

[illegible] "Celtic Revivals" [illegible] Seamus Deane [illegible] Deane [illegible] The [illegible] Deane [illegible]

[illegible] (مثلاً negritude)۔

[illegible] ہندوستان، فرانس اور

الجیریا یا سینیگال کے روابط کی نسبت زیادہ قریبی ہیں۔ مگر سامراجی تعلق تمام صورتوں میں موجود ہے۔ آئرش [illegible] کے درمیان قائم و دائم رہے، چاہے موخر الذکر گوارا ہو یا نہ ہو۔ افسوس کہ دیسی پن (مطلب [illegible]) کمزور تر یا محکوم کی قدر پیمائی کرتے ہوئے بھی اس فرق کو مزید گہرا کرتا ہے۔ اور اس نے ایک دیسی ماضی (جو بنیادی وقت سے آزاد ہے) کے بارے میں آخر زوردار مگر چند متعصبانہ دعووں پر مال کیا۔ آپ Senghor کے negritude یا Rastafarian تحریک یا امریکی کالوں کے لیے Garveyite "واپس افریقہ" پراجیکٹ وغیرہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

حقیقت میں زبردست غیض و غضب ایک طرف (مثلاً جلال علی احمد کی "Occidentosis" 1978ء میں جو مغرب کو دنیا کی زیادہ تر خرابیوں کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے) دیسی پن کو مستقل یا تمام [illegible] تصور کرنے کی دو وجوہ موجود ہیں۔ [illegible] کی طرح اسے قبول [illegible] انتہائی (سیاست اور تاریخ سے ان کے استرداد کے ذریعے) بھی قرار دیتا ہے [illegible] خیال میں دیسی پن والے نقطۂ نظر اپنانے کے ہی مترادف ہے کہ جیسے ماضی [illegible] نو آبادیت سے نجات یافتہ قوم پرستی کے لیے بس ایک ہی راہ تھی [illegible] پاس اس کی [illegible] کا ثبوت موجود ہے۔ دیسی پن کو قبول کرنا سامراجیت کے نتائج، خود سامراجیت کی [illegible] نسلی، مذہبی اور سیاسی تقسیمات کو قبول کرنا ہے۔ تاریخی دنیا کو [illegible] (جیسے negritude، آئرش [illegible] [illegible] چھوڑنے والی بات ہے جو انسانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرنے کی قوت رکھتی ہیں۔ [illegible] اس طرح چھوڑ دینے سے ہمیشہ ایک طرح "خاتمہ زمان" کا تصور پیدا ہوا [illegible] اس سے چھوٹے پیمانے کی دیوانگی یا سامراجیت کی فروغ دی ہوئی اساطیر، رقابتوں اور روایت کی [illegible] اختیار کر لی۔ مدافعت کی عظیم تحریکوں نے مشکل ہی ان پروگراموں کو اپنے اہداف کے طور پر [illegible]

اس پر تجزیاتی گرفت حاصل کرنے کا ایک مفید طریقہ افریقی تناظر میں اسی مسئلے کے ایک [illegible] ڈال لینا ہے۔ Wole Soyinka نے negritude کی تنقید 1976ء میں شائع ہوئی۔ سوئنکا کہتا ہے [illegible] negritude کا تصور ایک مخالف [illegible] یورپی بمقابلہ افریقی [illegible] میں دوسری اصطلاح ہے جس نے "یورپی نظریاتی مجادلوں کی جدلیاتی ساخت قبول کر لی لیکن اس کی نسل پرست استدلالیت کے اساسی عناصر مستعار لے [illegible] افریقی اصلی ترقی یافتہ نہیں" اور یورپی ہے۔ سوئنکا کے مطابق اس کے نتیجے میں

[illegible]

سے پتا چلتا ہے۔ اس مرحلے میں قوم پرستی خود مختاری نہیں بلکہ آزادی (جیسا کہ) یا [illegible] (بقول فینن) قومی شعور سے ماورا ہو کر سماجی شعور کی تقلیب کا نام ہے۔[90]

اس تناظر میں دیکھیں تو 1920ء کی دہائی کے دوران ییٹس کا بے ربطگی اور باطنیت میں سرک جانا، اس کا سیاست کے لیے استرداد اور فاشزم (یا اطالوی یا جنوبی امریکی قسم کی استبدادیت) سے متکبرانہ مگر مسحور کن [illegible] سے متعلق نقطۂ نظر تبدیل کیے بغیر بڑی آسانی سے اس کے ان ناقابل قبول رویوں پر تنقید کر سکتے ہیں۔

[illegible] سے آگے کی پیداوار Cesaire کی "Cahier d'un retour" کے کلائمیکس میں ملتی ہے جب شاعر نے اپنے ماضی کو دوبارہ دریافت اور دوبارہ تجربہ کرنے، بطور سیاہ فام اپنی تاریخ کے ذوق و شوق، خوفناکیوں اور حالات میں دوبارہ داخل ہونے، اپنا غصہ ختم کرنے کے بعد محسوس کیا کہ

میں قبول کرتا ہوں... میں قبول کرتا ہوں مکمل طور پر، بے کسی کے بغیر
[illegible] ہے جسے بھی میری نسل [illegible] نہیں کر سکتا
میری نسل دھونوں اور [illegible] سے بھری ہوئی ہے
میری نسل نشے میں لڑکھڑاتے دن کے لیے ایک پکا ہوا انگور ہے۔"[91]

---اس سب کے بعد یکایک طاقت اور زندگی اس پر چھا جاتی ہے اور وہ سمجھنا شروع کرتا ہے کہ

"چونکہ یہ درست نہیں ہے کہ انسان کا کام پورا ہو گیا
کہ اب کرۂ ارض پر ہمارے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں
کہ ہم دنیا کے طفیلیے بن گئے ہیں
حالانکہ ابھی تو کام شروع ہی ہوا ہے
اور انسان کو اب بھی تمام ممانعت پر غالب آنا لازمی ہے
جو اس جوش و جذبے کے رخنوں میں گڑی ہوئی ہیں
اور حسن، ذہانت، طاقت پر کسی نسل کا اجارہ نہیں
اور تسخیر کے اجتماع میں ہر کسی کے لیے گنجائش ہے اور ہم اب جانتے ہیں کہ سورج ہماری دھرتی کے
گرد چکر لگاتے ہوئے اسی حصے کو روشن کرتا ہے جس کا تعین ہمارے ارادے نے کیا ہے اور ہر ستارہ
ہمارے قادر مطلق حکم پر آسمان سے زمین پر گرتا ہے۔"[92]

آپ نسل سے [illegible] ان میں سے آگے گزر کر "تسخیر کے اجتماع میں" جاتے ہیں جس میں یقیناً آپ کے آئرلینڈ، آپ کے

[illegible] آپ کے پاس [illegible]

میرا مقصد [illegible] Cesare [illegible] بلکہ ییٹس کے ہاں [illegible] کی زندگی کی متبادل [illegible] مدافعت کرنے والے [illegible] تقسیم کے لیے [illegible] وفاداری اور غداری کا [illegible] O'Leary [illegible] 1920 [illegible]

[illegible] The [illegible]

[illegible]

Nineteen Hundred and [illegible] 1916 [illegible] September 1913 [illegible] Easter 1916 [illegible] Nineteen [illegible]

[illegible]

مصنوعی غلام گردشوں" کی بے چینی [illegible] بے حس تکرار، کبھی کبھار کے شان دار موقعے [illegible] ٹیگور، Cesare، Senghor جیسے [illegible] ادب اور شعرا کی طرح ییٹس کو بھی [illegible] قومی [illegible] اہمیت حاصل کرتا ہے۔

[illegible] (1937) کا ذکر کرتا ہے جو ری پبلک کے دفاع میں منعقد ہوئی۔ ہر طرف سے دعوت ناموں کے "بے مول جوابات" آئے۔ [illegible] Selma Lagerlof [illegible] لیکن وہ [illegible] ری پبلک کے دفاع میں وہاں پہنچے۔ جس طرح نیرودا نے خود کو چلی کی اندرونی نوآبادیت اور [illegible] مشکل ندیکھی، اسی طرح ہمیں ییٹس کو ایک ایسا آئرش شاعر سمجھنا چاہیے جو محض مقامی آئرش مفہوم اور [illegible] جانب میلانات رکھتا تھا۔

[illegible] "The Fisherman" [illegible] Pomes [illegible] خاموش اظہار ہے، ایسا وصف جو شاعر کو [illegible] دلاتا ہے۔ ییٹس

It's long since I began
To call up to the eyes
This wise and simple man
All day I'd look in the face
What I had hoped 'twould be
To write for my own race
And the Reality

نیرودا

I knew that man, and when I could
when I still had eyes in my head,
when I still had voice in my throat
I sought him among the tombs and I said to him,
pressing his arm that still was not dust,
'Everything will pass, you will still be living
You set fire to life
You made what is yours.

So let no one be perturbed when
I seem to be alone and am not alone
[illegible] and I speak for all
[illegible] is hearing me without knowing it
But those I sing of, those who know
go on being born and will overflow the world

شاعر اور عوام اور شاعر کے درمیان ایک معاہدہ میں سے ابھرتی ہے۔

سلسلہ [illegible] "Dober del Poeta" (میں) [illegible]

[illegible]

[illegible] "افتادگان خاک" میں خوب صورت طریقے [illegible]

[illegible] اچھوت، مجرموں اور پست لوگوں پر مشتمل [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ [illegible]

[illegible] البتہ وہ نو آبادیت کے خاتمے کے دور کے دیگر شاعروں، مثلاً [illegible]

[illegible] اپنی شاعری میں آزادی پسند اور [illegible] انقلاب پسندی کا خاکہ پیش کیا جسے اس کی بعد کی [illegible] سیاست نے جھٹلا دیا۔

حالیہ برسوں میں ییٹس کا ذکر عموماً ایسے شاعر کے طور پر آیا ہے جس کی شاعری نے قوم پرستانہ زیادتیوں

[illegible] 1979-80 [illegible]

متعلق Gary Sick کی کتاب "All Fall Down" [illegible]

1975-77ء میں بیروت میں رہی نیو یارک ٹائمز کے نامہ نگار جیمز مارکھم نے 1976ء کی لبنانی سول جنگ کے

[illegible] "The Second Coming" [illegible]

[illegible]

ہو، جبکہ بدترین بات یہ ہے کہ آپ پُرشوق شدت سے لبریز ہوں۔" سک اور مارکھم دونوں نے تیسری دنیا میں

ابھرتے ہوئے انقلابی طوفان (جسے قبل ازیں مغربی طاقت نے دبا رکھا تھا) سے خوف زدہ امریکی لبرل کے طور

پر لکھا۔ ان کا ییٹس کو استعمال کرنا خطرناک ہے منظم رہو ورنہ تم ایک ایسے خبط سے دوچار ہو جاؤ گے جو

[illegible]

[illegible]

مزاحمت کی مخالفت کی۔ یوں محسوس کریں کہ دونوں آدمیوں نے بدنظمی کا تعلق نو آبادیاتی مداخلت سے نہ جوڑ [illegible]

1959ء میں چنوا اچیبے نے اپنے عظیم ناول "Things Fall Apart" [illegible]

نکتہ یہ ہے کہ ییٹس اس موقعے پر اپنی طاقت ور ترین حالت میں ہے [illegible]

اینگلو-آئرش لڑائی (جس سے ییٹس کی شاعری بھری پڑی ہے) "بیسویں صدی کی جنگ آزادی کا ماڈل" تھی۔ نو آبادیت ختم ہونے کے دور میں ییٹس کی [illegible]

تشدد پیدا [illegible] ہے (مثلاً "Leda and the Swan") ییٹس خود کو اس مقام اتصال پر رکھتا ہے

جہاں تبدیلی کا تشدد قابل بحث ہے لیکن جہاں تشدد کے نتائج استدلال کے متقاضی ہیں۔ "ٹاور" (1928ء)

[illegible]

[illegible]

مختلف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مختلف [illegible] اہم ترین شخص بھی تشدد کی کچھ صورتوں سے [illegible]

[illegible]

لیے ایک نسخہ تجویز کرنا اس مشکل کا پتا دیتا ہے جو آج لاکھوں لوگوں کو درپیش ہے۔

یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ آئرش آزادی کا مسئلہ نہ صرف دیگر ای قسم کی تحریکوں سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا، بلکہ اکثر اوقات اسے سامراجی یا قوم پرست مسئلہ بھی قرار نہیں دیا گیا۔ اس کے بجائے اسے برطانوی مقتدر اداروں کے اندر ایک اختلاف کے طور پر لیا گیا۔ تاہم حقائق اس کے برعکس صورت آشکار کرتے [illegible] سے متعلق تجربہ 1996ء کے معاہدے کے بعد سے برطانوی اور یورپی فکر کی ایک جاری روایت نے آئرش کو ایک علیحدہ اور مستقل شمار کیا ہے [illegible] طور پر یہ ایک باقاعدہ اور [illegible] [illegible] جس زمین پر قبضہ واپس لینے کی کوشش تحریک پر غالب رہی۔ 1916ء میں آئرش [illegible] [illegible]

[illegible] آئرش حوالے سے مصر [illegible] قوم پرستی کے قلب میں موجود ہے [illegible] ادب دانوں نے بھی اس میں حصہ لیتے ہوئے آئرش شناخت کو [illegible] صورت دی جو [illegible] قوم پرست تحریک اور بالخصوص قومی ادب سے متعلق [illegible] قوم پرستی میں ماضی کے بہت سے قریب ہی شامل تھے [illegible] ابتدائی ادبی مورخین جیسے ایسے McGeoghehan اور [illegible] Standish [illegible] ([illegible] Seamus heaney، [illegible] Seamus Deane، [illegible]) اور ادبی مورخین Declan Kiberd اور [illegible] آئرش قومی تجربے کی [illegible] انداز میں [illegible] قوم پرستانہ [illegible] اظہار کے نئے جامے پہنائے۔[illegible]

[illegible] بعد کے ادبی کام میں ییٹس والے اسی موضوعات متاثر دیتے ہیں علم اور طاقت کے [illegible] دلچسپ بات یہ کہ [illegible] دور کی تصنیف میں بھی اس کی [illegible] ییٹس اپنی شاعری کی مدد سے اس سوال کو اشتعال انگیز انداز میں بار بار پیش کرنے کے لیے نہایت قابل لگتا ہے۔[illegible] اور وہ "Among School Children"، "The Tower"، "A Prayer for My Daughter"، "Under Ben Bulben" اور "The Circus Animals' Desertion" جیسی وژن سے بھرپور نظموں میں اس سے آگے جاتا ہے۔ ان نظموں میں اس نے قوم پرست شورش سے لے کر [illegible] میں چلتے ہوئے ایک سینیٹر کے رتبے تک اپنی زندگی کی کہانی بار بار بیان کی۔ ییٹس نے اپنی زندگی کو قومی زندگی کے خلاصے کے طور پر شاعرانہ انداز میں دوبارہ تعمیر کیا۔

یہ نظمیں آئرش حقائق کی تخفیف اور بد نام تخفیف کو اتی ہیں جو (جوزف لیسین کے مطابق) آٹھ سو برس [illegible] Among School Children [illegible]

[illegible] جو ییٹس کو درپیش حالات بیان کرتا ہے۔ "نو آبادیت محکوم لوگوں کو [illegible] باشندے کے ذہن کو بالکل خالی کر دینے سے ہی مطمئن نہیں [illegible] ماضی کی جانب مڑتی اور اسے مسخ [illegible] تک گیا [illegible] مگر اس نے ذاتی تجربے کی [illegible] سے الگ کرنے قومی شناخت کے نقوش کو کرنے کے لیے اس کی استعداد

لاشعوری سطح پر نو آبادیت اس بات کی متمنی نہیں تھی کہ دیسی باشندہ اسے ایک رحیم و شفیق ماں خیال کرے جو بچے کو گرد و پیش سے محفوظ رکھتی ہے۔ بلکہ وہ ایک ماں بننا چاہتی تھی جو بار بار [illegible] اس کی انا، فزیالوجی، حیاتیات اور ناخوشی سے بچاتی ہے۔

ایسی صورت حال میں دیسی دانشور اور شاعر کے ہونے ایک تعیش نہیں بلکہ کسی بھی مربوط پروگرام میں ایک ضرورت ہیں۔ اپنی قوم کی جائز حیثیت کے دفاع میں ہتھیار اٹھانے والے دیسی دانشور [illegible] جو تاریخ کا جائزہ لیتا ہے۔[illegible]

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ ییٹس نے آئرش شاعروں کو ہدایت کی

Scorn the sort now growing up
All out of shape from toe to top,
Their unremembering hearts and heads
Base born products of base beds[illegible]

Blackmur [illegible]

[illegible] کو منظر حقیقت کے لیے اس کی کوششوں کی علامت [illegible] کہ اسے ادبیت کی عبارت میں سمو دیا جائے تو یہاں زمانے سے فرار اور "تارِ عاطفہ" میں ایک حسی کی جدو جہد" سے بھاگنے کی تمنا اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ [illegible] اس کی زیادہ تر شاعری کو پڑھتا اور یہ محسوس [illegible] کی جانب سے استعمال میں لاتے ہوئے [illegible] کے تجدد کی خصے اور [illegible] نے [illegible] تب وہ مثل یہ کی بجائے وہ تصور کرتے [illegible] سے ہم شاعر ری گیا۔

۱۷۔ سفر کا آغاز اور مخالفت کا ظہور

آخر میں [illegible] ایک نئے نظم کی [illegible] قریب سے [illegible] کی طرف ایک [illegible] میں یہ بھی کہہ باکہ صرف [illegible] اس تکنیک [illegible] ہیں آیا۔

[illegible] یورپی یا امریکی یونیورسٹیوں کے نصاب میں افریقی ادب کو شامل [illegible] اہم وزن کی تحریروں [illegible] کے طور پر مستند وقعت دی جا رہی ہے۔ اسی طرح اب افریقی تاریخ [illegible] میں بھی ایجاز ہے پالن Hountondji وغیرہ والے [illegible] ان تحریروں میں اعتراف [illegible] صرف اس کے سیاسی حالات میں نصب شدہ [illegible] سامراجیت اور اس کی مدافعت کی تاریخ بھی یقیناً ان سیاسی حالات کا حصہ ہے۔ [illegible] ثقافت سے کسی بھی طرح [illegible] ہے۔ بلکہ [illegible] کو [illegible] کافی مشکل ہے۔ "افریقہ" اب بھی باعث تنازعہ مقام ہے۔ مثلاً [illegible] یورپی سامراجی سیاست پچھلی [illegible] میں [illegible] سیاست سے جوڑتا ہے تاکہ مخالفت اور خود مختار علم [illegible]

[illegible] تشکیلات کے بہت سے اجزا سے ترکیبی تاریخی طور پر سامراجیت کے اتحادی [illegible] میں [illegible] اور ان سے تقویت یافتہ [illegible] آپ کو [illegible] پروردانش کی [illegible]

[illegible] میں واحد تبدیلی جس سے بلند قامت [illegible] پتا چلتا [illegible] کی [illegible] ثقافتی [illegible] تصور کیے جانے کے باعث معاصر تحقیق و تنقید عموماً سامراجی رویوں اور ان کے حوالوں پر توجہ دیے بغیر آگے بڑھ جاتی ہے۔

[illegible] باہر افراد یا گروہوں کی جانب سے ایک با فہم، شاید اس عسکریت پسند آگہی میں سے ابھرتی ہے کہ مثلاً اس کی پالیسیاں غلط ہیں۔ جیسا کہ گورڈن کے لیوس اور رابن بلیک برن کی تحقیقات Slavery [illegible] Imperialism [illegible] and Freedom اور The Overthrow of Colonial Slavery 1776-1848 [illegible] سے [illegible] 1840 [illegible] پرست اور سامراجی مخالف خیال کی کئی طاقتوں [illegible] سیاسی کے ساتھ ساتھ ثقافتی بھی [illegible] کے ساتھ [illegible] Hodgkin [illegible] اور اس میں سے ابھرنے والے رویے کس طرح ختم یا تبدیل کیے جا سکتے تھے۔

[illegible] مخالفت اور سامراجیت مخالفت [illegible] حقوق اور یورپی بدسلوکیوں کے متعلق بارتولومیو ڈی لا کاساس، فرانچسکو ڈی وٹوریا، فرانچسکو سوارز، [illegible] ویسیکی جیسوں [illegible] نظریات [illegible] اور [illegible]) نے [illegible] آبادیت کے خلاف [illegible] نظریات [illegible] روسو اور بارڈین ڈی سینٹ پیئر [illegible] کے ساتھ ساتھ جانسن، کاؤپر اور برک نے بیان کیے۔ (ان کے افکار کی ایک مفید تدوین L'Anticolonialisme Européen de Las Casas à Karl Marx [illegible]

[illegible] کی متنوع نقش حیثیت ان کی اہمی اور بری انتظامیہ اور اس تعمیر و تشکیل [illegible] ف پالیسیوں کے مطابق بنایا جا سکتا ہے یا نہیں، اور اگر بنایا جا [illegible] یورپ کی مرکزیت [illegible] واضح طور پر قبول کر لیا گیا [illegible]

[illegible]

[illegible] جس طرح نوآبادیوں میں قوم پرست یا سامراجی مخالف مدافعت اور [illegible] اسی طرح نہایت حساس سامراجی قوتیں بھی تدوین ہوئیں۔ نہایت شروع [illegible] ہے اسے ہابسن کی "Imperialism A Study" (1902ء) [illegible]

[illegible]

[illegible] کا مطالعہ ہے پی تھورنٹن (The Imperial [illegible] (Critics of Empire) اور راؤل جیرارڈ (L'idee coloniale) [illegible] کا خلاصہ ہیں۔ یقیناً انیسویں صدی میں نوآبادیت [illegible] (ولفرڈ بلنٹ اور ولیم موریس)، لیکن ان کا اثر نہ ہونے کے برابر تھا۔ [illegible] سامراجیت کی کوئی مجموعی مذمت اس وقت تک موجود نہیں تھی جب تک کہ شورش [illegible]

[illegible] تو کوئٹے کی طرح یورپی دانشور بھی متقابل ایمپائرز کی [illegible] جواز پیش کرنے پر مائل تھے۔[122] اسی لیے میں دونوں [illegible] (اپنے مختلف ہونے کے متعلق دعووں کے باوجود) کس طرح ایک

دوسرے کی نقل ہیں، اور یہ کہ ایک شدید سامراجیت مخالف نکتۂ نظر لازمی ہے۔ تیسری دنیا میں بہت سی قوم پرست جماعتوں اور راہنماؤں نے یو ایس کی جانب اس لیے دیکھا کیونکہ ساری دوسری عالمی جنگ کے دوران یہ واشگاف طور پر سامراجیت مخالف رہا۔ 1950ء کی دہائی کے اواخر اور 1960ء کی دہائی کے اوائل میں بھی [illegible] فرانسیسی نوآبادیات [illegible] بہت سے علاقوں کا ذمہ دار محسوس کیا جو برطانویوں اور فرانسیسیوں نے خالی کیے تھے [illegible] مثال ہے"[123] اور اس لیے بھی کہ یہ نوآبادیت مخالف انقلاب پر مبنی غیر معمولی تاریخ رکھتا تھا۔ [illegible] استثنائیت کے نظریات بہت زیادہ ہیں۔)

[illegible] میں قیادت سنبھالی اور اس کے بعد ہی تارک وطن دانشوروں اور کارکنوں [illegible] نوآبادیت مخالف [illegible] میں فرانسیسی نوآبادیاتی [illegible] کی نئی آگہی اور قومی مقصد کا نئے سرے سے تعین [illegible] ثقافتی جرائد، دوروں اور سیمینارز کے ذریعے باقاعدہ [illegible] اقوام متحدہ [illegible] تحریک آزادی میں یو ایس، برطانیہ، فرانس، پرتگال اور ہالینڈ کے خلاف سوویت یونین [illegible] طرفداری تھی۔

یورپی جمالیاتی جدیدیت کی زیادہ تر تواریخ بیسویں صدی کے ابتدائی برسوں کے دوران غیر یورپی ثقافتوں کے میٹروپولیٹن میں انجذاب سے صرف نظر کر جاتی ہیں، حالانکہ پکاسو، سٹراونسکی اور Matisse جیسے جدیدیت پسند آرٹسٹوں اور خود کو متجانس طور پر سفید فام اور مغربی سمجھنے والے معاشرے کی ساخت پر انہوں نے نہایت اہم اثر ڈالا۔ دونوں عالمی جنگوں کے درمیان عرصے میں ہندوستان، سینیگال، ویتنام اور کیریبین سے طلبا لندن و پیرس کی طرف جوق در جوق آئے؛[124] جرائد، رسائل اور سیاسی تنظیمیں تشکیل پائیں [illegible] آپ کے ذہن میں انگلینڈ میں [illegible] Cri des negres [illegible] اور مہاجروں کی قائم کردہ Union des Travailleurs [illegible]

[illegible]

[illegible] میں آزاد افریقی جنہوں نے یورپی ثقافت میں [illegible] کی ساخت [illegible] Padmore [illegible] افریقی قوم [illegible]

[illegible]

[illegible] ریمنڈ ولیمز کی "Culture" (1981ء) میں ملتا ہے۔ [illegible] کی انجمنوں، پیشوں، علموں، تحریکوں پر بحث شروع کرتا اور

پھر سکولوں، دھڑوں، خانقین اور باقیوں کے زیادہ پیچیدہ مسائل کی طرف آتا ہے۔ وہ بتاتے کہ ان سب کا "تعلق واحد قومی سماجی نظام کے اندر ترقیوں سے ہے۔" تاہم بیسویں صدی میں نئی بین الاقوامی اور ماورائے قوم تشکیلات واقع ہوئیں اور وہ میٹروپولیٹن مرکز میں نئے آرٹسٹک رجحان بننے کی جانب مائل تھیں۔ یہ ماورائی تشکیلات کچھ حد تک [illegible] تقریباً 1890-1930ء، خصوصاً 1940-70ء [illegible] نئی میڈیا ٹیکنالوجی کی قوتوں کا نتیجہ تھیں جنہوں نے ثقافت کو بین الاقوامی بنایا [illegible] جیسے "مغربی [illegible]" بیسویں صدی کا آرٹ [illegible] زیادہ دلچسپ طور پر نئی آرٹسٹک تحریکیں ان میٹروپولس میں قائم [illegible] خطوں سے بلکہ دوسری اور نسبتاً چھوٹی ثقافتوں سے بھی جنہیں اب میٹروپولس کی ثقافت کے [illegible] ثقافتی طور پر علاقائی خیال کیا جاتا ہے۔ ولیمز نے اپراونیسیا کی مثال دی۔ البتہ وہ [illegible] دھارے کے گروہوں کے درمیان میٹروپولیٹن میں مقابلوں اور [illegible] بھی [illegible] ہے جن کی بدولت منحرف گروہوں کے لیے خصوصی سازگار حالات [illegible]

[illegible] اچانک اور حتی کہ یک لخت جدید کی [illegible] منتقلی یا بغاوت) یا آیا وہ ایک بعد کے میٹروپولیٹن اور ماورائے قوم [illegible] ثقافت میں جذب [illegible] حصہ بن جاتے ہیں۔ تاہم اگر ہم ولیمز کی دلیل کو تاریخی اور سیاسی [illegible] سامراجیت کا الحاق کے تاریخی گروہ بندیوں میں، بھی تو متعدد عوامل واضح ہو جاتے ہیں [illegible] کے لیے آئے ہوئے نوآبادیاتی خطوں کے [illegible] تحریریں عموماً میٹروپولس کی بڑی عوامی تحریکوں کی [illegible] دوران ہوا جب ایف ایل این نے فرانس کو سوالوں [illegible] یوں نوآبادیت کے خاتمے پر متعدد نوآبادیاتی خطوں سے مرکز کی جانب [illegible] تجربے، ثقافت، تاریخ اور روایت کے [illegible] متنوں سے [illegible] وقت تک صرف [illegible] جب فینن نے اپنی کتابیں تحریر کیں تو وہ فرانسیسی آدمی کی نظر سے نوآبادیت [illegible] ارادہ رکھتا تھا [illegible] ایک فرانسیسی گروہ بندی کے اندر [illegible] اس وقت تک نا قابل تصور تھا اور اب ایک نئے منطق دیکھی اس کا نئے سرے سے تنقیدی جائزہ لے رہا تھا۔ چنانچہ ایک [illegible] ہے جسے [illegible] انداز میں صرف ایک جداگانہ نوآبادیاتی یا ملکی شناخت [illegible] نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں، مجھے یقین ہے کہ اندر کی جانب یہ میٹروپولیٹن ثقافت کے اندر ایک مستور غیر حل شدہ تضاد یا نا موافقت کی نمائندگی کرتا ہے۔

[illegible] خزانہ خصوصی طور پر دلچسپ ملفوظ شفقی کام کی قسم پر مشتمل ہے۔ اور اس کا موجود ہونا [illegible] میں "اقوامیت کی علامت ہیں۔ اب لوگوں (عقل) پہلے کی [illegible] کی تاریخی میراث کا حصہ بن گئے [illegible] ہیں اور حیرت انگیز حد تک نئی صورتیں [illegible]

[illegible] کرنا چاہتا ہوں ان میں ہر ایک کسی مخصوص تاریخی موقعے سے تعلق [illegible] "The [illegible]" [illegible] یہی تصنیف اٹھارھویں صدی کی ایک سیاہ فام [illegible]

[illegible]

A [illegible] of Property for Bengal [illegible]
The Myth of the Lazy" [illegible] ان الاس اطاس کی [illegible] دونوں کتابیں اپنے [illegible]

[illegible] اور تحلیلی (deconstructive) مطالعہ ہے کہ کیسے 1826ء میں بنگال کے [illegible] کے ساتھ الگان اور [illegible] معیشت | اور یورپ میں [illegible]

داخل ہے۔ گویا یہ تصنیف جتنی بھی حیرت انگیز ہو Alatas کی کتاب بھی تفصیل سے بتاتی ہے کہ کیسے یورپی نوآبادیت نے ایک معروض (کاہل دیسی) تخلیق کیا جو "نوآبادیاتی سرمایہ داری" کے حساب کتاب میں اہم فریضہ انجام دیتا تھا۔ سنبالدو ڈی ماس (ایک ہسپانوی افسر جسے 1843ء میں فلپائن کی ہسپانوی کالونی کا انتظام سونپا گیا) کے بقول سخت گیر قواعد اور شدید ظلم و ضبط میں جکڑے ہوئے اس دیسی آدمی کو ایک ایسی دانشورانہ اور اخلاقی حالت میں رکھنا مقصود تھا کہ "اپنی عددی برتری کے باوجود سیاسی اعتبار سے ان کا وزن سونے کی ایک اینٹ سے کم ہو۔"[۲۴] اس دیسی آدمی پر بات چیت اور تجزیہ کیا گیا، اسے گالی دی گئی، کھانا اور پوست دے کر اسے اس کے فطری ماحول سے الگ کر دیا گیا۔ چنانچہ Alatas کہتا ہے کہ "قمار بازی، پوست، غیر انسانی حالات محنت، یک طرفہ قانون سازی، جبری محنت، سبھی کسی نہ کسی طرح نوآبادیاتی آئیڈیالوجی کے تانے بانے میں بنے ہوئے تھے اور انہیں احترام کا ایک تاثر دیا گیا تھا۔ اس سے باہر والوں کا مضحکہ اڑایا گیا۔"

ایک طرف جیمز و انتونیس، اور دوسری طرف گویا Alatas کے درمیان فرق صرف یہ نہیں۔ پہلے دو معاصر سیاست میں زیادہ براہ راست طور پر ملوث تھے جبکہ آخری دو مابعد نوآبادیت ہندوستان میں دانشورانہ تنازعات پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ بلکہ اصل فرق یہ ہے کہ نوآبادیت کی تاریخ نے بحث کی نوعیت ہی تبدیل کر دی۔ جیمز اور انتونیس کے لیے مباحثے کی دنیا 1930ء کی دہائی کے دوران کیریبین اور عرب مشرق میں دیسی لوگوں سے آباد تھی جو مغرب پر باعزت طور پر منحصر تھے۔ جیمز کہتا ہے کہ اگر اپے ریتال، و یگر ان پڑھ سیاہ فام اور عظیم انقلاب نہ ہوتا تو Toussaint L'Ouverture بھی اس انداز میں بحث نہ کر سکتا جیسا کہ اس نے کی

> ان پڑھ Toussaint خطرے کے وقت میں، بیرو، روسو اور ریتال، مارچیو، رایس میز سے اور دشمن کی زبان اور لہجہ تلاش کر سکا۔ اور ایک لحاظ سے وہ ان پر فوقیت رکھتا تھا۔ کیونکہ زبانی اور [illegible] نقد کے ان اساتذہ کو بھی، اپنے معاشرے کی طبقاتی پیچیدگیوں کی وجہ سے اکثر رکنا اور ہچکچانا پڑا۔ Toussaint کا رتکی کے بغیر سیاہ فاموں کی آزادی کا دفاع کر پایا، اور اس چیز نے اس کے اعلان کو ایک قوت اور یک سمت سوچ عطا کی جو اس دور کے عظیم دستاویزات میں شاذ ہے۔ فرانسیسی بورژوا سمجھ نہ سکا کہ Toussaint کا انداز چاہے کتنا ہی رفیع الشان ہو، لیکن اس نے مسجع اور مرصع زبان نہیں بلکہ سادہ اور متین سچائی لکھی تھی۔"

ہمہ گیری احساسات کی حقیقی صداقت کو مکمل طور پر اپنے اندر بسانے والے آدمی کے اس حیرت انگیز بیان میں جیمز Toussaint کی ایمان داری اور اور اس کا خوابیدہ نقص، یورپی اطلاعیوں پر بھروسا کرنے کی آمادگی، انہیں مفادات [illegible] کے طبقے اور تاریخ سے متعین شدہ خیالات [illegible] کے۔ جب اصل [illegible] طور پر دیکھ

[illegible] ہے۔

انطونیس نے بھی [illegible] موضوع [illegible] کے متعلق اس کے [illegible] کا مرکز یہ ہے کہ [illegible] 1917ء اور 1918ء میں [illegible] عرب خود مختاری کے لیے برطانوی [illegible] Mr Mahon کے ساتھ شریف حسین کی [illegible] آزادی دینے کا وعدہ کیا [illegible] کے متعلق [illegible] Toussaint [illegible] میں لکھنے والے انطونیس [illegible]

[illegible]

[illegible] The [illegible] Arab Awakening [illegible] 1946ء [illegible]

[illegible] میں فوت ہوا)۔ جیمز پر ایک اثر چھوڑا تھا۔ انطونیس نے اعلیٰ [illegible] سے معتمد کی حیثیت میں ایک متمول کیریئر اپنایا، بڑے عرب راہنماؤں اور شرفا [illegible] حسین اور فیصل سے لے کر فارس نمر اور حاج امین الحسینی تک [illegible] تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ افریقی، کیریبین اور سیاہ فام قوم پرستی میں ابھرتا ہوا ایک انقلابی تھا۔ ''The Black Jacobins'' کی [illegible] کتاب سے [illegible] ناٹک کے طور پر پیش کی گئی، ڈرامے کی پرفارمنس کے دوران روبسن اور جیمز نے Toussaint اور Dessalines کے کردار باری باری کیے۔[134]

ویسٹ انڈیز کے سیلانی اور قلاش سیاہ فام مارکسی مورخ اور زیادہ رجعت پسند، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اثر و رسوخ رکھنے والے عرب کے درمیان فرق کے باوجود دونوں نے اپنے کام میں ایک ایسی دنیا کو مخاطب کیا جسے وہ اپنا سمجھتے تھے، چاہے طاقت اور نوآبادیاتی غلبے اور طاقت کی اس یورپی دنیا نے [illegible] تک مطیع اور نہایت مایوس کیا۔ وہ اندر سے اس دنیا کو مخاطب ہوئے، اور ثقافتی بنیاد [illegible] کیا۔ ان کے کام میں مغربی ثقافتی روایت سے باہر کھڑے رہنے کا کوئی احساس نہیں ملتا، چاہے انہوں نے نوآبادیاتی [illegible] مغربی [illegible] اور 1960ء اور 1970ء کی دہائیوں کی [illegible] پرستی کے بعد جیمز نے مغربی ورثے کی شدت سے حمایت کی اور ساتھ ہی ساتھ وہ شورش انگیز سامراجیت مخالف موقف سے بھی تعلق رکھتا تھا جس میں فینن، کیبرال اور روڈنی اس کے شریک تھے۔ ایک انٹرویو میں اس نے کہا،

> میں غیر یورپی چیزوں کی جانب واپس کیسے جاؤں؟ اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کے [illegible] مصنفین کو آگاہ ہونا چاہیے کہ ان کی تحریروں کو اس لیے اجاگر کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ غیر یورپی، غیر شیکسپیری چیزیں رکھتی ہیں اور موسیقی میں ان کا ماضی بیتھوون والا نہیں تو میں ان سے متفق ہوں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ وہ اس میں خود کو یوں پیش کریں جیسے either-or کو پیش کرتے رہے ہیں۔ میں ایسا نہیں سمجھتا۔ میں ان دونوں کو سوچتا ہوں۔ اور بنیادی طور پر ہم ایسے لوگ ہیں جن کی تعلیم اور جمالیاتی ماضی کی جڑیں مغربی یورپی تہذیب میں ہیں۔[135]

اور اگر عرب قوم پرستی کے ظہور کے متعلق ماہرانہ بیان میں انطونیس عربی زبان اور کلاسیکی اسلامی ورثے (اکثر اپنے ہی جیسے عیسائی مفکرین کے کام کے ذریعے) کی مرکزی اہمیت اور وراثت پر زور دیتا ہے تو وہ یہ اصرار بھی کرتا ہے کہ عربی روایت کسی بھی اہم حوالے سے مغربی روایت کے ساتھ متصادم نہیں۔ اس کے بجائے

ان کے درمیان [illegible] موجود ہے، جیسا کہ اس نے مندرجہ ذیل اقتباس میں وضاحت کی

[illegible]

بندوبست کا قانون بلکہ اس کے طبقے کو بھی ظہور بخشا

> مصنف نے بہت سے دیگر ہم عصر بنگالی لڑکوں کی طرح نوجوانی میں مستقل بندوبست کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اپنے اہل خانہ کی طرح اس کی روزی روٹی بھی دور دراز واقع جاگیروں سے آتی تھی جہاں وہ کبھی نہیں گیا تھا۔ اس کی تعلیم ایک نوآبادیاتی بیوروکریسی کی ضروریات کے تحت منظم تھی جس نے لارڈ کورنوالس کے ارکان سے فائدہ اٹھانے والوں میں سے کارکن بھرتی کیے۔ اس کی ثقافتی دنیا زمین کے منافع پر زندگی گزارنے والے متوسط طبقے کی اقدار میں محبوس اور کسان عوام کی دیسی ثقافت سے بے تعلق تھی۔ چنانچہ اس نے مستقل بندوبست کو سیاسی اور معاشی نمود کے ایک جواز کے طور پر لینا سیکھا۔ بعد ازاں، [illegible] یونیورسٹی کے پوسٹ گریجوایٹ طالب علم کے طور پر اس نے قلب فرانس کے جاگیرداری مخالف نظریات کے متعلق پڑھا اور فوراً ایک سوال سے دوچار ہوا جس کا جواب نصابی کتب اور اساتذہ بھی نہیں دے سکتے تھے۔ 1793ء کے نیم جاگیردارانہ بندوبست اراضی نے ایک ایسے شخص کے نظریات سے کیسے جنم لیا جو انقلاب فرانس کو زبردست مانتا تھا؟ آپ تاریخ کی کتب سے نہیں جان سکتے کہ اس قسم کا تضاد موجود تھا اور اس کی وضاحت ہونی چاہیے تھی۔ وہ زیادہ مطمئن تھے کہ ہندوستان میں انگلینڈ کا کیا ہوا کام کامیاب تجربات کا ایک سلسلہ پیش کرتا تھا جس کا ان کے یورپی پس منظر کے حکمرانوں سے ورثے میں ملنے والے نظریات اور تعصبات کے ساتھ بہت کم تعلق واسطہ تھا۔ "بے جڑ پھول اور پودے" کے طور پر برطانوی پالیسی کی اس علامتی تصویر کشی کی توثیق قانون اراضی کی تاریخ سے نہیں ہوتی جو راج کے تحت طویل ترین [illegible] تک نافذ رہا۔ مصنف کو امید ہے کہ وہ انگلش اور فرانسیسی سوچ کے دو مرکزی دھاروں کے اتصال میں مستقل بندوبست کے ماخذوں کو تلاش کرنے کے قابل ہوا ہے۔"[20]

گہا کا ایک ایکٹ نوآبادیت کے خاتمے کا بنیادی انداز دہراتا ہے۔ یہ تسلیم رکھتے ہوئے کہ ہندوستان میں مستقل بندوبست کو جنم دینے والی آئیڈیالوجی نے تاریخی طور پر فرانسیسی اور برطانوی ماخذوں سے استفادہ [illegible] سمجھتے ہوئے [illegible] نوآبادیاتی عادت [illegible] خود وضعتی طور پر غیر منصف [illegible] Alatas کی طرح [illegible] نوآبادیاتی مفروضات، آئیڈیالوجیز اور دلائل کی وفادارانہ انداز میں نقل بازی۔ بعد کی تحریروں میں دونوں مصنفین استحصال [illegible] نوآبادیاتی تاریخ [illegible] دیسی معاشرے (جس نے اسے اتنے طویل عرصے تک مستقل بندوبست کے قانون جیسی سکیموں کی زد پر رکھا) کی اپنی کمزوری میں بھی تاریخ نگاری کی نئی بصیرتیں اخذ کرتے ہیں۔

"Subaltern Studies" (اس کی زیرِ نگرانی 1982ء میں شائع ہونے والے ہم خیال مباحثوں کے مجموعے) کے تعارفی مضمون میں گوہا کہتا ہے کہ نوآبادیاتی ہندوستان کی "غیر تاریخی تاریخ نگاری نے عوام کی [illegible] کی سے مطالعہ [illegible]

[illegible] میٹروپولیٹن ثقافت کو اس طرح دیکھا جا سکتا ہے کہ اس نے نوآبادیاتی معاشرے میں [illegible] Alatas اور [illegible] [illegible] "The Black" اور "Arab Awakening" [illegible] یہاں عوامی مزاحمتی [illegible]

[illegible]

اس بحالی کا زیادہ درست اور وسیع تر بیان پیش کرتے ہیں۔ یہ بھی نظر آتا ہے کہ وہ اسلام پر مغربی سامراجی دست اندازی سے بخوبی آگاہ ہیں۔[140] مصری Tahtawi یا تیونسی خیر الدین، یا انیسویں صدی کے اواخر میں اہم پمفلٹ باز و مصلحین (جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ سمیت) مغرب کی مزاحمت کے لیے ایک نوشباب یافتہ خودمختار ثقافت وضع کرنے کی اہمیت اجاگر کرتے ہیں، جو ٹیکنالوجی میں برابر کی چوٹ ہو، جو ایک مربوط دیسی عرب اسلامی شناخت بنا سکے۔ اے اے Duri کی "The Historical Formation of the Arab Nation" (1984ء)[141] جیسی اہم تحقیق اس کہانی کو متحدہ قوم کے کلاسیکی عرب قوم پرست بیانیے میں لے جاتی ہے جو سامراجیت، اندرونی جمود، اقتصادی پسماندگی، سیاسی مطلق العنانیت جیسی رکاوٹوں کے باوجود اپنی ترقی کامل آگے بڑھا رہی ہے۔

ان تمام تصانیف (انٹونیس کی کتاب سمیت) میں بیانیہ انحصاریت اور کمتری سے [illegible] ریاستی تشکیل اور مغرب کے ساتھ پرشوق شراکت میں ثقافتی خود [illegible] [illegible] پیچیدہ نظام موجود ہے۔ نتیجہ ایک شکستہ اور نامکمل ثقافت کی صورت میں نکلا جو اپنا اظہار کرب، غیظ و غضب بیرونی (عموماً مغربی) دشمنوں کی اکثر غیر تنقیدی مذمت والی زبان میں کرتی ہے۔ چنانچہ [illegible] سیاسی ثقافت (مجھے یقین ہے) میٹروپولیٹن مغرب پر انحصاریت سے آگے نکل گئی۔ "The Arab Awakening" میں نظر آنے والی یہ دونوں متبادل راہیں موقر اور متحد خودمختاری کے لیے انٹونیس کی دلی ترجیح سے غیر مطابق ہیں۔

جیمز کے معاملے میں "The Black Jacobins" کیریبین (بالخصوص سیاہ فام) تاریخ اور یورپی تاریخ کے درمیان حائل اہم ثقافتی و سیاسی خلیج پر پل بناتی ہے۔ تاہم اس میں بھی مزید دھارے شامل ہوتے ہیں اور بھرپور بیان میں بیان کردہ دھارے سے بھی زیادہ وسیع ہو جاتا ہے۔ تقریباً اسی دور میں جیمز نے "A History of Negro Revolts" (1918ء) لکھی جس کا مقصد والٹر روڈنی نے یہ بیان کیا "خود مزاحمت کے عمل کو ایک تاریخی گہرائی دینا۔"[142] روڈنی کہتا ہے کہ جیمز نے افریقہ اور کیریبین میں طویل عرصے سے چلی آ رہی نوآبادیت کی مخالفت کو تسلیم کیا جسے نوآبادیاتی مورخین نظر انداز کرتے آئے تھے۔ انٹونیس کی ہی طرح اس کی تصنیف بھی افریقی اور مغربی ہندوستانی سیاسی جدوجہد میں اس کی مشغولیت اور لگاؤ کا ایک ضمیمہ تھی۔ اس لگاؤ

[illegible] دوبارہ ویسٹ انڈیز اور آخر میں انگلینڈ گیا۔ (افریقہ میں جارج پیڈمور سے دوستی [illegible] کے ساتھ تعلق نے گھانا میں سیاست کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ جیسا کہ اس کی نہایت تنقیدی سوانح "Nikrumah and the Ghana Revolution" سے ظاہر ہے)

[illegible] بندیوں اور اختلافات میں شامل ہونے [illegible]

[illegible] کی جگہ منتخب کر لی۔ دونوں [illegible] رفتار سے بڑھ رہی تھی۔"

[illegible] موضوع وہ انداز ہے جس کے ذریعے تجزیہ نہ صرف لوگوں بلکہ جغرافیے کو بھی استعمال کرتی [illegible] نے سامراجیوں کی حیثیت میں محسوس کیا کہ ہندوستان میں ان کا [illegible] برطانیہ کے حق میں (ظاہری بات ہے) حل کرتا تھا۔ فرانسس کا اصل [illegible] تھا کہ بنگال میں تمام لگان کا ریاضی کے فارمولوں کے مطابق مستقل بندوبست کیا [illegible]"

[illegible] ہندوستان سے زیادہ یورپ میں

جو امپیریل عظیم ترین ساختی، طویل العمری اور حاکمیت کا اصل مقام تھی۔ مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ کام ایک دیسی آدمی کر رہا ہے جو نہ صرف ماخذوں اور طریقہ ہائے کار پر عبور رکھتا ہے بلکہ ان تجزیات کو بھی بخوبی سمجھتا ہے جن کے نقوش ابھی خود سامراجیوں کے ذہنوں میں بھی بمشکل گہرے ہوئے تھے۔

یہی ڈرامائی کارنامہ Alatas کی کتاب میں ملتا ہے۔ گو ہالینڈ کے کردار لغوی معنوں میں آبادکار ہیں اور وہ فلسفیانہ اعتبار سے مربوط طریقوں سے ہندوستان پر حاکمیت جتانا چاہتے ہیں۔ نتیجہ Alatas نے پرتگیزیوں، ہسپانویوں اور برطانوی نوآبادکاروں کے لیے ایسے کسی پروگرام کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ خزانہ (ربڑ اور دھات) اور سستے مزدور حاصل کرنے کے لیے اور معاشی منافع کی تلاش میں جنوب مشرقی بحرالکاہل میں آئے ہیں۔ دیسی لوگوں سے خدمت لینے کی خاطر انہوں نے مختلف پرکشش سکیمیں شروع کیں۔ اس عمل میں مقامی [illegible] تاجروں کو تباہ کیا، دیسی باشندوں کو قتل کیا اور حقیقتاً غلام بنایا، چینیوں، جاوانی [illegible] میں [illegible] شروع کروا دیں تاکہ [illegible] رہیں اور دیسی لوگوں [illegible] اور [illegible] میں سے کاہل دیسی کی [illegible] شخصیت [illegible] جس کی بنیاد پر مشرقی معاشرے [illegible] تصور کیا گیا۔ Alatas [illegible] ان تمام بیانات سے متعلق [illegible] مستند حیثیت اور [illegible] قابل [illegible] حقیقت [illegible] صورت اختیار کر لی۔ تب Raffles جیسے ماہرین نے [illegible] بنانے اور سزا دینے کی خاطر ایک منطق وضع کی کیونکہ (نوآبادکار کی نظر سے) دیسی کردار میں انحطاط شروع ہو چکا تھا اور اسے ٹھیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔

Alatas ہمیں کاہل دیسی کے مطلب کے متعلق ایک متبادل دلیل فراہم کرتا ہے، بلکہ وہ ہمیں دلیل فراہم کرتا ہے کہ [illegible] یورپ نے جب تک [illegible] افسانے [illegible] قائم رکھنے میں کامیابی حاصل کی [illegible] حقیقت [illegible] بھی [illegible] افسانہ [illegible] آتے چلتا رہا [illegible] ایک [illegible] چھپی [illegible] بھی [illegible] کاہل دیسی کا فسانہ تسلط کا مترادف ہے [illegible] طاقت کی تہہ میں موجود ہے۔ بہت سے محققین طاقت [illegible] منطقی نتیجہ خیال کرنے کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ شاید اس بارے میں Alatas کا نہایت سادہ بیان قارئین کو [illegible] نوآبادکاروں نے [illegible] تجارتی [illegible] ریاستوں کو تباہ کیا [illegible] طاقت کی تخریب کے نتیجے میں [illegible] اور [illegible] دیسی طبقات ختم ہوئے، اور [illegible] حاکموں نے ایسے کام کیے جو کوئی دیسی طبقہ کبھی نہیں کر سکتا تھا:

> طاقت کا ڈچ ہاتھوں میں آنا کسی دیسی جانشین کے ہاتھوں میں آنے سے مختلف تھا۔ کوئی دیسی طاقت عمومی طور پر تجارت میں زیادہ لبرل تھی۔ اس نے سارے علاقے میں اپنے تجارتی طبقے کو تباہ نہ کیا اور اپنی ہی صنعت کی مصنوعات کو استعمال کرنا جاری رکھا۔ اس نے اپنی کشتیاں بنائیں اور انڈونیشیا کے

[illegible] کرنے کی اہل نہیں تھی۔ [illegible] ایک مطلق العنان حکمران [illegible]
[illegible] کی ان کے اپنے لوگوں کی صلاحیتوں [illegible]

یہاں Alatas اور گوہا نے اپنی کتاب میں جس قسم کا کنٹرول بیان کیا ہے وہ نوآبادی معاشرے کے ساتھ متوازن [illegible] ممکن نہیں [illegible] یورپی اور مقامی نوآبادکار کے نقطۂ نظر سے [illegible] کہ یورپ اس کی نوآبادیوں کے درمیان ایک مسلسل تعلق قائم ہوا [illegible] نوآبادکاری کے خاتمے پر تحقیق کرنے والے کے لیے [illegible] کہ وہ شعبے کی تعمیر کرے۔ [illegible] آزادی سے متعلق قوم پرستی کے نہایت رجائیت [illegible] زیادہ [illegible] اور سخت مطالبات کے ساتھ [illegible] [illegible] Alatas [illegible] (deconstructive) [illegible]

[illegible] دانشوروں کی پرشوق اور پرجوش انداز میں لکھی ہوئی تحریریں [illegible] Alatas اور گوہا کی زیادہ تفصیلی اور تلاش کرنے والی تحریریں [illegible] اور افسوس [illegible] نقطۂ نظر [illegible] کی بات [illegible] انداز میں لیتے اور نوآبادیت ختم ہونے کے عمل کی [illegible] کا مطالعہ [illegible] Alatas اور گوہا نے مغربی دانشوروں اور ساتھیوں کو بھی مساوی طور پر مخاطب کیا۔ [illegible] دانشور اپنے ماضی کے متعلق نوآبادکار کے تصورات پر بدستور [illegible]

[illegible] نقطۂ نظر رکھنے والے گروپ کا سوال قارئین کا زیادہ وضعی سوال اٹھاتا ہے، جیسا کہ "The Black Jacobins" اور "The Arab Awakening" کے بہت سے عام قارئین فوراً تصدیق کر سکتے ہیں، [illegible] پڑھنے والوں میں کی ہوئی۔ جیمز اور انٹونیس فرض کر لیتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں وہ [illegible] اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے۔ جیمز Toussaint کو ایک ایسے آدمی کے طور پر توجہ دیتا ہے [illegible]

شخص ہے۔ جیمز کہتا ہے: "عظیم لوگ تاریخ بناتے ہیں، لیکن صرف اسی قسم کی تاریخ جو ان کے لیے بنانا ممکن ہو۔" Toussaint نے شاید ہی کبھی اپنے لوگوں کو اعتماد میں لیا اور اپنے مرکزی [illegible] رائے قائم کی۔ جیمز اس قسم کی کوئی غلطی نہیں کرتا، اسے کوئی التباسات لاحق نہیں۔ [illegible] "Jacobins" میں وہ ذاتی دلچسپی اور اخلاقی قدر و قیمت کا سامراجی سیاق و سباق [illegible] جس میں سے برطانوی مخالفت، غلامی اور تیگ تیت ولیو فورس [illegible] [illegible]

ایک سیاہ فام مورخ کے طور پر اس کی تحریر کا مرکزی محرک ہے۔

کیا اندر کی جانب پر مذاق ہی سے [illegible] Toussaint [illegible] میں چھپتا اس کے جواب 1962ء [illegible] Toussaint [illegible] کی پیدائش میں کامیابی کے ساتھ دوبارہ ظہور پذیر ہو۔ [illegible] بہت سے مصنفین [illegible] سنٹ پال، ایرک ولیمز، ولسن ہیرس [illegible] نے جیمز کو دوبارہ اہمیت دی۔

انٹونیس کے معاملے میں بھی عربوں کے ساتھ اتحادیوں کو فریب [illegible] نہیں جس میں عرب لوگ یورپیوں کے ساتھ مشترک نظریات [illegible] "The Black Jacobins" نے جدید "تحریک بغاوت" کے مطالعہ کو بنیاد بنایا [illegible] "Awakening" نے بھی عرب قوم پرستی کی ایک تحقیق کا آغاز کیا۔ اب یہ صرف عرب دنیا میں نہیں مغرب میں بھی ایک الگ شعبہ بن گئی ہے۔ یہاں بھی ایک جاری سیاست کے ساتھ جڑت خاص طور پر [illegible] اس معاملے کو لیجے اور عربوں کی تشخص خود ارادیت کا اظہار مغربی سیاست دانوں اور مفکرین کے سامنے کرتے ہوئے (جنہوں نے تاریخ کی حرکت کو روکا تھا) انٹونیس بہت حد تک جیمز جیسا ہے [illegible] مزاحم سفید فام قارئین (جن کے لیے غیر یورپیوں کی آزادی محض ایک [illegible] مسئلہ [illegible]) ہوتا ہے۔ وہ انصاف یا ہمدردی کی اپیل نہیں کر رہا، بلکہ خود تاریخ کی [illegible] اپیل کرتا ہے۔ 1935ء میں (جب The Arab Awakening پر کام کر رہا تھا) پرنسٹن کے مقام پر [illegible]

[illegible]

[illegible] اور نا خوشگوار طور پر نمودار ہوا [illegible] اور الزام دہی سے مزین [illegible] ان کتب میں زیادہ واشگاف انداز میں مربوط ہیں کیونکہ

یہ محققین خود مغربی ثقافت سے [illegible] [illegible]

مٹروپولیٹن قارئین کے لیے عموماً تحریریں ہی اصول بنیں کہ یہ اور ان جیسی دیگر تحریریں محض "دیسی" ان کے تحریر کردہ دیسی ادب کا ثبوت ہی ہیں۔ نہ کہ علم میں کوئی معاصر حصہ داری۔ مغرب میں اینوئیکس اور [illegible] تحریروں کی اقداری کو بھی برطرف کر دیا گیا کیونکہ مغربی پروفیشنل محققین کے خیال میں وہ [illegible] [illegible] تجزیہ کرنے کو ترجیح دی۔ انہوں نے تیار کر [illegible]

تجربے اور ثقافت کو دوبارہ ملانا یقیناً مٹروپولیٹن [illegible] کر دیکھنا ہے [illegible] ہوتے۔ بقول [illegible] علامتی اظہار اور ثقافتی وسائل ہیں۔ اور متون نہ صرف اپنی جگہ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی [illegible] ہیں جیسا کہ بورخیس نے کافکا کے بارے میں کہا تھا۔ پچھلے دو سو سال کا عظیم سامراجی تجربہ [illegible] ملایا۔ چونکہ مغرب نے دنیا پر غلبہ پایا اور چونکہ لگتا ہے کہ اس نے "خاتمہ تاریخ" (بقول فرانسس فوکویاما) کو [illegible] ریڈ ولف [illegible] جین آسٹن کا "مینسفیلڈ پارک" انگلینڈ اور انٹیگا کے بارے میں [illegible] Yacine نے لکھا۔

اگر ہم صوتی اور ہم ترکیبی کے یہ نظریات محض ذہن کی وسعت کے لیے ایک نیم جذباتی ترقی سے زیادہ [illegible]

[illegible]

[illegible] "A Rule of Property" [illegible] "The Arab Awakening" [illegible] Myth of the Lazy Native [illegible]

[illegible] "The Arab Awakening" [illegible]

[illegible]

[illegible] "The Arab Mind" کی Patai [illegible] "The Political Language of Islam" [illegible]

[illegible]

جبریت سے جان چھڑوائی جائے۔

دوسری جانب انور عبدالملک اور مکسیم روڈنسن جیسے محققین کی ایک زیادہ پرانی نسل کا تنقیدی اور مشرقیت مخالف بیان ایک نسبتاً نوجوان نسل کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ اس جوان نسل میں ٹموتھی مچل، جوڈتھ ٹکر، پیٹر گران، راشد القالدی اور یورپ میں ان کے ہم مقام شامل ہیں۔ 1980ء کی دہائی کے دوران ان حضرات کی کاوشوں کی بدولت سابق رجعت پسند مڈل ایسٹ سٹڈیز ایسوسی ایشن ایک اہم نظریاتی تقلیب سے گزری۔ قبل ازیں یہ مرکزی دھارے میں محققین، تیل کمپنیوں کے افسران، سرکاری مشیروں اور ہم خیال اور اکثر انہی پر مشتمل تھی۔ MESA نے اپنی سالانہ میٹنگز میں معاصر سیاسی اہمیت کے مسائل جیسے ایرانی انقلاب، خلیجی جنگ، فلسطینی انتفاضہ، لبنانی سول جنگ، معاہدہ کیمپ ڈیوڈ، مشرقِ وسطیٰ سے متعلق اور سیاسی آئیڈیالوجی کے درمیان تعلق۔ یہ ایسے مسائل تھے جنہیں ماضی میں لیوس، Patai، اور حالیہ دور میں والٹر [illegible] عامل بنایا گیا تھا۔ وسیع عرب یا اسلامی قوم پرستی کی مخالف پالیسی کی حمایت میں تحقیق کا مرنے پر جوش اور حقیقی کر صحافتی بحث پر بھی تسلط جما لیا تھا (مثال تھامس فرائیڈ مین کی "From Beirut to Jerusalem" اور ڈیوڈ شپلر کی "Arab and Jew") لیکن اس میں تبدیلی آ گئی ہے۔

"پرانی" پالیسی میں عربوں کو بنیادی، ناقابل بچاؤ اور منطقی طور پر "دوسرا" (other) بنا دیا گیا تھا اور اس نے دنیا کو جمہوریت مخالف، متشدد اور رجعت پسند عرب رویے بتانے میں اس نسل پر شاندار رنگ اختیار کر لیا۔ ایک اور عنصر یعنی اسرائیل بھی مرکزی حیثیت رکھتا تھا جس نے جمہوری اسرائیل اور یکساں طور پر غیر جمہوری عرب دنیا کے درمیان قائم کی گئی قطبیت میں حصہ ڈالا۔ ان عرب دنیا میں (اسرائیلیوں کے بے وطن کیے ہوئے) فلسطینی محض "دہشت گردی" کے نمائندہ بن گئے۔ لیکن اب مختلف عرب قوموں، معاشروں کی [illegible] ہونے والی ترقیوں کا احترام کرنے میں انہوں نے اسے ایک جاندار مفہوم واپس دلایا۔ آزادی کی جانب تحمل، مارکسی، انسانی حقوق (بالخصوص عورتوں اور اقلیتوں کے) اور بیرونی مداخلت اور اندرونی جبر سے آزادی کا مفہوم۔

چنانچہ مڈل ایسٹ سٹڈیز ایسوسی ایشن کا جو کچھ بھی بنا وہ مغربی غلبے کی ثقافتی مخالفت کی [illegible] شعبوں پر سابقہ نوآبادیاتی افسران یا موزوں زبان بولنے والے محققین کی ایک پلٹون کا حکم نہیں چلتا تھا۔ اس کے بجائے آزادی کی تحریکوں اور بعد از نوآبادیت تنقیدی دونوں کے لیے ایک نئی قبولیت پیدا ہوئی اور [illegible]

[illegible]

گئے۔

مغرب کی جانب بھیجے گئے ان ابتدائی مشن کا بنیادی مقصد ترقی یافتہ یورپ کے طور طریقے سیکھنا، اس کی کتب کا مطالعہ کرنا، اس کی عادات کو اپنانا تھا۔ اس موضوع پر Masao Miyoshi (As We Saw Them) اور ابراہیم Abu-Lughod (The Arab Rediscovery of Europe) کی حالیہ تحقیقات[150] دکھاتی ہیں کہ کیسے مشرق سے آئے ہوئے مشتاق طلبا کو معلومات، مفید کتب [illegible] سامراجی سلسلہ مراتب [illegible]

انحصاریت کی ایک مخصوص قوت میں سے ولیی پرست سامراجیت مخالفت کا پہلا طویل [illegible] تجربہ حاصل ہوا جس کی ایک مثال 1883ء میں Revue de deus mondes میں شائع ہونے والا افغانی اور [illegible] رینان کے درمیان مکالمہ ہے۔ [illegible] نے رینان کی تعریف کردہ اصطلاحات کی [illegible] کے متعلق یورپی نسل پرستانہ اور [illegible] لحاظ سے متکبرانہ مفروضات کو تجاہل [illegible] کوشش کی۔ رینان نے [illegible] کو یہودیت اور عیسائیت سے کمتر [illegible] جبکہ افغانی زور دیتا ہے کہ اسلام [illegible] نے مسلمانوں سے علم مستعار لے کر خود کو بہتر بنایا [illegible] نسبت پہلے ہوئی، اور اگر مذہب کے حوالے سے کوئی چیز رجعت پسندانہ تھی تو وہ [illegible] اور اس کی سائنس کے ساتھ [illegible][151]

افغانی کا لہجہ دوستانہ ہے، حالانکہ اس نے رینان کی کھلی مخالفت کی۔ سامراجیت کی [illegible] بعد کے افراد [illegible] جن کے لیے آزادی کلیدی موضوع ہے [illegible]

[illegible]

ثقافتی انحصاریت کی مختلف صورتوں سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کی ایک مثال پہلی عالمی جنگ سے [illegible] لارنس اور لوئس massignon کے درمیان مقابلہ ہے جسے البرٹ حورانی نے ایک مضمون میں کافی تفصیل سے بیان کیا گیا۔[152] ہر دو آدمی عربوں کے ساتھ ایک حقیقی ہمدردی رکھتے تھے جو جنگ کے دوران عثمانیوں کے خلاف لڑے (درحقیقت Massignon نے اسلام کے ساتھ ہمدردی کو وحدانیت پرست ابراہیم کی میراث سے متعلق اپنی تھیوری کا محور بنایا)، پھر بھی سامراجی عزم کی وجہ سے ہر دو نے عرب [illegible] فرانس اور برطانیہ کے درمیان عرب دنیا کی تقسیم میں اپنا اپنا کردار ادا کیا [illegible] عربوں کے لیے لارنس نے برطانیہ [illegible] Massignon نے [illegible]

پارتھا چٹرجی کہتا ہے کہ جب نئی قومی ریاست قائم ہوتی ہے تو اس پر پیغمبروں اور رومانوی باغیوں سے نسبتیں [illegible]
جیسے شاعر اور گاندھی جیسی کرشماتی شخصیت [illegible]
[illegible]

چٹرجی کا یہ کہنا درست ہے کہ "جدید ریاست کاری اور جدید ٹیکنالوجی کا اطلاق بدستور حل طلب حقیقی تناؤ کو موثر طور پر ختم نہیں کر سکتے۔" طاقت کا نیا علم الامراض (pathology of power، بقول اقبال احمد) [illegible] چند سری حکومتوں، بہیمانہ حکومتوں کو ظہور میں لایا۔ وی ایس نے پال کے ناول "A Bend in the River" (1979ء) میں ایک بے نام افریقی ملک پر ایک Big Man حکمران ہے [illegible] وطن پرست مسلک میں استعمال کرتا ہے (یہ مسلک قذافی [illegible]
بہم انداز میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس قاتلانہ کارروائی سے بچ جانے اور معاملات کو سمجھ لینے والے ایک دو افراد [illegible] مثلاً مرکزی کردار سلیم [illegible] فیصلہ کرتے ہیں کہ صورت حال مایوس کن ہے اور مزید ایک نقل مکانی ضروری ہوتی ہے۔ (مشرقی افریقہ مسلم ہندوستانی خاندان سے تعلق رکھنے والا سلیم Big Man کے زیر تمکین اندرونی علاقے میں کھسک جاتا ہے، پھر وہ تب اس جگہ سے نکلتا اور پوری طرح مایوس ہے)۔ نے پال کا آئیڈیالوجیکل نکتہ یہ ہے کہ تیسری دنیا میں قوم پرستی کی فتح نہ صرف بعد از نوآبادیاتی ریاست میں "حقیقی، غیر حل شدہ تناؤ کو ہی دباتی ہے" بلکہ اس کے خلاف مزاحمت کی آخری امید بھی ختم کر دیتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مغربی اثر کے آخری تہذیب کار اثرات و نقوش بھی۔

شان دار صلاحیت کا حامل سفرنامہ نویس اور ناول نگار نے پال مغرب میں ایک آئیڈیالوجیکل نکتۂ نظر کو کامیاب انداز میں ڈرامائی روپ دیتا ہے [illegible] ایسا نکتۂ نظر جس کے ذریعے بعد از نوآبادیت ریاستوں کو الزام دینا ممکن ہے کہ وہ خود مختاری حاصل کرنے میں غیر مشروط طور پر کامیاب ہوئیں۔ بعد از نوآبادیت دنیا کی مذہبی تعصبیت ("Among the Believers" میں)، پست سیاست ("Guerrillas" میں) اور اساسی کمتری (ہندوستان سے متعلق پہلی دو تصانیف میں)[67] کے خلاف اس کا حملہ تیسری دنیا کے موڑ سے نکلنے کے

[illegible]

[illegible] کا ایک جز ہے جس نے 1970 اور 1980 کی دہائیوں کے دوران بہت سے لوگوں کو اپنے اثر میں لیے رکھا۔ ان میں تیسری دنیائی قوم پرستی سے متعدد متنازعہ [illegible] ہیں جیسے [illegible] The Tears of the White Man) [illegible] تیسری دنیا کی مزاحمت کے لیے ابتدائی [illegible] "Aux Origines des Tiers Mondisme" [illegible] (1919 [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مزاحمت کا صرف ایک پہلو تھی، اور یہ پہلو بھی زیادہ دلچسپ یا پائیدار نہیں تھا۔

درحقیقت ہمارا قوم پرستی کی تاریخ کو اس قدر سخت انداز میں دیکھنا اور اس کا تجزیہ کر سکنا ایک عمیق تر [illegible] decentring کے نظریات اور منفی طور پر قوم پرستانہ [illegible] Discourse on Colonialism [illegible] Aime Cesaire [illegible] کا ہدف سامراجیت کی اجارہ داری اور بیان ہے۔

تاہم، افسوس کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زیادہ تر موقعوں پر ایسا نہیں ہوتا۔ تمام قوم پرست [illegible] بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں، اور قوم پرست سیاست شناخت کی سیاست ہے: مصر مصریوں کے لیے، افریقہ افریقیوں کے لیے، ہندوستان ہندوستانیوں کے لیے، وغیرہ۔ بیسل ڈیوڈسن نے جسے قوم پرستی کی [illegible] ادھوری اور دوہائی کی مکرانچام کار تعلیم کے قومی نظاموں کے ذریعے بحال شدہ شناخت [illegible] بلکہ نئی اجارہ داری کے نقش بھی ثبت کرتی ہے۔ [illegible] جہاں افریقی امریکیوں، عورتوں اور اقلیت کے اظہار کی زوردار قوت [illegible] امریکہ کی اسطورہ پر تنقید کرنے کی خواہش کا مطلب اس اسطورہ کی جگہ پر نئے عقائد لانا بھی تھا۔

[illegible] 1962 [illegible] عشروں کے اندر اندر ایک بحال شدہ شناخت کے ساتھ ریاست اور پارٹی کی اجارہ داری کی اس مطابقت نے [illegible] 1990 [illegible]

جیسا کہ فینن نے مغربی تخلیق کی قدرت کی [illegible] [illegible]

[illegible]

لیتا ہے [illegible] وہ مغرب سے آئے ہوئے ہیں [illegible] بہتر ہوگا کہ ان کی توانائیوں کو انھیں پیدا کرنے والے استحصالی [illegible] فینن ایمپائر کے اختتام اور ایک نئے عہد کی ابتدا کا اعلان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے: "اب قومی شعور کو سماجی و [illegible] اور عمیق بنانا ضروری ہے۔"[۱۲۷]

اس سیاق و سباق میں لفظ "انسانیت پسندی" کس قدر بھونڈا لگتا ہے کیونکہ یہ سامراجیت کی نرگسی انفرادیت پسندی، پھوٹ ڈالنے کی پالیسی اور انا پرستی سے آزاد [illegible] کیا۔ Ceasire (Retour میں) کی طرح فینن کی نئے سرے سے تصور کردہ سامراجیت اپنے مثبت [illegible]

> [illegible] کے ساتھ انجام پائے کا جنھیں خود بھی محسوس کرنا چاہیے کہ ماضی میں جب کبھی [illegible] آئے تو انہوں نے ہمارے مشترکہ آقاؤں کا ساتھ دیا۔ یہ کام کرنے کی خاطر یورپ کو سب سے پہلے بیدار ہونے اور خود کو جھنجھوڑنے، اپنے دماغ استعمال کرنے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔"[۱۲۸]

موت سے چند ماہ قبل 1961ء میں شائع ہونے والی فینن کی آخری تصنیف "The Wretched of the Earth" [illegible] deform [illegible] Cesaire [illegible]

[illegible] آزادی کی صورت میں کیا۔ [illegible]

عملیاں اور مقاصد تشکیل دیتا ہے۔

[illegible] "The Wretched of the Earth" [illegible]

[illegible] جزوا نفسیاتی مطالعہ، جزوا قوم پرستانہ تمثیل، [illegible] سے مد تو الی خط کے سے ہوتا ہے جو صاف ستھرا اور روشن یورپی شہر اور تاریخ [illegible] کا مقصد کرے اور غیر [illegible] بطور موضوع اور سیدھی بطور معروض تصوراتی زمرہ بندی پر غلبہ پاتا ہے۔ [illegible] تصنیف پر کام کرتے ہوئے فینن نے Lukacs کی "History and Class Consciousness" پڑھی تھی جو 1960ء میں پہلی مرتبہ فرانسیسی زبان میں شائع ہوئی [illegible] کے اثرات الگ الگ اور زمرہ بندی کرتے [illegible] اس قسم کے نظام میں جو انسان ایک معروض [illegible] انسانی محنت کی پیداوار [illegible] لوکاکس نے پیش کر [illegible] پسند اور محدود [illegible] (1923ء) میں اشاعت کے چند عرصہ بعد لوکاکس نے خود ہی کتاب کو اختوا لیا تھا) کی نظر [illegible] موضوعی شعور کو معروضات کی دنیا سے جدا کرنے کی تھی۔ وہ بتاتے کہ اس [illegible] باہمی بندھن کو تصور کرتے اور انسانوں کو [illegible] ہوتے ہوئے دوسرے ذہن سے مل سکتا ہے۔

یوں موضوع اور معروض کے [illegible]

فینن کا تشدد [illegible] یوں وہ موضوع معروض کی جدا زمرہ بندی کو چیلنج [illegible] مخالف (oppositional) [illegible] کے اندر بھی مخالفت ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں وہ [illegible] شعور انسانی حدود کو کیسے غیر انسانی اور غیر شعوری معروضات میں بدلتا ہے

> [illegible] ہی اپنی اور وطن کی ترقی سمجھتا ہے۔ [illegible] کی تاریخ نہیں [illegible] بلکہ اپنی قومی تاریخ لکھتا ہے۔
>
> [illegible]

کو بستی میں لانے کا فیصلہ کرے۔[178]

فینن کی دنیا میں تبدیلی صرف اس وقت ہو سکتی ہے جب وہ [illegible] یکا یک یا قدم بہ قدم (دونوں طرح) فیصلہ کرے کہ نوآبادیت کا خاتمہ لازمی ہے... دوسرے لفظوں میں، ایک علمیاتی (epistemological) [illegible] صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ [illegible] تشدد [illegible] قوت سے بطور [illegible] اور [illegible] آبادی میں رہنے والے سے مد مقابل ہو جاتا ہے

> نوآبادیاتی حکومت کا تشدد اور دیسی کا جواب تشدد ایک دوسرے کو متوازن کرتے اور ایک غیر معمولی باہم دگر یکسانیت میں ایک دوسرے کا جواب دیتے ہیں... آباد کار کا کام یہ ہے کہ آزادی کا خواب بھی دیسی کے لیے ناممکن بنا دے۔ [illegible] آباد کار کی ملوثیت دیسیوں کی ملوثیت پیدا کرتی ہے "دیسی کی مطلق برائی" کے جواب میں "آباد کار کی مطلق برائی"۔[179]

یہاں فینن [illegible] نوآبادیاتی [illegible] تشکیل [illegible] ثقافتی [illegible] تشکیل دیتا تھا قسم کی ہے

> آباد کار کا ظہور اصل دیسی معاشرے کی موت، ثقافتی کاہلی اور افراد کے جامد پن کے حوالے سے بھی گیا ہے۔ دیسی کی نظر میں آباد کار کی گلی سڑی لاش میں سے دوبارہ زندگی پھوٹ سکتی ہے..... لیکن ہوتا یہ ہے کہ نوآباد کار لوگوں کے لیے یہ تشدد (کیونکہ یہ ان کی واحد محنت ہے) ان کردار میں مثبت اور تخلیقی اوصاف پیدا کر دیتا ہے۔ تشدد کو اپنانے سے وہ ایک متحرک کل بن جاتے ہیں، کیونکہ ہر فرد عظیم سلسلے میں ایک متشدد کڑی تشکیل دیتا ہے تشدد کے عظیم تانے کا ایک حصہ۔[180]

یقیناً [illegible] فینن [illegible] نوآبادیت [illegible] زیادہ [illegible] پیداوار [illegible] اور نوآبادیاتی [illegible] ایک [illegible] غیر تاریخی [illegible] "ایک طرف قانونی اور غیر قانونی قوم پرستی، قوم پرستانہ اصلاحات اور نوآبادیت سے [illegible] دوسری طرف آزادی کی غیر قانونی سیاست کے درمیان مرکزی تقسیم موجود ہے۔

یہ تقسیم بھی نوآبادکار اور نوآبادی میں رہنے والوں کے درمیان تقسیم جتنی ہی اہم ہے۔" درحقیقت

[illegible]

شورش شروع ہو جائے پر قوم پرست اشرافیہ اس کے ساتھ [illegible]

[illegible]

آگے بڑھانے کا یقین اب تجربے کی روشنی میں ایک عظیم کمزوری کی علامت کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔

"تجربے کی روشنی" کو آگے بڑھانے کی یہی طاقت حریت پسند پارٹی میں جان ڈالنے والے غیر قانونی [illegible]

[illegible]

ہے" اس مرتبہ سیاہ یا عرب چہرے کے ساتھ۔

اس موقع پر فینن کہتا ہے "تاریخ واضح طور پر سکھاتی ہے کہ نوآبادیت کے خلاف لڑائی قوم پرستی کی نہج کے ساتھ ساتھ سیدھ میں آگے نہیں چلتی۔" قوم پرستی کی بیداری [illegible] روایتی بیانیہ (جیسا کہ ہم نے ٹوزے کے کام میں دیکھا) سامراجیت کے استحصال [illegible] حیثیت رکھتا ہے۔ بیانیہ بذات خود طاقت کا فاعدہ ہے، اور اس کا [illegible] منسلک ہے۔ فینن سامراجیت مخالفت کا پہلا ایسا نمایاں نظریہ ساز تھا جس نے محسوس کیا کہ راسخ قوم [illegible] سامراجیت کی تراشی ہوئی راہوں پر ہی آگے بڑھتی ہے۔ سامراجیت بظاہر قوم پرست بورژوازی [illegible] مہذب انداز میں تسلیم کرتی نظر آتی ہے۔ لیکن اصل میں وہ اپنی بالادستی [illegible] قومی کہانی بیان کرنا سامراجیت کو وسعت دینا اور اس کی نئی صورتیں [illegible] کے بعد اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا [illegible] قوم پرستی کے محدود خول کے اندر [illegible] انحطاط کر جائے گا۔ خطوں کے درمیان پرانے جھگڑے اب دہرائے جاتے ہیں [illegible] دوسرے کی اجارہ داری ہو جاتی ہے، اور سامراجیت کے تشکیل دیے ہوئے [illegible] پھر سے قائم ہوتی ہے، بس اس مرتبہ وہ الجیریائی، سینیگالی، ہندوستانی [illegible]

فینن کچھ آگے چل کر کہتا ہے "جب تک کہ قومی شعور سے سیاسی اور سماجی شعور جانب ایک تیز [illegible] اٹھایا جائے۔" اس کا مطلب ہے کہ سب سے پہلے قوم پرستانہ شناخت پر مبنی شعور [illegible] ہے۔ نئی اور عمومی اجتماعیت پسندی [illegible] افریقی، عرب، اسلامی [illegible] اجتماعیت پسندی پر فوقیت [illegible] چاہیے تاکہ لوگوں کے درمیان ربط قائم کیے جا سکیں جنہیں سامراجیت نے خود مختار قبیلوں، بیانیوں اور ثقافتوں میں جدا جدا کر دیا تھا۔ دوم، فینن لوکاس کے کچھ نظریات کی پیروی میں کہتا ہے کہ مرکز (دارالحکومت، سرکاری ثقافت، راہنما) تقدس اور اسرار ختم کرنا لازمی ہے۔ سامراجیت سے ترکے میں ملنے والے نظام [illegible] [illegible] Rene Char [illegible]

[illegible] دروازہ بند کر لیتے۔ [illegible] دریافت اور وحدت افزائی" کا ایک ختم نہ ہونے والا عمل [illegible] کی جانب لے جاتا ہے۔

"The Wretched of the Earth" کے آخری صفحات پڑھتے ہوئے آپ یہ تاثر لیتے ہیں کہ فینو کو [illegible] اقوام کی جانب سے محدود کیا گیا ایک [illegible] کتاب میں لینن وغیرہ کے ساتھ ساتھ یورپ کو بھی ایک نئی غیر [illegible] میں باہم متحد کرتا ہے۔

[illegible]

[illegible] بھی اگر یہ ان کی یوٹوپیا پسندی اور نظری [illegible] اور ثقافت" جیسے تصورات کو غلط مفہوم میں [illegible]

مطلب یہ ہے [illegible] ہم ان اور فینن دونوں [illegible] ہے۔ [illegible] نظر میں تشدد [illegible] آزادی [illegible] سامراجیت نے غیر یورپیوں کو ان تجربات سے جدا کر دیا ہے جن کی اجازت صرف گوروں کو رہی۔ لیکن [illegible] کہ ایک تاریخ کی حامل ہو سکتی ہے۔

[illegible] ایک اعتبار [illegible] میں مباحث اور تفتیش کے بجائے منظوری اور تصدیق کا محض ایک امر حقیقت۔ اس قسم کی پرشوق شدت "مغرب" کی کلی مذمت میں ملتی ہے، جیسے [illegible] Gharbzadegi or Occidentosis: A "Plague from the West" (1961-62) [illegible] (مثلاً [illegible] دیکھ سکتے ہیں کہ "مہذب بنانے کے منصوبوں" کے متعلق [illegible] تھیوری میں اس شدت کو زیادہ دلچسپ طور پر استعمال میں لایا گیا۔[100]

میں عراق، یوگنڈا، زائرے، لیبیا، فلپائن، ایران اور سارے لاطینی امریکہ میں قوم پرستی کے واضح ناخوش [illegible] صلاحیتیں طویل عرصے تک [illegible] نظر میں غیر مغربی دنیا گوروں کے جانے کے بعد محض قبائلی سرداروں، بربری آمروں اور بے دماغ بنیاد

[illegible] پرست رجحان اور اسے محض ماننے والا foundationalist [illegible] سے متعلق بیانات اور ان
علمی امریکی قصہ گوئیوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible] "ابتدائی مزاحمت" سے حاکمیت اور خود مختاری کی
[illegible] جانب گئے۔

[illegible]

[illegible] مدافعت اور تو آبادیت
[illegible] ہے۔ ان کی تصانیف میں
[illegible] ناول میں نہیں تھے۔ قومی
[illegible] سے متعلق [illegible] نے اس کی دست

درازیوں کا کوئی ادراک یا حتمی کہ نظری تریاق پیش نہ کیا اور نہ ہی بتا سکتا تھا۔

[illegible]
[illegible]
کے طور پر پڑھنا نامناسب ہے۔ سامراجیت اور ثقافت کے درمیان وضع کردہ اتحاد سے پرے کچھ اور واقع ہو رہا تھا۔ اس کا ادراک کرنا مشکل کیوں ہے؟

[illegible] Heart of Darkness [illegible]
مارکس کی یورپی مرکزیت اور سامراجیت کی نسل پرستی مخالفت کے ساتھ کیے گئے خراب سلوک پر گڑبڑا جاتے ہیں۔ اس کی وجہ ان کا یہ دیکھنے کو تیار نہ ہونا ہے کہ یہ کس طرح اسی بالادست نظام کا حصہ ہو سکتے ہیں۔[156] [illegible]
چنوا اچیبے نے کہا کہ "مغربی نقاد عموماً افریقی تحریر کو ہمہ گیریت کے فقدان کا الزام دیتے ہیں":

> کیا کبھی ان ہمہ گیریت پسندوں کو خیال آیا ہے کہ وہ کسی امریکی ناول میں کرداروں [illegible] نام مثلاً فلپ روت یا اپڈائیک کو بدل کر ان کی جگہ افریقی نام مثلاً اور [illegible] کے کیسا لگتا ہے؟ لیکن بلاشبہ انہیں اپنے ادب کی ہمہ گیریت پر شک کرنے کا خیال بھی نہیں آتا [illegible] مغربی مصنف کا کام خود بخود ہمہ گیریت سے متصف ہو جاتا ہے [illegible] کرنے کی کاوش کرنا پڑتی ہے۔ فلاں فلاں تحریر ہمہ گیر ہے [illegible] جیسے ہمہ گیریت کسی سڑک کا کوئی دور واقع موڑ ہو جہاں تک آپ یورپ یا امریکہ کی سمت میں کافی سفر کرنے پر پہنچ سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ اپنے اور اپنے وطن کے درمیان مناسب فاصلہ قائم کر لیں۔[157]

اس افسوس ناک صورت حالات کی ایک معلومات افزا یاد دہانی کے طور پر مائیکل فوکو اور فرانس فینن کے

[illegible] وں کی مغربی علمی وفکری نظام کے مرکز میں غیر متحرک ہیں اور تقدیم کے تازہ [illegible] منظم انداز میں نوآبادیاتی اور میٹروپولیٹن معاشروں کو ایک ہی [illegible]

[illegible] Todorov [illegible]

[illegible]

[illegible] قوا ئی کی مخصوص صورتوں میں۔

سی ایل آر جیمز کی "The Black Jacobins" میں ایک زبردست اقتباس پر غور کرتے ہوئے کچھ [illegible] 1938 [illegible] From Toussaint L'Ouverture to Fidel Castro [illegible] اگرچہ ایک بہت اچھوتی [illegible] منسوب کرنے سے اس کی وقعت ماند نہیں ہوتی [illegible] برطانیہ میں ڈیسل ڈیوڈسن، تھامس ہوجکن وغیرہ، فرانس میں ژاں Chesnaux [illegible]

[illegible] انہوں نے خود اپنا زر کو سپاہی (دیسی یا گورے کے طور پر) اس لیے فرار کی کوئی راہ نہیں تھی۔

[illegible] "Black Jacobins" [illegible] Toussaint [illegible] Toussaint [illegible]

[illegible] زبان وبیان کو کس طرح [illegible]

Toussaint کی زندگی [illegible] فرانس میں محبوس۔ تاہم [illegible] Toussaint [illegible] [illegible] کوئی غیر سامراجی یا بعد از [illegible]

[illegible] Cahier d'un retour au pays natal کی Aimé Cesaire [illegible]

[illegible] Cesaire [illegible]

[illegible] Cesaire کے پیچھے [illegible] میں ایسی مثالیں پیش کرنے کے بجائے [illegible]

اسے ایک [illegible] کے ساتھ رکھتا ہے

Here the impossible union
Of spheres of existence is actual
Here the past and the future
Are conquered, and reconciled,
Where action were otherwise movement
Of that which is only moved
And has in it no source of movement[30]

اس قدر غیر متوقع طور پر Cesaire سے نہایت مختلف شاعر ایلیٹ کی "Dry Salvages" تک جاتے [illegible] بلذات" پر سوار ہو کر ایک تاریخی دھارے کی ملاقاتیت پسندی سے نکل کر دیگر تاریخ [illegible] جاتا ہے۔ یہ مارکس کی بتائی ہوئی انسانی تاریخ کی ابتدا کی ایک مثال ہے، اور یہ اس کی نثر کو بھی ایک [illegible] کی جہت عطا کرتی ہے۔

[illegible] ایک مجرد [illegible] کی شکل میں تصوری اور [illegible] قابل بیان حقائق کا ایک دل شکن مجموعہ [illegible] کی کتاب [illegible] مستقبل [illegible] بہت دور کی بات ہے۔ شاید آپ کہیں کہ یہ سامراجیت، غلامی، تسخیر اور تسلط کی تاریخ وسیاست ہے۔ یہ انسانی تاریخ کے اس پہلو کا حصہ ہے جو ہمیں تسلط کی تاریخ سے آزادی کی واقعیت کی جانب لے جا سکتا ہے۔ یہ [illegible] لیکن [illegible] تنقیدی ہوشیاری [illegible] صدی کی جانب جاتے ہوئے یورپ اور یو ایس میں اس قسم کی تبدیلی کی بالخصوص ضرورت ہے۔

☆☆☆

باب ۹

مستقبل میں تسلط سے آزادی

ایمپائر نے نئے انسان وہ ہیں جو نیا آغاز بنتے، نئے ابواب، نئے صفحات [illegible]
پرانی کہانی سے الجھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ ختم ہونے سے قبل مجھ پر [illegible]
اسے کیسے ہی زحمت کیوں اٹھائی۔

جے ایم کوئٹزی، "Waiting for the Barbarians"

1- امریکہ کا عروج

سامراجیت ایک دم ماضی نہیں بنی۔ نو آبادیت کے خاتمے کا عمل شروع ہونے پر [illegible] بکھرنے لگا۔ رابطوں کی ایک میراث اب بھی الجیریا اور ہندوستان جیسے ملکوں کو بالترتیب فرانس [illegible] ساتھ باندھے ہوئے ہے۔ سابقہ نو آبادیوں کے مسلمانوں، افریقیوں اور ویسٹ انڈیز [illegible] ایک بہت بڑی آبادی اب میٹروپولیٹن یورپ میں [illegible] 1960 [illegible]

1970ء کی دہائیوں میں ہی ظاہر ہونے لگ گئے تھے۔

مائیکل بیرٹ براؤن نے اپنی "After Imperialism" کے 1970ء میں شائع ہونے والے دوسرے ایڈیشن کے دیباچے میں کہا کہ "سامراجیت اقتصادی، سیاسی اور عسکری تعلقات میں اب بھی بلاشبہ طاقت ور [illegible] ہے جس کے ذریعے معاشی اعتبار سے کم ترقی یافتہ زمینوں کو زیادہ ترقی یافتہ طاقتوں نے محکوم بنا رکھا ہے۔ ہم اب بھی اس کے ختم ہونے کی امید کر سکتے ہیں۔" یہ امر دلچسپ ہے کہ سامراجیت کی نئی صورتوں کے متعلق بیانات میں متواتر بے مبالغہ توسیع اور خاتمہ زمان کے مقولے استعمال ہوتے رہے جو کلاسیکی ایمپائرز کے عہد عروج میں بھی ان پر بہ آسانی لاگو نہیں کیے جا سکتے تھے۔ ان میں سے کچھ ایک بیانیے غیر معمولی طور پر حوصلہ شکن ناگزیریت اور تقدیر پرستانہ وصف رکھتے ہیں۔ عالمی پیمانے پر جمع شدہ پیداوار، سامراجیت اور انحصاریت، یا انحصاریت کا ڈھانچہ، غربت اور سامراجیت، مجموعہ الفاظ معاشیات، سیاسی سائنس، تاریخ اور سماجیات میں مشہور و معروف ہے اور ایک متنازعہ لیفٹ مکتب فکر کے اراکین کی نسبت نیو ورلڈ آرڈر میں یہ کم شناخت کیا گیا ہے۔ [illegible] اس قسم کے جملوں اور تصورات کے ثقافتی مفاہیم واضح ہیں [illegible] ان کی اکثر زیر بحث ادبی نوعیت کے باوجود [illegible] اور افسوس کہ وہ نہایت غیر تربیت یافتہ آنکھ کے لیے بھی ناقابل تردید طور پر [illegible]۔

پرانی سامراجی نابرابریوں کو نئے سرے سے پیش کرنے کی نمایاں صفات کیا ہیں؟ ایک چیز یقیناً غریب اور امیر ریاستوں کے درمیان اقتصادی خلیج ہے جس کا بنیادی طور پر نہایت سادہ خاکہ نام نہاد Brandt Report، North-South: A Program for Survival (1980ء) میں ملتا ہے۔[3] اس کے اخذ کردہ نتائج [illegible] مستحکم بنانا لازمی ہے، شمالی نصف کرے میں مینوفیکچرنگ کو [illegible] جنوبی نصف کرے کے پیداواری مراکز میں حقیقی نشوونما کی اجازت دے، کثیر القومی کارپوریشنز [illegible] "پابند" کیا جائے، عالمی مالیاتی نظام کی اصلاح کی جائے، ترقیاتی فنانس میں تبدیلی لا کر "قرضے کے پھندے" کو ختم کیا جائے۔[4] رپورٹ میں حاصل بحث یہ پیش کیا گیا کہ طاقت میں حصہ داری ہونی چاہیے، یعنی "جنوبی ممالک کو مالی اور مالیاتی اداروں کے اندر اختیار اور فیصلہ سازی میں زیادہ مساوی حصہ دیا جائے۔"

رپورٹ کی پیش [illegible] سے اختلاف کرنا مشکل ہے۔ رپورٹ کا متوازن لہجہ اور اس میں پیش کی گئی [illegible] تصویر [illegible] بناتی ہیں۔ لیکن یہ تبدیلیاں حقیقی [illegible] بخشیں گی؟ دوسری عالمی جنگ کے بعد سارے ممالک کی تین "دنیاؤں" میں [illegible] یہ کام ایک فرانسیسی صحافی نے

[illegible] ورو بندی کو کافی حد تک ترک کیا جا چکا ہے۔ [illegible] اور اس کے ساتھیوں نے قطعی انداز میں [illegible] اقوامِ متحدہ (اصولی طور پر ایک قابلِ تعریف ادارہ) بے شمار علاقائی اور عالمی تنازعات میں [illegible] نہیں [illegible] کا توتر اب بڑھتا جا رہا ہے۔ چھوٹے [illegible] (مثلاً [illegible]) چھوڑ کر عالمی سوچ [illegible] جنگ، علاقائی [illegible] خطرہ [illegible] ہے۔ [illegible] میں یہ چیز [illegible] صورتِ حال تشکیل کرتی ہے۔ طاقت [illegible] مزید طاقت ور اور [illegible] طاقت ور اور زیادہ غریب ہوتا؛ دونوں کے درمیان فاصلہ سوشلسٹ اور سرمایہ دار عہد کے درمیان سابقہ امتیازات کو منسوخ کر رہا ہے۔

1982ء میں ناؤم چومسکی نے نتیجہ پیش کیا کہ 1980ء کی دہائی میں

> "شمال-جنوب تنازعہ کی شدت کم نہیں ہوگی، اور تسلط کی نئی صورتیں وضع کرنا پڑیں گی تاکہ مغربی صنعتی معاشرے کے مراعات یافتہ دھڑوں کا انسانی و مادی عالمی وسائل پر بہتر کنٹرول قائم رہتا اور اس کنٹرول سے بے پناہ فائدہ اٹھانا یقینی بنایا جا سکے۔ لہٰذا اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں [illegible] ایس میں آئیڈیالوجی کی تشکیل تو ساری صنعتی دنیا میں بازگشت رکھتی ہے..... [illegible] مغربی نظام کے لیے ایک مطلق تقاضا ہے کہ تہذیب یافتہ مغرب (انسانی وقار، آزادی اور حقِ خود اختیاری سے روایتی لگاؤ کے ساتھ) اور ان لوگوں کی بربری ہیبت کے درمیان وسیع خلیج قائم کی جائے جو کسی وجہ [illegible] شاید ناقص جینز [illegible] سے تاریخی کمٹمنٹ کی عمق کو سراہنے میں ناکام ہیں۔ امریکہ کی ایشیائی جنگیں اس کی واضح مثال ہیں۔"

چومسکی کا شمال-جنوب الجھن سے امریکی اور مغربی تسلط کی جانب [illegible] خیال میں بنیادی طور پر درست ہے، البتہ امریکی اقتصادی طاقت میں کمی [illegible] امریکہ میں شہری، اقتصادی اور ثقافتی بحران [illegible] Rim ریاستوں کا عروج [illegible] اور [illegible] والی دہائی [illegible] رنگین حدود والے شور و غل [illegible] رواداری ہے۔ [illegible] چیز آئیڈیالوجیکل ضرورت جاری رہنے کو اجاگر کرتی اور ثقافتی حوالوں سے تسلط کو جواز بخشتی ہے (جیسے کہ انیسویں صدی سے مغرب میں ہو رہا ہے)۔ دوم، یہ امریکی طاقت [illegible] theorizations اور [illegible] بھی موضوع کو نہایت درست طور پر لیتی ہے۔

گزشتہ دہائی کے دوران بیسویں صدی کے وسط کی اہم شخصیات پر مطالعات اس کا ثبوت ہیں۔ رونلڈ سٹیل کی "Walter Lippmann and the American Century" مشہور ترین امریکی صحافی کے کیریئر میں منقش اس عروج کی ذہنیت کی نمائندگی کرتی ہے۔ [illegible] کے کیریئر میں غیر معمولی چیز اس کا [illegible]

عالمی واقعات کے متعلق پیش گوئیوں میں درست ہونا نہیں تھی، بلکہ یہ تھی کہ اس نے "اندر کھڑے ہوکر" (insider's position) بار بار تجاویز امریکی عالمی غلبے [illegible] "حقیقت میں ایک اسٹیبلشمنٹ" کے لیے اپنے ہم وطنوں کا [illegible]

[illegible]

[illegible] Kennan [illegible]

[illegible] اور چونکہ ماضی میں [illegible] 1948ء میں پالیسی پلاننگ سٹاف کے [illegible] تحریر میں نسلی امتیاز (بدسلوکیوں کے [illegible] میں امریکی مداخلت کو ناپسند کرتا اور "خالصتاً امریکی قسم کے غیر رسمی سامراجی [illegible] کے ذہن میں اس حوالے سے کوئی شک نہیں تھا کہ یورپ اور امریکہ دنیا کی [illegible] میں تھے۔ اس نقطہ نظر کے نتیجے میں اس نے اپنے ملک کو ایک طرح کا [illegible]

[illegible] پالیسی مشکل کی [illegible] وطن پرستی اور جارحانہ امریکی رویے کی [illegible] زیادہ مداخلت کرنے [illegible] کا تعلق اندرونِ ملک امریکی سیاسی زندگی سے تھا [illegible] Hofstadter [illegible] بیان کیا۔ دوسری عالمی جنگ ختم ہونے سے قبل ان چیزوں نے امریکی خارجہ پالیسی میں بے اعتنائی اور پیچ و پیش پیدا کی۔ تاہم، امریکی قیادت اور غیر معمولی پن (exceptionalism) کا تصور کبھی بھی غیر حاضر نہیں؛ یو ایس چاہے کچھ بھی کرے۔ ان اقدار نے اکثر اسے ایک چیش رو دوسری جیسی سامراجی طاقت نہ بنانا چاہا اور اس کے بجائے اپنی تمام حرکتوں کے جواز کے طور پر [illegible] Manifest Destiny [illegible] اس سے پہلے کے جواز [illegible] نتیج ہوئے جو دوسری عالمی جنگ کے بعد یو ایس کے عالمی مفادات میں پیش

رفت سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے، اور اس کی زبردست طاقت (خارجہ پالیسی اور دانشوروں کی تشکیل دی ہوئی) کے تصور سے بھی۔

اس کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان کے متعلق رچرڈ بارنیٹ نے اپنے دوٹوک بیان میں کہا ہے کہ 1945ء سے لے کر 1967ء تک (جب اس نے گننا بند کیا) کے برسوں میں ہر سال تیسری دنیا میں یو ایس کی عسکری مداخلت ہوئی۔ تب کے بعد سے یو ایس متاثر کن انداز میں فعال رہا ہے، بالخصوص 1991ء کی خلیجی جنگ میں جب 8,000 میل دور کویت پر عراقی حملہ پسپا کرنے کے لیے 6 50 000 فوجی بھیجے گئے۔ بارنیٹ The Roots of War" میں کہتا ہے کہ اس قسم کی مداخلتیں ایک طاقت ور سامراجی مسلک [illegible] لزوم اور ایوانجلیکل جوش والے تمام عناصر رکھتی ہیں۔" وہ مزید کہتا ہے:

> سامراجی مسلک کا انحصار قانون سازی کی تھیوری پر ہے۔ [illegible] پسندوں (globalist) اور نکسن جیسے خاموش عالمیت پسندوں کے مطابق یو ایس [illegible] دنیا کو ایک قانون کی حکمرانی کے تابع لاتا ہے۔ لیکن امن کو منظم کرنے [illegible] اس سارے سیارے پر اقتصادی ترقی اور عسکری ترقی کے لیے بنیادی اصول طے کرنے [illegible] "بین الاقوامی مفاد" کو لاگو کرتا ہے۔ یو ایس کیوبا میں سوویت طرز عمل [illegible] عمل، ویتنام میں دیہاتی رویے کے لیے اصول مقرر کرتا ہے۔ [illegible] امور پر جارحانہ ناموں کے حملے سے ہوتا ہے، جیسے [illegible] وسعت کو سوچی جاسکتی ہیں۔ قدیم رومی [illegible] کی تھی۔ یہ وہ اقلیم تھی جس پر روم قانون نافذ [illegible] ہوائی جہاز اڑانے کا حق منوایا ہے۔ بے پناہ خزانوں اور ایک غیر معمولی تاریخ سے [illegible] میں مالا مال یو ایس بین الاقوامی نظام سے ماورا [illegible] درجے پر فائز یہ قوم قانون بردار ہے۔[15]

اگرچہ یہ الفاظ 1972ء میں شائع ہوئے، لیکن پاناما اور خلیجی جنگ کے دوران بھی یو ایس کو کہیں زیادہ درست انداز میں بیان کرتے ہیں۔ یو ایس آج بھی دنیا بھر میں قانون اور امن سے متعلق اپنے نظریات زبردستی منوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس حوالے سے حیرت انگیز بات اس کی کوشش کیا جانا نہیں بلکہ اس قدر متفقہ انداز میں اس پر عمل کیا جانا ہے۔ [illegible] اس قسم کی اخلاقی حس معطل اور برطرف ہو جاتی ہے۔ [illegible]

ہوئے "اتفاق رائے وضع کرتا" اور اوسط امریکی کو احساس دلاتا ہے کہ دنیا کی خرابیوں کو درست کرنا "ہمارا" [illegible] Kiernan کہتا ہے "امریکہ کو اس خیال سے محبت تھی کہ جو کچھ وہ سوچتا ہے وہی کچھ ساری انسانی نسل چاہتی ہے۔"

برسوں تک یو ایس حکومت نے وسطی و جنوبی امریکہ کے امور میں براہ راست اور اعلانیہ مداخلت کی فعال پالیسی اپنائے رکھی [illegible] گریناڈا کی حاکمیت پر عملی جنگوں سے لے کر فوجی [illegible] حکومت کے ہاتھوں لاکھوں افراد ہلاک ہوئے (ایسٹ تیمور میں انڈونیشیا)، حکومتوں کا تختہ الٹا گیا (1953ء [illegible]) اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی دھجیاں اڑاتے ہوئے غیر قانونی سرگرمیوں کی حمایت [illegible] زیادہ تر موقعوں پر سرکاری نقطہ نظر یہی رہا کہ یو ایس اپنے [illegible] تاہم عراق کے معاملے میں یو ایس نے جنگ کے حق میں قراردادیں منظور کروانے کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو استعمال کیا، اور ساتھ ہی ساتھ متعدد دیگر مثالوں میں (مثلاً اسرائیل) یو ایس سے حمایت یافتہ اقوام متحدہ کی قراردادیں بے نتیجہ یا غیر موثر رہیں، اور یو ایس کے ذمے اقوام متحدہ کے کئی ملین ڈالر واجب الادا تھے۔

یو ایس میں سرکاری اور قبول شدہ عوامی لٹریچر کے ساتھ ساتھ منحرف رائے کا حامل لٹریچر بھی ہمیشہ موجود رہا ہے۔ اس لٹریچر کو مجموعی قومی اور سرکاری کارکردگی کا مخالف بیان کیا جا سکتا ہے۔ وہاں ولیم اپیل مین ولیمز، گابریل کولکو اور ہاورڈ زن جیسے اصلاح پسند مورخین، نوم چومسکی، رچرڈ بارنیٹ، رچرڈ فالک اور بہت سے دیگر نقاد موجود ہیں جو نہ صرف انفرادی حیثیت میں نمایاں ہیں بلکہ ملک کے اندر خاصے وقیع تبادل اور سامراجیت مخالف [illegible] "آئی ایف سٹون ویکلی"۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کتنے لوگ اس مخالفت کے پیش کردہ نظریات سے وابستگی رکھتے ہیں۔ ایک مخالفت ہمیشہ سے موجود رہی ہے۔ آپ کو مارک ٹوین، ولیم جیمز اور رانڈ ولف بورن جیسے سامراجیت مخالفین کا خیال آتا ہے۔ لیکن مایوس کن حقیقت یہ ہے کہ تدارکی طاقت موثر نہیں رہی۔ [illegible] یو ایس کے حملے کی مخالفت جیسے خیالات اس کی خوفناک قوت کو روکنے، ملتوی یا کم کرنے میں کچھ نہیں کر سکے۔ غیر معمولی مرکزی دھارے کا اتفاق رائے ہی غالب آیا جس میں حکومت، پالیسی سازوں، فوج،

[illegible] ، میڈیا اور ایڈیٹ [illegible] [illegible] حاصل کرنے [illegible] [illegible] متعلق [illegible] [illegible] [illegible] قرار دیا۔ [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] کرنے والوں کی طویل تاریخ اس نکتۂ نظر کو تیار کرتی رہی۔

انیسویں صدی کے Manifest Destiny (1890ء میں جان Fiske [illegible]) [illegible] [illegible] علاقائی توسیع پسندی سے قوم پرستی [illegible] (تاریخی مشن، [illegible]) [illegible] [illegible] نے اپنی اہم کتاب "A Study of Nationalist Expansionism in American History" (1958ء) میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خلاف ایک امریکی مداخلت کی ضرورت کے متعلق بلا تکان دہرائے جارہے فارمولوں کے درمیان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] در حقیقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] قوموں کی قیادت کرنے [illegible] امریکی تاریخی مشن [illegible] [illegible] [illegible] ہوں۔

امریکی ثقافتی مورخین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رچرڈ سولٹس "Regeneration Through Violence" میں [illegible] [illegible] امریکی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خواہش مند تھے۔" انیسویں صدی کے ادب میں اس قسم کی تمثیلیت بار بار ملتی ہے، بالخصوص میلول کے "موبی ڈک" میں۔ [illegible] [illegible] Ahab [illegible] امریکی عالمی جستجو کا ایک تمثیلی نمونہ ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حاکمیت کے احساس میں مکمل طور پر ملفوف ہے۔"

کوئی بھی شخص میلول کے عظیم کام کی قدر رکھتا کرا سے محض حقیقی دنیا میں واقعات کی ایک ادبی آرائش قرار نہیں دے گا، اس کے علاوہ خود میلول Ahab کے امریکی پن کے متعلق نہایت تنقیدی تھا۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ انیسویں صدی کے دوران یو ایس کی علاقائی توسیع ہوئی، [illegible] دیسی لوگوں کے زیاں پر، اور وقت آنے پر اس [illegible] [illegible] [illegible] صدی میں سمندری مدتوں میں ہونے والے تجربات شمالی افریقی ساحل سے لے کر فلپائن، ہوائی اور یقیناً سارے کیریبین اور وسطی امریکہ تک بھی تھے۔ [illegible] [illegible] کنٹرول کو مزید آگے تک لے جانا اور "دوسروں" کی سالمیت و خود مختاری پر زیادہ وقت صرف نہ کرنا تھا۔

امریکی [illegible] کی ایک غیر معمولی مگر روایتی مثال ہیٹی اور یو ایس کے درمیان تعلق ہے۔ جیسا کہ [illegible] "Haiti and the United States: National Stereotypes and the Literary [illegible]" [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] خارجہ پالیسی کی اشرافیہ سمندر پار براہِ راست حکومت کی کوئی طویل روایت نہیں [illegible] [illegible] کے معاملے میں تھا، چنانچہ امریکی توجہ چھوٹی اچانک کارروائیوں [illegible] بہت سی تقریر بازی اور بے پناہ وسائل کسی جگہ (ویتنام، لیبیا، عراق، پاناما) پر [illegible] [illegible] اس کے بعد مکمل خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔ کیرنان نے کہا "برطانوی ایمپائر [illegible] [illegible] [illegible] خفیہ ایجنٹوں کے بنائے ہوئے منصوبوں پر عمل کرنے کو تیار ہے۔"

[illegible] کہ امریکی توسیع پسندی مرکزی طور پر اقتصادی ہے، لیکن پھر بھی یہ خود امریکہ کے متعلق ثقافتی [illegible] آئیڈیالوجی (جن کا عوام کے سامنے اظہار کیا جاتا ہے) پر بہت زیادہ منحصر اور اس کے ہم قدم ہے۔ کیرنان ہمیں درست طور پر یاد دلاتا ہے "کسی قوم یا مذہب کی طرح ایک اقتصادی نظام بھی صرف روٹی

پر نہیں بلکہ اعتقادات، وژن اور خیالی پیداوار سے بھی چلتا ہے۔ [illegible] امریکی ماہی گیری [illegible]
بنانے کے لیے ایک کے بعد دوسری شکل کی بنائی ہوئی [illegible]
ہے۔ امریکیوں کی جانب سے کی ہوئی حالیہ تحقیق [illegible]
زیادہ تر رویوں اور پالیسیوں کی بنیاد غلط تفاسیر اور لاعلمی پر تھی۔ امریکہ اور بحرالکاہل یا مشرق بعید [illegible]
جاپان، کوریا، انڈو چائنا [illegible] کے درمیان تعلقات نسلی تعصب سے متصف نہیں بلکہ تیاری کے بغیر توجہ کے
اچانک دورے پڑتے ہیں اور پھر ہزاروں میل دور (جغرافیائی اور عقلی حوالے سے امریکیوں سے بہت دور)
زبردست دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ Akiri Iriye، Masao Miyoshi، John Dower اور Marilyn Young
[illegible] کا ثقافت کو سامنے رکھتے ہوئے [illegible]
میں بہت زیادہ خامیاں تھیں، لیکن جاپان کی پیچیدہ مثال کو چھوڑ کر ان میں سے کسی نے بھی فی الواقع [illegible]
امریکی براعظم میں نفوذ نہیں کیا۔

یو ایس میں ترقی اور جدیدیت کا discourse (اور پالیسیاں) ظہور میں آئے [illegible]
پن مکمل کر سامنے آیا۔ گراہم گرین نے اپنے ناول "The Quiet American" میں اس [illegible]
ہے۔ Lederer اور Burdick کی "The Ugly American" میں بھی [illegible]
کے ساتھ۔ ایک حقیقی معنوں میں حیرت انگیز نظریاتی اسلحہ خانہ [illegible]
معاشروں، شورش دبانے، سماجی تحریک کی تیوریز [illegible] دنیا بھر میں نصب کیا گیا؛ یونیورسٹیوں اور تھنک [illegible]
ان نظریات کی ترویج کے نام پر حکومت سے بہت بڑی رقوم ملیں، اور ان میں سے متعدد نظریات [illegible]
گورنمنٹ میں سٹریٹیجک منصوبہ سازوں اور پالیسی ماہرین کی توجہ اپنی جانب [illegible]
جنگ پر عظیم عوامی بےچینی سے پہلے تک تنقیدی [illegible]
صرف انڈو چائنا سے متعلق یو ایس پالیسی بلکہ ایشیا سے حوالے سے [illegible]
تنقید سننے میں آئی۔ آئرین گینڈزئیر کی "Managing Political Change: Social Scientists and
the Third World" میں ترقی اور جدیدیت کا ایک قابل [illegible]
عالمی پیچ کی جارحانہ [illegible] جدیدیت سے [illegible]
سیاسی بنایا، ان کی سالمیت کو گھٹایا اور کبھی کبھی بالکل ختم کر دیا۔

اگرچہ یہ تفصیلات بہت زیادہ گہری نہیں، لیکن میرے خیال میں یہ معقول سماجی حاکمیت والی ایک عمومی
پالیسی کو بالکل درست طور پر بیان کرتی ہیں۔ گینڈزئیر کی جانب سے [illegible]
افراد..... ہنٹنگٹن، Pye، Verba، Lerner، Lasswell [illegible] نے دانشورانہ ایجنڈا اور حکومت واکیڈمی کے

[illegible] حکومت کا تختہ الٹنے کی کوششیں، ریڈیکل قوم پرستی، خود مختاری کے لیے
[illegible] اور کلاسیکل سامراجیت کے بعد ہونے والے واقعات کے ان تمام مظاہر کو سرد
جنگ کی [illegible] انہیں آمیز بھینٹنا یا ملا کر چلانا ضروری تھا؛ کوریا، چین،
[illegible]

[illegible] یورپی ثقافت کو سے آدمی کی موجودگی کے ساتھ
[illegible] بھی رکھتے ہیں (لاشعوری آئی
[illegible]

[illegible] یونیسکو کے لیے انٹرنیشنل کمیشن فار دی سٹڈی آف کمیونیکیشن پرابلمز کی
[illegible] "Many Voices, One World" (۱۹۸۰ء)۔ اس میں "نیو ورلڈ
[illegible] رپورٹ میں بہت سے غیر متعلق غصے بھرے الفاظ کا [illegible] دیا گیا۔
[illegible] کو استعمال کر رہے تھے جنہوں نے "لیونشوں" اور "تیسری دنیا" کو
[illegible] کی قوتوں، پریس اور کمیونیکیشن [illegible]
[illegible] Sean McBride [illegible]
[illegible]
[illegible] The Geopolitics of
Information") جیسے تجزیات [illegible]
بیسویں صدی کے اواخر میں نئے ایکٹرز کی جانب سے خود مختاری کو لاحق خطرہ [illegible]

بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اب ہم نے جاننا شروع کیا ہے کہ نوآبادیت کا خاتمہ اور جوشیلی قوم پرستی سامراجی تعلقات کا خاتمہ نہیں بلکہ محض ارضی سیاسی چال کی توسیع تھے جو شاید [illegible] نسبت زیادہ گہرائی تک اترنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اس کے [illegible] آج کے ترقی پذیر معاشروں کے اندر سماجی [illegible]

[illegible] نے ادغام اور انحصاریت کا ایک نیا مفہوم وضع کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے نہ صرف اندرون ملک امریکی عوام کا انتخاب بلکہ کمزور اور چھوٹی ثقافتوں کو بھی مطیع و مجبور کیا جائے۔ تنقیدی نظریہ دانوں [illegible] بالخصوص مارکیوز کا ایک جبلی معاشرے کا تصور [illegible] اور اینزنزبرگر کی consciousness industry [illegible] جلے استحصال اور برداشت کی نوعیت کو واضح کیا ہے جس میں مغربی معاشروں میں سماجی امن پیدا کرنے کے لیے [illegible] اور بالخصوص امریکی میڈیا یا سامراجیت کا بقیہ دنیا پر اثر تک [illegible] اسی طرح تصاویر، خبروں اور رپورٹس بنانے اور شائع کرنے کے ذرائع کی ملکیت سے متعلق [illegible] آرمانڈ میٹلارٹ کی نہایت اہم تحقیقات کی بھی۔[21]

جب میڈیا بیرون ملک نہ پہنچ رہا ہوں تو اندرون ملک سامعین [illegible] یہ ثقافتیں پیش کرنے میں موثر ہوتے ہیں۔ وہ شاذ و نادر ہی ثقافتی "وجود" کے خلاف جارحیت اور تشدد کی اشتہا پیدا کرنے میں اس سے زیادہ کامیاب ہوئے جتنا کہ 1990-91 [illegible] انیسویں صدی میں برطانیہ اور فرانس دیسی قوموں پر بمباری کے لیے [illegible] آسمان اور پانی کی بے کراں وسعتوں میں کہیں کھویا ہوا تھا۔" اب یہ کام یوں ہوتا ہے۔ اب غور کریں کہ خلیجی جنگ جیسے قابل قبول بنایا گیا [illegible] 1990 [illegible] کے صفحات پر ایک چھوٹے پیمانے کی بحث ہوئی وال سٹریٹ کی کیرن ایلیٹ ہاؤس بمقابلہ نیویارک ٹائمز کا انتھونی لیوس۔ ہاؤس کا تھیسس یہ تھا کہ یو ایس کو پابندیوں کے کارگر ہونے کا انتظار کرنے کے بجائے عراق پر

حملہ کرنا اور صدام حسین کو سبق سکھانا چاہیے۔ لیوس کی جانب سے استدلال نے اس کی مخصوص معقولیت اور لبرل [illegible] ایسی خصوصیات جنہوں نے اسے امریکی کالم نگاروں میں نمایاں کیا۔ کویت پر [illegible] ردعمل کا مداح لیوس اب محسوس کرنے لگا کہ جلدی جنگ چھڑنے کے [illegible] مخالفت کرنی چاہیے [illegible] Nitze جیسے لوگوں کے دلائل سے متاثر تھا [illegible] اور یہ دیکھنے [illegible] واقعی سر دردی ہے۔ وہی دو [illegible] نیشنل پروگرام "MacNeil/Lehrer NewsHour" میں [illegible] قومی [illegible]

[illegible] "ہم" کا صیغہ کسی بھی دوسرے لفظ سے زیادہ [illegible] امریکہ کے شریک ارکان کی طرح) امریکہ کو [illegible] دونوں نے اس اصول کو قبول کیا کہ [illegible] ردعمل، افواج اور عوام کو منضبط کرنا [illegible] زیادہ باتیں [illegible] دونوں نے عسکری قوت سے متعلق اس طرح بات کی جیسا کہ بجا طور پر استعمال کرنا اور موزوں وقت پر واپس بلانا ان کے اپنے اختیار میں ہو۔ اور اس سارے عمل میں اقوام متحدہ یو ایس پالیسی کی محض ایک شاخ لگتی تھی۔ یہ مباحثہ دلچسپ تھا کیونکہ دونوں مرکزی کردار باوقعت افراد تھے [illegible] ہنری کسنجر جیسے قابل پیش گوئی [illegible] "کا لبادہ ہے) اور Zbigniew Brzezinski جیسے قومی سلامتی کے ماہرین (جس [illegible] سیاسی بنیادوں پر جنگ کی مخالفت کی)۔

[illegible] اور لیوس دونوں کے لیے "ہمارے" اقدامات [illegible] مجموعی دنیا میں امریکی اقدامات کی ارضی [illegible] مگر ہمیشہ فراموش کردہ حقائق پیدا کیے۔ [illegible] عرب دنیا کی جنگ کے حوالے سے (مثلاً نشانہ بننے والوں یا اس کی انٹیلی جنس مہیا کرنے والوں کے طور پر) زیر گفتگو لایا گیا۔ آپ کو تاثر ملتا تھا کہ بحران کو کیمیاتی انداز میں نمٹایا جاتا تھا، امریکیوں کے ایک داخلی مسئلے کی طرح۔ تباہی کے امکانات رکھنے والی آگ ایک مرتبہ پھر بہت دور بھڑک رہی تھی اور چند ایک

تابوت وصول ہونے اور غمزدہ خاندانوں سے [illegible] امریکیوں نے بہت حد تک اس سے متعلق [illegible] نے صورت حال کو سرد اور ظالمانہ رنگ دیا۔

دونوں دنیاؤں میں رہنے والے ایک امریکی اور عرب کے طور پر میں نے اس سب کو خصوصاً باعث تکلیف پایا [illegible] ''نہیں'' تھی۔ عرب دنیا یا اس کے حصوں کو دیے گئے اسما کبھی بھی اس قدر کثرت سے استعمال نہیں ہوئے تھے [illegible] ایسی سارے عربوں کے ساتھ برسر جنگ نہیں تھا۔ عرب دنیا نے تخیل اور دلچسپی کو تحریک دلانے کی محبت یا جوش [illegible] یا شاعری سے واقف کسی امریکی سے کسی عرب مصنف کا نام پوچھا جائے تو شاید وہ خلیل جبران کے سوا کسی کا نام نہ لے سکے۔ ایک سطح پر اتنا زیادہ میل جول اور دوسری سطح پر اتنی کم [illegible]

عرب غلط نظر سے تصویر مسخ شدہ ہے۔ عربی زبان میں اب بھی شاذ و نادر ہی کوئی ایسا [illegible] میں امریکیوں کی کردار نگاری کی گئی ہو۔ ایک دلچسپ ترین استثنیٰ عبدالرحمن المنیف کے [illegible] Salt'' کا عظیم سلسلہ ہے۔ لیکن اس کی کتب پر متعدد ممالک میں پابندی رہی اور اس [illegible] نے اسے شہرت سے محروم کر دیا۔ میری معلومات کے مطابق ابھی تک عرب دنیا میں ایسا کوئی [illegible] اکیڈمک شعبہ ایسا نہیں ہے جس کا مقصد امریکہ کا مطالعہ ہو۔ البتہ یو ایس اس وقت معاصر عرب دنیا میں سب سے بڑی اور نمایاں ترین بیرونی قوت ہے۔ امریکی مفادات کی مذمت میں اپنی زندگیاں [illegible] [illegible] مشکل ہے کہ یو ایس خارجہ پالیسی اصل میں سی آئی اے، یا ایک سازش [illegible] کے ماتحت نہیں؛ میرے ساتھ جان پہچان رکھنے والا تقریباً ہر شخص یقین رکھتا ہے کہ [illegible] واقعے (بشمول فلسطینی انتفاضہ) کی منصوبہ بندی یو ایس کرتا ہے۔

طویل واقفیت، رقابت اور لاعلمی کا یہ کافی مستحکم ملغوبہ (جیسے جیمز فیلڈ کی ''America and the Mediterranean World'' میں [illegible] ثقافتی روبرو ئی سے دونوں [illegible] سے تعلق رکھتا ہے۔ [illegible] غالب احساس ناگزیریت کا تھا۔ [illegible] صدام حسین کی جانب سے بعد از [illegible]

[illegible] ۱۹۹۰ء میں عراق پر یلغار ایک مابعد الطبعیاتی نیت کا اچانک مظہر تھی، جس کی وجہ [illegible] میں یہ تھی کہ ایک چھوٹے سے غیر سفید فام ملک نے اچانک ایک تقویت یافتہ [illegible] شتروں، آمروں اور اونٹ کے جوکیوں کی [illegible]

[illegible] بدوؤں کی ایک عامیانہ مثال ہی ہیں جنہوں نے تخت [illegible] ہے جس کی بیویوں میں بھی جوئی لامحدود ہے اور جو اپنا آپ [illegible] تقریباً ہمیشہ امریکی حمایت [illegible] تصور یہ اور بعد کی خارجہ پالیسی نے [illegible] بعد دوسرے ریاست کار کے جملے قتل [illegible] ''مشن'' یہ تھا کہ ''تہذیب عالم [illegible] لیت کی بازگشت مثلاً [illegible] سامنے عراقی عسکری واقعی بڑھتی ہوئی لگتی تھی، لہٰذا [illegible] (بقول ایڈن کیسن) [illegible] ضروری تھا۔

[illegible] یہ استعمال کرنا تاثر پایا اور امریکی ایمپائر [illegible] (Ahab کی طرح) تیاری کرتے ہوئے دیکھا۔ سب سے پہلے غیر تجزیہ شدہ اخلاقی مشن آتا [illegible] میڈیا کے بارے میں سب سے زیادہ دل شکن [illegible] طرح خارجی پالیسی کی پیروی اور جنگ کے حالات تیار کرنے کے علاوہ ''ماہر'' [illegible] بازی تھی جنہیں عربوں کے بارے میں بخوبی آگاہ خیال کیا گیا۔ تمام گلیاں بازار کی طرف جاتی تھیں، عرب صرف طاقت کی زبان سمجھتے تھے، ظلم و تشدد عرب تہذیب کا حصہ ہیں، اسلام

[illegible]

پرستی، اسلامی تہذیب۔

بہت کچھ نظر انداز کر دیا گیا۔ آئل کمپنیوں کے منافعوں، آئل کی قیمتوں میں اضافے اور آئل کی سپلائی میں بہت کم تعلق ہونے کے بارے میں بہت کم بات ہوئی۔ آئل مسلسل ضرورت سے زیادہ پیدا ہو رہا ہے۔ کویت کے خلاف عراق کا معاملہ یا حتیٰ کہ خود کویت کی نوعیت کچھ حوالوں سے لبرل اور کچھ حوالوں سے غیر لبرل پر کوئی غور و خوض نہ ہوا۔ ایران عراق جنگ کے دوران خلیجی ریاستوں، یو ایس، یورپ اور عراق بھی کی طی [illegible]

[illegible]

دینے والی امریکی پالیسی اب اسے شیطان بنا کر پیش کر رہی تھی، اور پھر اس کے ساتھ نئے سرے سے معاملات طے کیے۔

خلیجی جنگ کے بارے میں یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ ایک لفظ ایسا تھا جسے بڑی مشقت کے ساتھ بار بار [illegible] linkage [illegible] linkage [illegible]
[illegible] تعلق تھا [illegible] تعلق نہیں تھا [illegible]
اور تاریخ سے منسوب تھیں۔ یو ایس کے سامراجیت پسند پالیسی ساز، ملٹری سٹرٹیجی کے ماہرین [illegible]
[illegible]
کے بندھنوں کے ذریعے منسلک ہونا غیر متعلق تھا۔ کہ عرب کویت میں صدام اور مثلاً سائپرس میں ترکی کے [illegible] یہ بات بھی غیر اہم تھی۔ [illegible] linkage [illegible] موضوع تھا، بالخصوص ان چند توں کے لیے جن کا کردار رائے عامہ کو جنگ کے حق میں کرنا تھا۔

سارا قضیہ [illegible] تھا: کہ تیسری دنیا میں مغرب کی پالی ہوئی ایک چھوٹی سی آمریت امریکہ کو چیلنج کرنے کا حق نہیں رکھتی تھی امریکہ جو سفید فام اور برتر تھا۔ برطانیہ نے 1920ء کی دہائی میں عراقی افواج پر بم

برسائے کیونکہ انہوں نے نوآبادیاتی حکومت کی مزاحمت کرنے کی جرات کی تھی، 70 برس بعد یو ایس نے بھی [illegible]
ایک امریکی دوست تھے۔ اس قسم کی حرکات نہایت خوشنما تھیں، کیونکہ انہوں نے نہ صرف متواتر جنگوں کو ممکن اور پرکشش بنایا بلکہ تاریخ، سفارت کاری اور سیاست کے مخصوص نظام کو اہمیت حاصل کرنے سے روک دیا۔

[illegible] ''کے شمارے موسم گرما 1991ء میں چھپنے والا ایک مضمون The Summer of Arab Discontent'' مندرجہ ذیل اقتباس سے شروع ہوتا ہے جس میں آپریشن ڈیزرٹ سٹارم پر خرچ ہونے والے [illegible] کی افسوسناک حالت کو سمویا گیا

> [illegible]

[illegible]
[illegible] (جو عراق میں پروان چڑھیں [illegible]
[illegible] عراق کو ایک سنگلاخ اور بیابان زمین قرار دینا بھی ایسی لاعلمی دکھانے کے مترادف ہے جو پرائمری سکول کے بچے کو بھی دہشت بہ دنداں کر دے۔ دجلہ و فرات کی سرسبز وادیاں کہاں گئیں؟ اس قدیم سچائی کا کیا بنا کہ مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک میں سے عراق زرخیز ترین ہے؟

مصنف معاصر سعودی عرب کے گیت گاتا ہے جو عراق سے بھی زیادہ سنگلاخ ہے۔ کتب، نظریات اور ثقافت

سے دور ہے۔ میرا مقصد سعودی عرب کی تحقیر کرنا نہیں۔ وہ ایک اہم ملک ہے اور اس کے پاس پیسہ بہت ہے۔ لیکن اس جیسی [illegible] طاقت و شوکت [illegible] صرف پیسے کی بات [illegible] [illegible] نے ملک کے بہت سے بحرانوں کو محض مزید طول ہی دیا۔

[illegible] ہے، اور جو شدید انداز میں خود کو نمبر ایک ثابت کرنے کا مشتاق لگتا ہے [illegible] شاید اقتصادی بدحالی دور کرے، [illegible] دشمنوں کی شکار) ہی وہ چیز ہے جس کی زیادہ سے زیادہ قیمت بھی زیادہ نہیں۔

[illegible] اور شام سے فلسطین اور مصر سے آگے تک آزادانہ زمینی سفر کر سکتے تھے۔ آج یہ ناممکن ہے۔ ہر ملک نے سرحدوں پر رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں۔ (اور فلسطینیوں کے لیے ان سرحدوں کو پار کرنا خاص طور پر ایک خوفناک تجربہ ہے کیونکہ اکثر فلسطین کی پرزور حمایت کرنے والے ممالک بھی اصل فلسطینیوں سے [illegible] سلوک کرتے ہیں۔) عرب قوم پرستی مری نہیں، لیکن اس نے [illegible] محدود کر لیا۔ یہاں بھی روابط (linkages) عرب سیٹنگ میں سب سے بعد آتے ہیں۔ یوں کہہ لیں کہ ماضی بہتر تو نہیں لیکن زیادہ صحت مندانہ طور پر مربوط تھا [illegible] سرحدوں میں محصور تھے۔ بہت سے ملکوں میں آپ ہر جگہ سے آئے ہوئے عربوں، مسلمانوں اور عیسائیوں، [illegible] امریکیوں، یہودیوں، اطالویوں، ہندوستانیوں، ایرانیوں سے مل سکتے تھے جو سب کے سب کسی نہ کسی نوآبادیاتی حکومت کے تحت سے چلے ہوئے تھے مگر یوں [illegible] قبائلی یا فرقہ ورانہ بن گئی ہیں۔ لبنان اور اسرائیل اس صورت حال کی کامل مثالیں ہیں [illegible] کی صورت میں

[illegible] خاندان، گروپ، اشرافی پسندوں کے حق میں۔

[illegible] کے نام پر آبادیوں کو یک رنگ بنانے اور الگ کرنے کی کاوش عجیب قربانیوں [illegible] دونوں حصوں میں سول سوسائٹی (وسیع تر مفہوم میں یونیورسٹیاں، [illegible]

ملک کو صحیح ترقی سے [illegible] آج عرب دنیا میں سیاسی ثقافت کی وجہ سے صورت حال کی [illegible]
پسندی اس قدر عام ہونے کا پتا چلتا ہے۔

چاہے آئل کتنی ہی ترقی اور خوشحالی لایا ہو، جو کہ وہ لایا [illegible] لیکن جہاں اس کا تعلق تشدد، آئیڈیالوجیکل [illegible] سیاسی [illegible] اور یو ایس پر [illegible] چھوٹ [illegible] زیادہ سے مسائل پیدا کیے۔ جو بھی شخص سمجھتا ہے کہ عرب دنیا قابل یقین [illegible] صلاحیت اور [illegible] ثقافت [illegible] کی۔

[illegible] کسی بھی [illegible] مفہوم میں [illegible] قوم پرست مشرق وسطیٰ [illegible] مراعات یافتہ چند سری حکومتیں ہیں یا پھر مراعات یافتہ [illegible] صورت تک [illegible] ہوئی ہے۔ لیکن یہ نظریہ ناقابل قبول ہے [illegible] صورت حال [illegible] پا [illegible] یہ یقیناً تھی اور یہ کہ یو ایس نے صرف اور صرف اقوام متحدہ کے مفادات کے پیش نظر ہی اقدام کیا تھا۔ [illegible] تیسری دنیا [illegible] Syngman Rhee، Somoza، Sobasso [illegible] طرف [illegible] سے [illegible] سرپرستی [illegible] سیاسی مفادات کی خاطر مشرق وسطیٰ میں [illegible] کوشش تھی۔

یو ایس نے دو پشتوں جتنے عرصہ تک مشرق وسطیٰ میں زیادہ تر آمریت اور ناانصافی کا ساتھ دیا ہے۔ جمہوریت، انسانی حقوق [illegible] سیکولرازم یا اقلیتوں کے حقوق کی کسی بھی [illegible] حمایت [illegible] اس کے بجائے ایک کے بعد دوسری انتظامیہ نے فرماں بردار اور غیر مقبول پٹھوؤں کے سر پر ہاتھ رکھا اور چھوٹے لوگوں کی جانب سے خود کو عسکری قبضے [illegible] دشمنوں [illegible] دی۔ یو ایس نے [illegible] آمریت پسندی [illegible] خطے میں ہر طرف [illegible] پیچھے [illegible] صدام حسین کے ساتھ یو ایس کے خبط اور اس کی طاقت میں [illegible] پوزیشنز میں دکھائی دیئے۔ مصر، سعودی عرب [illegible] اور شام کے حکمرانوں (جو ابھی تک [illegible]) [illegible] Pax Americana میں مل کر کام کر رہے ہیں) کے مغلوب [illegible] عرب دنیا [illegible]

ہی اخلاقی طور پر معتبر ہے۔

ابھی تک امریکی عوامی سطح پر ایک ایسا بیانیہ وضع نہیں ہوا جس نے طاقت کے ساتھ شناخت اختیار کرنے سے زیادہ کچھ کیا ہو، حالانکہ اس قدر سمٹ جانے اور متاثر کن انداز میں باہم مربوط ہو جانے والی دنیا میں اس طاقت کے خطرات موجود ہیں۔ مثلاً یو ایس (دنیا کی چھ فیصد آبادی کے ساتھ) ہٹ دھرمی کے ساتھ دنیا کی کل توانائی کا 30 فیصد صرف کرنے کا حق نہیں جتا سکتا۔ لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔ امریکہ میں کئی عشروں سے [illegible] کے خلاف ایک ثقافتی جنگ ہوتی رہی ہے۔ عربوں اور مسلمانوں کے مکروہ نسل پرستانہ خاکے [illegible] دہشت گرد یا شیخ [illegible] کی معاشرے [illegible] کا خیال ہی ایک یا دو موقعوں سے زیادہ سامنے نہیں آیا [illegible] کی خوبیوں کا اعلان کرنے والی آوازوں کے کورس میں بھی نہیں۔ صحافیوں کی لکھی ہوئی مختصر معلوماتی کتب کا ایک سیلاب مارکیٹ میں آیا۔ ان سب میں عربوں کو صدام کی ہی کسی بدلی ہوئی صورت میں پیش کیا گیا۔ جہاں تک بدقسمت کرد یا شیعہ شورش [illegible] صدام کے خلاف سر اٹھانے پر ابھارا اور پھر بے رحم انتقام کے رحم و کرم [illegible] کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔

[illegible] چونکہ غائب ہونے کے بعد (جو مشرق وسطیٰ کا طویل تجربہ رکھتا تھا) امریکی انتظامیہ کے پاس [illegible] کوئی ایسا اعلیٰ عہدے دار موجود تھا جو مشرق وسطیٰ، اس کی زبانوں یا اس کے لوگوں کا [illegible] اور مالی [illegible] اس کی جیو پولیٹکس کے خلاف اس کی جارحیت نہیں بلکہ یہ ہے کہ یو ایس خلیج میں خود طبعی طور [illegible] چاہتا ہے [illegible] خواہش ہے کہ وہ یورپ و جاپان پر براہ راست اثر انداز ہو سکے تا کہ عالمی ایجنڈا [illegible] کر سکے، اور اس لیے بھی کہ عراق کو اب بھی اسرائیل کے لیے ایک خطرہ خیال کیا جا رہا ہے۔

وفاداری اور وطن پرستی کی بنیاد حقائق کی تنقیدی فہم پر ہونی چاہیے، اور اس بات پر بھی کہ اس سمجھتے ہوئے [illegible] اپنے لوگوں اور بقیہ نوع انسانی کے مقروض ہیں۔ جاری پالیسی کے ساتھ غیر تنقیدی اتحاد (بالخصوص جب اس کی لاگت اس قدر ناقابل تصور ہو) کو غالب ہونے کی اجازت نہیں [illegible]

[illegible] مطلق طور پر عراقی عوام کے خلاف ایک سامراجی جنگ تھی، صدام حسین کو ہرانے اور [illegible] کی کاوش کے [illegible] کے طور پر انہیں ہرانے اور مارنے کی کاوش۔ تاہم [illegible] بے وقت اور غیر معمولی خونیں [illegible] کے طور پر

امریکیوں کا تاثر قائم رکھا جا سکے۔ یہ چیز امریکیوں پر بھی اثر انداز ہو سکتی تھی جو موجودہ ہم عصر مشرق میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ آخری مرتبہ بغداد 1258ء میں منگولوں نے [illegible] کی ایک زیادہ حالیہ مثال پیش کی۔

[illegible] کی جانب سے ایک دور دراز غیر سفید فام دشمن کے خلاف [illegible] کی [illegible] غیر معمولی مثال کی راہ میں کوئی مقامی مانع موجود نہ ہو [illegible] Kiernan [illegible] پرچھتے ہیں کہ (چند افراد [illegible]) امریکی دانشور 1970ء کی دہائی سے [illegible] کے بارے میں اس قدر غیر تنقیدی کیوں تھے۔ [illegible] "خود اپنی تہذیب کے بارے میں [illegible] رہا فخر" حقیقی تو لیکن "اس کا جو شیلے اظہار کی وجہ سے غلط راہ پر [illegible] [illegible] آپ پر فخر [illegible] کافی حد تک، "Kultur" [illegible] ثقافت کا تحت [illegible] "جارحیت" بن جانا [illegible] طرح امریکیوں کا احساس برتری [illegible] سے ابھری اور [illegible] کا [illegible] رہا تھا۔

> ان کے دور واقع ہونے نے امریکی اہل دانش کو جدید دور میں زندگی یا تاریخی حقیقت سے ایک یکساں دوری عطا کی۔ معترضین یا ناراض افراد کے لیے [illegible] آسان نہیں تھا۔ جنگ کے برسوں کے مزاحمتی ادب میں ایک مخصوص اصلاح پن، صحافت کی سطح سے اوپر اٹھنے میں ایک ناکامی موجود تھی...... اس میں تخیلاتی گہرائی یا تنک کا فقدان تھا جو صرف متحرک ماحول سے اخذ کی جا سکتی ہے...... عالمی جنگ کے بعد سے دانشور عوامی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے لگے جن کا حتمی محرک عسکری۔ صنعتی کمپلیکس تھا۔ انہوں نے [illegible] منصوبہ سازی اور سائنسی جنگ، جدل اور شورش کو کچلنے کے طریقے وضع کرنے میں حصہ لیا، انہیں بڑے مطالبے کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں مدعو کیا گیا، صدور نے انہیں دانش کے ذریعے نوازا۔ ساری سرد جنگ کے دوران دانشور لاطینی امریکہ پر مطالعہ میں مصروف رہے، "اچھی ہمسائیگی" کی آئیڈیالوجی کی حمایت کی، یو ایس اور باقی ماندہ دنیا کے درمیان مفادات کی ہم آہنگی کی تائید کی۔"

1991ء کی خلیجی جنگ پر اس کا اطلاق پوری قوت کے ساتھ ہوتا ہے۔ امریکیوں نے [illegible] یقین کے ساتھ ٹیلی وژن پر جنگ کو دیکھا کہ وہ حقیقت [illegible] تھے، جبکہ انہوں نے جو دیکھا وہ تاریخ کی سب سے زیادہ کور (cover) کی گئی اور سب سے کم رپورٹ کی گئی جنگ تھی۔ تصاویر اور [illegible] پر حکومت کا مکمل کنٹرول تھا، اور نمایاں امریکی میڈیا نے [illegible] نقل کی، اور سی این این وغیرہ نے [illegible] دنیا بھر میں دکھایا۔ دشمن کو پہنچنے والے نقصان پر مشکل ہی کوئی توجہ دی گئی جبکہ چند دانشور خاموش اور لاچار

محسوس کر رہے تھے، یا پھر انہوں نے "عوامی" مباحث میں اس طرح حصہ لیا کہ جنگ کرنے کی سامراجی [illegible]

[illegible] اس قدر غالب آ گئی ہے کہ (بقول جولیان بینڈا) پیشے کا احساس ہی غائب ہو گیا ہے۔ پالیسی کے مطابق چلنے والے دانشوروں نے ریاست کے طور طریقوں کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ تنقیدی احساس کو اکثر بہ آسانی اٹھا کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اور جن دانشوروں کے ذمے اقدار اور اصول ہیں [illegible] ادبی، فلسفیانہ، تاریخی ماہرین [illegible] امریکی یونیورسٹی نے اپنی فراخدلی، یوٹوپیائی پناہ گاہ اور شاندار [illegible] [illegible] پوسٹ ماڈرن ازم، دیباچے سے تجزیے [illegible] New Historicism [illegible] neo pragmatism جیسے مسائل انہیں country of the blue میں لے جاتے ہیں۔ [illegible] شش قتل اور فرد کی ذمہ داری کے [illegible] میڈیا [illegible] امید وار پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

۱۱۔ راسخ العقیدگی اور اقتدار کو چیلنج

[illegible] "آئیڈیالوجی کی تحلیل نو" کی بلند آواز میں یاد دہانی چاہتے ہیں، جس کے عناصر میں مغربی یہودی۔ عیسائی ثمرات، غیر مغربی دنیا کی ستی پسماندگی، مختلف غیر ملکی مسائل کے خطرات، [illegible] مخالف "سازشوں" کی بڑھتی ہوئی تعداد اور cononical تصانیف، مصنفین و نظریات کے متعلق آرا [illegible] خصوصی طور پر دوسری ثقافتوں کو پیتھالوجی (مطالعہ امراض) اور / یا علاج کے تناظر میں دیکھا جاتا [illegible] The African [illegible] The Latin " یا "The Republic of Fear" یا "The Arab Predicament" یا "Condition [illegible] A [illegible] [illegible] ہے۔

دوسری طرف غالب عوامی سطح پر اگست 1991ء سے پہلے تک کسی نے بھی معاشرہ، ثقافت یا تاریخ کے [illegible] نہیں دی تھی، اس کے بعد فوری معلوماتی کتابچوں اور ٹیلی وژن پروگرام کو روکنا تقریباً [illegible] "The Republic of Fear" 1989ء میں منظر عام پر آئی اور توجہ حاصل نہ کر سکی۔ بعد میں [illegible]

[illegible] پوزیشن" پیش کرتا تھا جو ایک [illegible] تاریخ اور تہذیبی [illegible] کی صورت سے جس [illegible] کرتا تھا۔ [illegible] مغربی (بقول نے پال) نقل نویس استعمال تو کر سکتا تھا لیکن ایجاد ہرگز نہیں۔

دوسری طرف "دوسروں" کے ساتھ ساتھ "اپنی" ثقافتی تشکیلات کی گتھیاں سلجھانے کا ایک نیا امر ہے جو [illegible] اور [illegible] نے ہمارے سامنے پیش [illegible] میں سیزن وات نے [illegible] وجہ سے [illegible] representational tropes [illegible] figure of speech [illegible] (metonymy) استعارے، تشبیہ یا علامت کی صورت میں ہو۔ لوکاس، فریڈرک جیمسن، وو کو ورید اسار تر، ایڈورنو اور [illegible] کے کام سے ہم انضباط اور قوت کی ایک واضح تفہیم حاصل کرتے ہیں جس کے تحت ثقافتی [illegible] جمالیاتی اور شاعری وجذبے کو بھی انتظامیہ اور شے کی صورت دیتی ہے۔

تاہم مرکزی طور پر ان اخلاق پسند میٹروپولیٹن نظریہ دانوں اور جاری یا تاریخی سامراجی [illegible] درمیان دراز بہت وسیع ہے۔ مشاہدہ، بیان، منظم تخیل اور نظری discourse کے فنون میں [illegible] داریوں کو نظر انداز کیا گیا ہے؛ اور ان نئی نظری دریافتوں نے باریک بینی کے ساتھ اپنے [illegible] تیسری دنیا میں مزاحمتی ثقافتوں کی پیدا کردہ حریت پسند توانائیوں کے درمیان اتصال سے [illegible] سے دوسری اقلیم میں براہ راست اطلاقات شاذ ہی ملتے ہیں۔ مثلاً جب آرنلڈ Kurpat [illegible] تاکہ اس کے متون میں شامل طاقت اور معتبر تجربے کی تفسیر کر سکے۔[illegible]

ہم قیاس کر سکتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے کہ مغرب میں پیدا ہونے والے حریت پسند نظریاتی (تھیوریٹکل) [illegible] میں ٹھوس حریت پسند عناصر رکھنے والی ثقافت کے لیے پیش رفت کا امکان انتا مدھم کیوں نظر آیا۔

میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ 1985 میں خلیج [illegible] نے مجھے [illegible] کی دعوت دی۔ مجھے پتا چلا کہ [illegible] بہتری کے لیے [illegible] سفارشات بھی پیش کرنا تھا۔ [illegible] نسبت شعبہ انگریزی میں داخلہ لینے والے نوجوانوں کی تعداد [illegible] نصاب وانسانیات (یعنی گرامر اور اصواتی ہیئت) اور ادب [illegible] ورتی نہایت راسخ العقیدہ تھے، جیسے کہ قدیم [illegible] یونیورسٹیوں (مثلاً [illegible]) میں

[illegible]

[illegible] اسلامی حرکے [illegible] پر لپٹے ہوئے تھے (بعد [illegible] بھی خاصی تعداد حاصل کر لی تھی)۔ 1989 میں [illegible] (سامراجی ثقافتی اساتیر کے متبادل [illegible] کے بارے میں سوال [illegible] سے متعلق [illegible] میں اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible] بھی حکمران اور منتظم کی زبان تھی، وہاں ایک عملی زبان یا [illegible] کے ساتھ مقابلہ آرا ہے۔ چونکہ [illegible] اور روایت کی قوت رکھتی ہے، اس لیے انگلش ایک کمتر [illegible]

[illegible]

بہت سی نئی دلچسپ برادریاں ابھر رہی ہیں۔ اس نئی اطاعت گزاری کو جانچنے کے لیے ہمیں ملاؤں اور سیکولر حکام کی جانب سے (ملعون) سلمان رشدی کے ناول کے خلاف لگائے جانے والی پابندیوں اور ممانعت پر اسلامی دنیا کی حیرت انگیز مجہولیت کو لمحہ بھر کے لیے ذہن میں لانا ہوگا۔ [illegible] [یہاں مصنف نے سلمان رشدی کے خلاف ایرانی حکمران خمینی کے فتوے اور اسلامی دنیا کے ردعمل سے متعلق رائے دی ہے جو (نا قابل اعتراض ہونے کے باوجود) ہم بوجوہ حذف کر رہے ہیں۔ مترجم۔]

نئی کمیونٹیز اور ریاستوں کے اندر نہایت اہم deformations موجود ہیں جو اب بوائش [illegible] عالمی۔ اینگلو گروپ کے اندر پہلو بہ پہلو اور جزواً موجود ہیں۔ اس گروپ میں نہایت [illegible] [illegible] (anglophone [illegible]) [illegible] شناخت دیتی ہیں۔ حالیہ عشروں میں 'اسلام' نامی ایک حیرت انگیز [illegible] بھی اسی قسم کی ایک ڈیفارمیشن ہے۔ دیگر میں 'کمیونزم'، 'جاپان'، اور 'مغرب' شامل ہیں۔ [illegible] توانائیاں اور پھیلاؤ کے لیے مواقع کی پریشان کن کثرت [illegible] [illegible] کی قدر افزائی کر سکتے ہیں۔ یہ گروہیں بے حس مقابلہ بازی کے بجائے قرابتوں، ہمدردیوں [illegible] ذریعے باہم بندھے ہوئے ہیں۔

نوآبادیت ختم ہونے کے پرجوش زمانے اور تیسری دنیا کی قوم پرستی کے ابتدائی دور میں [illegible] اس بات پر توجہ [illegible] کہ نوآبادیاتی مخالف دھڑوں میں کس طرح ایک بھرپور جوش [illegible] بے پناہ ہوگی۔ خالص اور معتبر اسلام، یا افریقی مرکزیت، negritude، یا افرادیت [illegible] اپنی ایک طاقت ور ردعمل رکھتی تھیں، اس آگاہی کے بغیر کہ وہ نسل پرستیاں اور روحانی جوہر واپس [illegible] [illegible] نے نوآبادیت کے خاتمے جیسی بڑی سماجی سیاسی تحریک کو غیر تربیت یافتہ قوم پرست شعور کے باعث لاحق خطرات پر بات کی۔ [illegible] سلامتی کے خطرات اور نوخیز انقلابی ریاست کو تحفظ دینے کی ضرورت پر زور دینے والے مختلف ملاؤں، کرنلوں اور [illegible] [illegible] دیا۔

بہت سی ایسی ریاستوں یا حکومتوں کا نام لینا ممکن نہیں جو نئی بعد از نوآبادیت بین الاقوامی صورت حال میں فعال دانشورانہ و تاریخی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہیں۔ [illegible]

ہیں۔ [illegible] سیاست دان سب سے پہلے سرحدوں اور پاسپورٹس کی ضرورت پر زور دیتے نظر آتے [illegible] کی عوامی ایک تہائی آزادی اور نوآبادیاتی آقاؤں کے غصب کردہ روحانی ملک کی علامتی نقشہ [illegible] [illegible] بندوقوں، جھنڈوں، سرحدوں، پولیس فورسز، کسٹمز اور دیگر کنٹرولز کے عالمی نظام [illegible] صورت [illegible] ترین اور فرسودہ ترین بین الاقوامی [illegible] سے ایسا ہی سوال پر [illegible] [illegible] کے پوچھنے کے سوال پر غور و فکر [illegible]

[illegible]

[illegible] "Anthills of Savannah" [illegible] اور بےدل کرنے والے منظر [illegible]

[illegible] نوآبادیاتی عہد [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کی مثال [illegible] کا نام دیا۔ [illegible] بعد نوآبادیت عہد کے آخر میں ایک [illegible]

[illegible] موضوعات ایک نوثقافتی عہد تشکیل دیتے ہیں اور آپ دنیا بھر [illegible] مجھے یقین ہے کہ ہمیں کچھ کم پرکشش نظر (میری [illegible] سلمان رشدی کی

تصنیف کے متعلق یہاں چند مزید جملے حذف کیے جا رہے ہیں۔ مترجم۔)

[illegible]
روابط میں آج کے دلچسپ سیاسی اور ثقافتی ملاپ ملتے ہیں۔ جب ہم قابلِ قدر ادبی تحریریں پڑھتے [illegible]

اب میں کچھ زیادہ ٹھوس انداز میں بات کرنا چاہوں گا۔ صرف کسمپرسی کے مارے ہوئے، پریشان حال اور بے گھر پناہ گزین ہی سرحدیں پار کرنے اور نئے ماحول میں بسنے کے خواہش مند [illegible] مہیب نظام بھی ہر جگہ موجود ہے۔ رکاوٹوں کے پیچھے [illegible] Mattelart [illegible] پروڈکشن اور ڈسٹری بیوشن کو کنٹرول کرتی ہیں [illegible] ثقافت کے تمام شعبے (نہ کہ صرف نیوز براڈ کاسٹنگ) پر بھی کارپوریشنز کے [illegible] چھوٹے سے حلقے نے دھاوا بولا یا اسے اپنے اندر محبوس کر لیا۔"

اس کے متعدد نتائج سامنے آتے ہیں۔ اول، بین [illegible] اجتماعیت کے آئیڈیالوجی سے تحریک یافتہ کتابے [illegible] ہیں، واقعی۔ مثلاً کیریبین یا افریقی ماحول میں بیچک [illegible] "پوسٹ ماڈرن" یا قومی میدان کے خد و خال اب [illegible] مصنفین و قارئین مقامی حالات سے [illegible] دوسری طرف نواحی خطوں میں استبدایہ کے ماحول میں فرق کا تجزیہ کریں تو ان حالات کو ذہن میں رکھنا مفید ہوگا۔ چار مرکزی مغربی نیوز ایجنسیوں کے طریقۂ کار (کہ بین الاقوامی ٹیلی ویژن چینلز کے صحافی کس طرح دنیا بھر سے تصاویر منتخب، جمع اور براڈ کاسٹ کرتے ہیں یا "I Love Lucy" اور "Bonanza" جیسے ہائی [illegible] نے حتیٰ کہ لبنانی سول جنگ میں بھی کیسے جگہ بنالی) کے مقابلے میں ہماری تنقیدی کاوشیں [illegible] ابتدائی قسم کی ہیں، کیونکہ میڈیا نہ صرف ایک بھرپور مربوط عملی نیٹ ورک بلکہ "ترتیل (articulation) کا ایک نہایت مستعد طریقہ" بھی ہے جو دنیا کو باہم مربوط کیے ہوئے ہے۔

معاون عسکری اور آبادی سے متعلقہ عوامل کے ساتھ ثقافت، معاشیات اور سیاسی طاقت کی ترتیل اور پیداوار کرتا ہوا یہ عالمی نظام ناقابلِ پیمائش ورائے قوم امیجز پیدا کرنے کا ادارتی رجحان رکھتا ہے جو اب [illegible]

الاقوامی سماجی ڈسکورس اور عمل کی نئے سرے سے سمت بندی کر رہے ہیں۔ 1980ء کی دہائی میں "دہشت گردی" اور "بنیاد پرستی" کی دو کلیدی اصطلاحات کو بطورِ مثال لیں۔ ایک کے معاملے میں آپ سنی اور شیعوں، [illegible] کی کی ٹیکٹریوں اور امیجز سے رجوع کرنا پڑ [illegible] مراکز میں قائم فکری اور دانشورانہ فیکٹریوں سے ماخوذ ہیں۔ [illegible] وہ اپنا استعمال کرنے والے کسی [illegible] کرنے والا مخصوص اخلاقی دفاع اور کسی بھی [illegible] ہے۔ ان دو مہیب تخفیفات (reductions) نے کیونکہ بہ [illegible] کے ساتھ ساتھ افواج و حرکت میں [illegible]

[illegible] ابھرتے ہوئے (مثلاً) مابعد نوآبادیاتی اینگلوفون یا فرانکوفون (انگلش اور فرانسیسی گو) ادب میں [illegible] قارئین کے نئے کھلے ماحول میں ہی بنیادی تشکیلات ہدایت پاتی ہیں [illegible] وضاحتی جاتی [illegible] عوامل کے ذریعے جن کا مقصد رائے ہموار کرنا، [illegible] انگی وطن پرستی کو فروغ دینا ہے۔ ان ذرائع سے لوگوں کی ایک بہت بڑی [illegible]

[illegible] بین الاقوامی یا ورائے قوم تخیل کی قسمیں کہہ لیں [illegible] فرد سے غالب جاری [illegible] بعد از نوآبادیاتی معاشروں میں بھی اتنی ہی درست ہے [illegible]

[illegible] مسلم یا افریقی یا ہندوستانی یا جاپانی اپنے اپنے انداز میں اور اپنی خطرہ زدہ [illegible] امریکی طور طریقوں یا سامراجیت کے خلاف حملے کرتے ہیں۔ وہ تفصیل، [illegible] پر اس سے زیادہ توجہ نہیں دیتے جس کا نشانہ انہیں مغرب نے بنایا۔ یہ بات امریکیوں

[illegible] لیے بھی درست ہے [illegible] کٹر تسلیم کرلیں یا پھر آخری دم تک لڑیں۔

یہ سرحدی جنگیں بنیاد کو محور بنانے کا ایک اظہار ہے [illegible] افریقہ والے کو افریقی، مشرق والے کو مشرقی، مغرب والے کو مغربی [illegible]

[illegible] میں جمہوری تحریکیں، فلسطینی انتفاضہ، مختلف سماجی، شمالی و جنوبی امریکہ میں ماحولیاتی اور نسوانی تحریک۔ تاہم، ان تحریکوں کا اپنی سرحدوں سے باہر کی دنیا میں دلچسپی لینا مشکل ہے۔ [illegible] فلپائنی، یا فلسطینی یا برازیلی اپوزیشن تحریک کا حصہ ہیں تو آپ کو روزمرہ جدوجہد کی (tactical) متعلقہ ضروریات سے نمٹنا پڑے گا۔ تاہم، میرے خیال میں اس قسم کی [illegible] ایک مشترکہ استدلالی آمادگی ضرور پیدا کر رہی ہے۔ شاید ہم اس تفہیم میں مشکل [illegible] ہوئی حکمت عملیوں کے متعلق ایک بین الاقوامیت پسند جوابی ترتیل کے طور پر بات شروع [illegible]

یہ بین الاقوامیت کونسی نئی دانشورانہ اور ثقافتی سیاست کا تقاضا [illegible] بارے میں ہمارے روایتی اور یورپ پر مرکوز نظریات میں کیا اہم تبدیلیاں آنی چاہئیں [illegible] زبانیں ہیں اور سرحدوں اور بر سرِ جنگ جوہروں کی منطق اجتماعی ہے، چنانچہ ہمیں [illegible] کرنا چاہیے کہ دنیا کا نقشہ کوئی الوہی یا اعتقادانہ لحاظ سے منظور شدہ [illegible] سیکولر مکاں (سپیس) اور انسان کی تعمیر کی ہوئی خود مختار تواریخ کی [illegible] ہیں۔ اس ساری کتاب کے دوران میں کہتا آیا ہوں کہ انسانی تجربہ [illegible] میں لینے کی بات کر رہا ہوں جو جادوئی کنجیوں، خصوصی الفاظ و آلات کے بغیر جانی اور پرکھی جا سکتی ہے۔

ہمیں انسانیت پسندانہ تحقیق کے لیے ایک مختلف اور جدت پسندانہ مثال کی ضرورت ہے۔ [illegible] سیاست اور جاری دور کی دلچسپیوں میں صاف گوئی کے ساتھ منہمک ہو سکتے ہیں [illegible] کھلی آنکھوں [illegible] تجزیاتی توانائی اور شائستہ سماجی اقدار کے ساتھ۔ یہ سماجی اقدار "انڈیا" یا "امریکہ" جیسی شناخت میں دلچسپی

[illegible] کے درمیان جدوجہد کرتی ہوئی کمیونٹی میں زندگی کو [illegible] کی اہمیت گھٹانی نہیں چاہیے۔ [illegible] قابل مواخذہ و احترام کی جگہ پر نصب کر [illegible] اور ان کے متبادل نظریے [illegible] (Black Athena) [illegible] ایک تہذیب [illegible]

[illegible]

[illegible] روایت کی ان قسموں میں حق ہے [illegible] اور تحکم پسند مطالعات میں بھی جکڑی ہوئی ہے۔ ان مطالعات کا [illegible] جدیدیت (انتباہ) کی روبروئی سے بچاتا ہے۔ عرب [illegible] عمران سے

[illegible] ایک [illegible] کا [illegible] روایت سے [illegible] میں [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] روایت [illegible]
[illegible] قوتوں کو رکھتا ہے

> اہل اقتدار خلافت کی ثقافت کے مطابق سوچ [illegible] رکھنے والے ہر شخص کو اہل الاحداث (بدعت یا اختراع والے لوگ) قرار دیتے اور اس [illegible] خطاب کے ساتھ اپنی اسلامی نسبت سے [illegible] ہیں۔ اس سے وضاحت ہوتی ہے کہ احداث (جدیدیت) اور محدث (جدید، نیا) کی اصطلاحات کس طرح ایسی شاعری کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی گئیں [illegible] اصولوں سے منحرف تھی۔ یہ اصطلاحات بالاصل مذہبی فقہی [illegible] میں [illegible] جدیدیت حاکم اسٹیبلشمنٹ کو اپنے عہد کی ثقافت پر ایک سیاسی یا دانشورانہ [illegible] رہے مثالی معیاروں کا احترام معلوم ہوئی۔ چنانچہ عرب حیات میں [illegible] مذہبی کے ساتھ [illegible] اور حقیقت آج بھی ایسی ہے۔"

اگرچہ جدیدیت "مواقف" میں ایڈونس اور اس کے ساتھیوں کا کام عرب دنیا سے باہر [illegible] ہے، لیکن اسے ایک کہیں زیادہ بڑی بین الاقوامی تشکیل کے جزو کی حیثیت میں دیکھا جا سکتا ہے جس میں آئرلینڈ کے فیلڈ ڈے مصنفین، ہندوستان میں Subaltern Studies، مشرقی یورپ کے زیادہ [illegible] پسند مصنفین اور متعدد کیریبین دانشور و آرٹسٹ شامل ہیں جن کا نسب سی ایل آر جیمز سے ملایا جا سکتا ہے (ولسن ہیرس، جارج لیمنگ، ایرک ولیمز، ڈیرک والکوٹ، ایڈورڈ براتھ ویٹ، ابتدائی دور کا وی ایس نائپال)۔ ان [illegible]
[illegible]
معاملے میں کہا، "آئرش پن کی اسطورہ، آئرش بلاغت سے متعلق نظریات بھی سیاسی موضوعات [illegible] انیسویں صدی میں قومی کردار کا تصور ایجاد ہونے کے بعد سے ادب انجام کار انہی موضوعات سے مربوط [illegible] چنانچہ ثقافتی [illegible] تمام قسمیں کس طرح وضع ہوئیں، ان کا مقصد کیا تھا، کس نے وضع کیں اور ان کے اجزا کیا تھے۔

یہ کہیں زیادہ آسان ہے۔ امریکہ کے اپنے متعلق سرکاری امیج میں یہ تشویش تک دفاع پسندی سرایت کر گئی، بالخصوص اس کے قومی ماضی کی پیش کاریوں میں۔ ہر معاشرہ اور سرکاری روایت منظور شدہ بیانیوں کے

[illegible]
[illegible] ثقافتی و سیاسی حیات پر ناقابل تصور اثر مرتب کرتے ہیں۔ ان میں سے دو عناصر [illegible] امریکہ بطور ریپبلک کا معنی شدہ اور امریکی سیاسی حیات بطور جمہوری معاشرہ کا ہراول [illegible] دو صورتوں میں خود [illegible] دانشورانہ کوششیں کی ہیں جو کسی کی [illegible] قبول شدہ روایتوں [illegible]
[illegible] قبول شدہ اصولوں [illegible]

[illegible]

[illegible] امریکی زاویے سے قابل قبول [illegible] بالخصوص ایک وفاقی ادارے میں [illegible] پتہ [illegible] "بے مثال حیثیت" کو [illegible] آئین [illegible] کا [illegible] اسطورہ" قرار دیا۔

[illegible] ایک [illegible] قومی کہانی کی صورت اختیار کر لی تھی۔ [illegible] متعلق [illegible] ایک زیادہ مصلی [illegible] زیادہ بے قرار ہے، مقصود [illegible] مرکزی [illegible] دیگر معاشروں اور اقوام کے ساتھ ان کے تعلقات [illegible] اور یوں اس کی پیچیدگی اور [illegible]

ایک اور غیر معمولی [illegible] کی سنجیدہ انداز میں JFK سے متعلق پیدا ہونے والا

اختلاف رائے ہے جو 1991ء کے اواخر میں ریلیز ہوئی۔ اس فلم کا بنیادی قضیہ [illegible]
امریکیوں کی منصوبہ بندی تھا جو [illegible] تھے۔ [illegible]
[illegible] کا شکار ہے، اور یہ بھی [illegible]
حامل اتنی بہت سی غیر سرکاری ایجنسیوں [illegible] اخبارات، اسٹیبلشمنٹ مورخین، سیاست دان [illegible] نے اس فلم پر
[illegible]
[illegible]
بات کی تردید میں ہزاروں صفحات لکھتا ہے کہ سازشیں امریکہ میں اس لیے [illegible]
اور زیادہ معصوم دنیا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ منظور شدہ "تجزیاتی" [illegible]
صدام حسین، وغیرہ) کے خلاف سرکاری امریکی سازشوں اور قتل کی کوششوں کی [illegible]
میں رہا قائم نہیں کیے گئے اور یادو باتوں کو نظر انداز کیا گیا۔

اس میں سے بڑے فطری نتائج کا ایک مجموعہ اخذ ہوتا ہے۔ [illegible]
[illegible]
ریاست کی ہے، اور اگر دانشوروں کے خیال میں اس شناخت کے لیے [illegible]
اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسی طریقے سے تعمیر کردہ دیگر شناختیں بھی اسی طرح کی [illegible]
ادب میں دلچسپی رکھنے اور ثقافت کا مطالعہ کرنے والوں کی تعلیم کافی حد تک مختلف عنوانات [illegible]
تحقیق لکھاری، خود انحصار اور خود مختار تصنیف، قومی ادب، الگ الگ اصناف [illegible]
[illegible]
فرانسیسی، جاپانی اور عربی الگ الگ چیزیں نہیں، یا مغرب [illegible]
تھوڑے بہت مختلف ورژن ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ "Great Expectations" کے بارے میں ایک
مضمون اور ڈکنز کا اصل ناول "Great Expectations" ایک ہی چیز ہیں۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ
"شناخت" سے وجودیاتی طور پر طے شدہ اور ابدی طور پر متعین استحکام یا بے نظیر حیثیت [illegible]
[illegible] مراد نہیں کہ جو اپنے آپ میں کل اور کامل ہو۔ میں کسی ناول کی [illegible]
[illegible]
اور میری نظر میں ادب [illegible]
تحقیق [illegible] شامل تھے۔ [illegible]
والوں نے غیر استحکامی اور تحقیقی [illegible]

[illegible] ہوتا ہے، وہ کیسے مخصوص چیز ہیں انجام و نتائج [illegible]

[illegible]

[illegible] مقصد بازی اور تقابل آپ کو زیادہ آگے تک نہیں لے جاتی۔

یہاں آلودگی (contamination) کا لفظ استعمال کرنا غلط ہے [illegible] سے یہ لازمی تصور کے طور پر [illegible] ذہن میں آتا ہے۔" ان [illegible] میں [illegible] پڑھے ہوئے متون میں اشتعال کیسے پیدا کرتے ہیں۔ اب ہم تاریخ کے اپنے تصورات سے [illegible] جو سیدھ میں ترقی [illegible] روایت پر زور دیتے ہوں۔ [illegible] تشکیلات کا [illegible] جدوجہد کی تصدیق کرتے ہیں جنھوں نے انھیں بطور متون اور بطور تاریخی تجربات بھی ظہور بخشا اور یہ بھی ہے کہ وہ ادب کی ترکیب اور مطالعہ کے لیے قوم پرست بنیاد کو اس قدر زور دار انداز میں چیلنج کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ جب ہم ادبی تجربات کے ایک دوسرے میں پیوست اور باہم منحصر ہونے کی اصل کیفیت قبول [illegible] میں تو (قومی سرحدوں اور جبری قانونی قومی خود مختاری [illegible]) تاریخ [illegible] اور [illegible] بیدار ہستیوں [illegible] میں قطب [illegible] رہتے ہیں۔ [illegible] مقدر رہتے ہیں جب ایک طرح کا قبول شدہ متون بن جاتی ہے۔ [illegible] توڑ [illegible] کی خاک چھاننے کا [illegible] تبدیل شدہ [illegible] اپنی طویل العمر صورتیں [illegible] غلام بیانیے، نسوانی ادب اور جیل۔ اس ادب کے قاری اور مصنف کو اب ضرورت نہیں رہتی کہ وہ محدود و محفوظ، مستحکم قومی شناخت، طبقہ، صنف یا پیشے [illegible] فلسطین یا جیل میں Genet، تمدن میں [illegible] Kincaid [illegible] سوچ سکتا اور تجزیہ کر سکتا ہے۔

ہمیں یہ سوالات پوچھنے اور ان کا جواب دینے کے لیے اپنے افق وسیع کرنا ہوں گے کہ [illegible] پڑھا اور لکھا جائے [illegible] آخری مضامین میں سے ایک کا جملہ [illegible] philological (علم اللسان) [illegible] پروفیشنل طلب و غیر مقبولیت اور [illegible] عظمت کے خطرات [illegible] ہوگا۔ کیونکہ [illegible] میڈیا اور [illegible] کے اس دور میں [illegible] پروفیشنل ازم یا [illegible] اس کے کوئی نتائج مرتب نہیں ہوتے۔ متن اپنی ہیئت میں [illegible] چھوٹی سیاست کے ساتھ بندھے ہوتے ہیں اور اس سے [illegible] کوئی بھی شخص [illegible] چیز کو خیرہ نہیں کرسکتا، بالکل اسی طرح جیسے کوئی [illegible] متون [illegible]

[illegible] میں نہیں ہوتیں اس میں دلچسپیاں تو تھیں، [illegible]

[illegible] کوئی بھی خلاف اس بحث سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ [illegible] پرورش کیا ہے [illegible] میں ایسا محسوس نہیں کرتا۔ [illegible] کی اجازت نہیں دیتی۔ [illegible] پیش آنے پر میں بھی کسی اور شخص جتنا ہی [illegible]

[illegible] Bound to Lead [illegible] Nye [illegible]

[illegible] ہوں۔ [illegible] [illegible] جو مستقبل کی صورت گری کی عظیم ترین صلاحیت رکھتی ہے۔ [illegible] ہیں۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ کیا لوگ طاقت [illegible] [illegible]

میرے خیال میں اس دنیا میں commodification اور [illegible] تشکیل کا آغاز کرتا ہے جو ثقافتی ڈسکورس میں بالادستی رکھتا ہے۔ [illegible] روشن اور ارادے کی [illegible] پیچیدگی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ انسانی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی شاذ ہی ایک سے دوسری ثقافت میں طاقت اور [illegible] درست ہے) اور میں کچھ آگے چل کر اس بارے میں دوبارہ بات کروں گا۔ [illegible] ہی کبھی اتنے جدا جدا اس قدر جیسے انداز میں تخفیف شدہ اور اپنی [illegible] کے بارے میں اس قدر مکمل طور پر تشکیل شدہ رہے ہیں۔ [illegible] ہے افریقی مرکزیت، یورپی مرکزیت، مستشرقیت، [illegible] (rhetoric) [illegible] Humanities in American Life [illegible] پرستوں اور دیسی امریکیوں (جو سب کے سب حقیقی کثیر الثقافتی اور نئے علم کی بات [illegible]) [illegible] ''مغربی تہذیب'' کے لیے بڑا خطرہ خیال کرتے ہیں۔

''اعلیٰ ثقافت کا نمونہ'' [illegible] Humanities [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] اس یوں میں اعلیٰ تعلیم ''شفا'' [illegible] humanities [illegible] اپنی روایت [illegible] حاصل کر سکتے ہیں [illegible] pronouns (ہم، ہماری) [illegible] [illegible] بائبل اور [illegible] مقصد کا [illegible] ثقافت [illegible]

[illegible] موجود ہیں جن کی بدولت ہم دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتے ہیں [illegible] الفاظ میں: ''ہم'' امریکی خود کو تاریخ کا حتمی مقصد دلاتے دیکھ سکتے ہیں۔

[illegible] سامراجی تسخیر و آزادی کے ساتھ [illegible] یہودی مسیحی یا مغربی ورثے کی بازیابی کا نام [illegible] یہودی مسیحی روایت نے قتل و غارت سے دوچار کیا) سے پاک اور غیر مغربی دنیا [illegible] روایت کی مہم جوئیوں سے بری۔

تاہم کثیر الثقافت عموم نے درحقیقت معاصر امریکی اکیڈمی میں ایک مہمان نواز پناہ گاہ پائی ہے اور یہ غیر معمولی حیثیت کا حامل تاریخی امر ہے۔ [illegible] راجر کمبال اور [illegible] کے ہم قدم ہیں۔ ''سیاسی درستگی'' کو اپنا [illegible] رجعت پسندانہ مفروضے [illegible]

[illegible] چنانچہ اب ہم استادوں کو وہ تصور پڑھاتے [illegible] اپنے سیاق و سباق سے قطعاً علیحدہ کر دیا گیا ہے [illegible] ادب، فلسفہ اور تاریخ جیسے مختلف [illegible] اشیا منتخب کرنے کے انداز میں [illegible] ایک افریقی مرکزیت کا حامی یا ڈی کنسٹرکشن پسند بن سکتا/سکتی ہے۔ اس [illegible] کے اوپر پروفیشنل مہارت کا زیادہ طاقتور نظریہ ہے جس کا مرکزی آئیڈیالوجیکل بوجھ تخصیص کرنا [illegible] commitments [illegible] آپ کی کاوشوں کے ماتحت ہوں۔ اسی طرح آپ اپنی کمیونٹی یا معاشرے کے بجائے ساتھی ماہرین کی کارپوریٹ انجمن کے آگے زیادہ جواب دہ ہیں۔ ''امور خارجہ'' یا ''سلاوی یا مشرقی وسطیٰ کے مطالعات'' میں [illegible] قانون [illegible] کام کرتے ہیں۔ چنانچہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ... ہیں۔

[illegible]

[illegible] ... کو چند و سیکنڈ کی ساؤنڈ [illegible] ... یاہم چند منٹ کے لیے [illegible]

[illegible]

[illegible] ... ثقافتی [illegible] ... تھی۔

[illegible] ... (hegemony) [illegible] استعمال [illegible] Nye [illegible] ... ثقافتی ڈسکورس اور ماتحت غیر مغربی دنیا میں یو ایس پالیسی کے [illegible] ... حکومت کا سوال نہیں ہے۔ اس کے بجائے [illegible] پابندیوں اور پریشرز کا [illegible] ... ثقافتی [illegible] اپنی بنیادی طور پر سامراجی شناخت اور اس کی سمت قائم رکھتا ہے۔ [illegible] ... مرکزی دھارے کی ثقافت وقت گزرنے پر ایک مخصوص باقاعدگی، سالمیت یا [illegible] ... بات کہنے کا ایک اور انداز یہ ہے کہ آپ معاصر ثقافت میں غلبے کے تنے [illegible] ... جیمسن نے کنزیومر ثقافت کی بنیاد پر یہ دلیل دی جس کی مرکزی [illegible] ... ثقافتی ترتیب سازی میں ایک نئی اور انتخابی بے قاعدگی اور ملٹی نیشنل سرمائے کی

مہارت کو تیجے [illegible] میں [illegible] آپ کی قابلیت [illegible] یونیورسٹی، ایک [illegible] اور ایک پیشہ [illegible] محفوظ رہتی ہے اور آپ کی [illegible] McCaughey نے [illegible] بین الاقوامی امور میں [illegible] International Studies and Academic Enterprise: A Chapter in the Enclosure of American Learning [illegible]

یہاں میں امریکی معاشرے کی ثقافتی ساخت [illegible] ایک مخصوص [illegible] بیان کر رہا ہوں جس نے ثقافت اور سامراجیت کے درمیان تعلق [illegible] صدی میں [illegible] تاریخی طور پر [illegible] میں [illegible] فیصد [illegible] پالیسی میں [illegible] زیادہ مفید نہیں رہا جتنا کہ [illegible] ہے۔ چنانچہ عوامی تبدیلی [illegible] نہیں [illegible] پالیسی [illegible] کی جانب سے [illegible] (ہندوستان [illegible]) [illegible] میڈیا اور حکومت [illegible] کی جانب سے [illegible] راہوں کی [illegible] بحران کے [illegible] میں [illegible] 007 [illegible] Achille Lauro [illegible] چند میڈیا [illegible]

اطلاعات، پراپیگنڈا ماہروں، اگلی صفوں کے ٹینکوں پر سوار کیمرہ مین اور جنگی رپورٹروں کی فراہم کردہ خبروں نے جنگ کو مکمل طور پر مبہم بنا دیا ہے۔ یہ سب رائے عامہ کو روشن خیال انداز میں موڑنے توڑنے کا بے ہنگم مجموعہ ہے جو سب تجربے سے ناپسندیدگی کا ایک اور اظہار ہے۔ انسانوں اور ان کے مقدر کے درمیان خلا، جس میں ان کا حقیقی مقدر پنہاں ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے واقعات کے ڈھالے ہوئے سانچوں نے خود واقعات کی جگہ لے لی ہے۔ خوفناک ڈاکومنٹری فلم میں انسانوں کو ٹکڑوں میں چنا ہوا دکھایا جاتا ہے۔[59]

امریکی الیکٹرانک میڈیا میں غیر مغربی دنیا کی کوریج کے نتیجے میں اس دنیا سے متعلق امریکی رویوں اور خارجہ پالیسی پر اثرات کو برطرف کر دینا غیر ذمہ دارانہ ہوگا۔ میں نے 1981ء میں [illegible] (جو آج اور بھی زیادہ درست ہے) کہ میڈیا کی کارکردگی پر محدود عوامی اثر، خبریں پیش اور منتخب کیے جانے سے متعلقہ غالب سرکاری پالیسی اور آئیڈیالوجی کے درمیان تقریباً کامل مطابقت سے ساتھ مل کر غیر مغربی دنیا کی جانب یو ایس کے سامراجی تناظر کو مستحکم رکھتا ہے۔ نتیجتاً یو ایس کی پالیسی ایک غالب ثقافت سے حمایت یافتہ ہے جو

خصوصیات کے مغلوب پہلو [illegible] کے ساتھ [illegible] سے تعلق ہیں۔ [illegible] ثقافت [illegible] اور [illegible] صلاحیت کی [illegible] حقیقت میں [illegible] کی اجازت دیتی ہے، لیکن [illegible] غالب مرکزی دھارے [illegible] حاشیوں کی طرف سمت اختیار کرتی ہے۔

امریکی ثقافت میں حاشیہ گیری کا مطلب ایک قسم کی غیر اہم علاقائیت ہے۔ اس سے غیر مرکزی، غیر محوری اور غیر طاقت ور چیز کے ساتھ منسلک بے اثریت مراد ہے۔ مختصراً اس کا مطلب "متبادل" طریقوں، متبادل ریاستوں، لوگوں، ثقافتوں، متبادل تھیئٹروں، پریسوں، اخبارات، آرٹسٹوں، دانشوروں، طریقوں کے ساتھ جڑت ہے جو [illegible] چل [illegible] مرکزی یا [illegible] فیشن [illegible] میں [illegible] رائٹ ملز کے بقول مقتدر اشرافیہ سے براہ راست منسلک [illegible] پرنٹ میڈیم کے بجائے سست رو، تفکرات، کم براہ راست اور تیز عوامل کو بے عمل کرتے ہیں۔ آج امریکی ثقافت میں [illegible] مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ صدر، ٹیلی وژن مبصر، کارپوریٹ افسر، مشہور شخصیت۔ مرکزی حیثیت (centrality) [illegible] اور اہم اور ہمارا ہی ہے۔ مرکزی حیثیت انتہاؤں کے درمیان توازن برقرار رکھتی ہے۔ یہ خیالات کو اعتدال، استدلالیت اور نتائجیت کے توازن بخشتی ہے؛ یہ درمیانی کو یکجا رکھتی ہے۔

اور مرکزی دھارے میں موجودگی نیم سرکاری بیانیوں کو جنم دیتی ہے جو علت اور معلول کے مخصوص سلسلوں کو [illegible] ہیں۔ سب سے [illegible] نیکی کی قوت امریکہ [illegible] سازشوں کی پیدا کردہ [illegible] سے ہمیشہ [illegible] ویتنام اور ایران [illegible] امریکی [illegible] طرف کمیونسٹوں اور دوسری طرف دہشت پسند بنیاد پرستوں [illegible] کے نتیجے میں تذلیل اور شدید مایوسی ہوئی۔ بالعکس طور پر [illegible] جنگ کے دوران [illegible] افغانستان کی مجاہدین [illegible] "contras"، انگولا کے باغی، سلواڈور کے ریگولرز... جن سب کی ہم نے حمایت کی [illegible] ہماری مدد سے فتح مند ہوئیں، لیکن اندرون ملک [illegible] صلاحیت [illegible] خلیجی جنگ تک [illegible] "ہم" نے [illegible] ویتنام جنگ کے صدمے [illegible] تھا۔

بصیرت سے عاری یہ کیپسول تواریخ ای ایل Doctorow، ڈان ڈی لیلو اور رابرٹ سٹون کے ناولوں میں شاندار طریقے سے منعطف ہوتی ہیں اور [illegible] چومسکی کے بیباکانہ کام میں ان کا بے رحمانہ تجزیہ کیا گیا ہے۔ لیکن [illegible] تاریخ سے متبادل ورژنز کو ممنوع، دفع اور مجرمانہ بنا کر پیش کرتے ہیں... ویتنام، ایران، مشرق وسطیٰ، افریقہ، وسطی امریکہ، مشرقی یورپ میں۔ میرے نکتۂ نظر کا ایک سادہ تجرباتی مظاہرہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ کو زیادہ پیچیدہ اور کم سلسلہ وار تاریخ بیان کرنے کا موقع دیا جائے: درحقیقت آپ کو "حقائق" اس انداز میں نئے سرے سے

[illegible]

[illegible] وتسلیم کیا۔ خود مختاری حاصل [illegible] طاقت کے ایک احساس کا ظہور اور ادغام اور یہ یقین کہ [illegible]

III- [illegible] اور [illegible]

[illegible] ہوتے ہوئے بھی غیر مستحکم ہے۔ جیسا کہ [illegible] یہ ایک پالیسی ہے جس کی بنیاد گفتار، فوری ابلاغ، دور تک

رسائی، متواتر ہنگامی پن، بڑھتے ہوئے بحرانوں سے تحریک یافتہ عدم تحفظ ہے جس [illegible]
کی جانب لے جاتی ہے۔ اس قسم کے حالات میں عوامی کے ساتھ ساتھ تحقیقی کیمپس پر تیز رفتار قبضہ
نوآبادیت [illegible] جدید ریاست کا مرکزی عسکری استحقاق بن جاتا ہے، جیسا کہ یو ایس نے [illegible]
خلیج عرب میں روانہ کرتے اور میڈیا کو اس آپریشن کی مدد کے لیے مائل [illegible]
[illegible]
رکھتا ہے [illegible] ہسپتال، یونیورسٹیاں، عجائب گھر، فیکٹریاں، گرجا گھر، خالی عمارات [illegible]
غیر آباد پڑے ہوئے کو آباد کرتا ہے۔ مثالوں کے طور پر وہ ریلیوں ان لوگوں کا حوالہ دیتا ہے [illegible]
حیثیت یا نوآبادیت کے خاتمے کا نتیجہ ہے (ترک وطن مزدور، پناہ گزین) یا آتش بازی [illegible]
میں تبدیلیوں کا (سیاہ فام، مہاجرین، طلبہ، عوام، شورشیں، وغیرہ)۔ یہ سب ریاست کی [illegible]
متبادل تشکیل دیتے ہیں۔

[illegible] 1960 کی دہائی [illegible]
نمایاں ہیں) کی دہائی کے طور پر یاد رکھا جائے تو 1980 کی دہائی کو یقیناً مغربی [illegible]
شورشوں کی دہائی کے طور پر یاد رکھنا چاہیے۔ ایران، فلپائن، ارجنٹائن، کوریا، پاکستان، الجیریا [illegible]
افریقہ، سارا مشرقی یورپ، فلسطین کے اسرائیلی مقبوضہ علاقے یہ سب سے زیادہ متاثر کن عوامی [illegible]
والے مقامات ہیں، اور ہر ایک میں زیادہ تر غیر مسلح سویلین آبادی شامل تھی جو [illegible]
حکومتوں کے غیر لچک دار رویے کو برداشت کرنے کی حد سے آگے [illegible]
آئیڈیالوجی میں اختلاف رائے کی اجازت دیتے ہوئے ان عوامی مظاہروں نے حکومت [illegible]
اور جمہوری کی نہایت بنیادی محصور کرنے کے اصول کو چیلنج کیا۔ ہجوم بنانے کی خاطر لوگوں کو [illegible]
ان کو تعلیم دینا اور منظم مقامات (گھر، سکول، ہسپتال، کام کی جگہ) میں منضبط کیا جانا ضروری ہے [illegible]
ترین توسیع جیل یا ذہنی امراض کے ہسپتال ہیں (جیسا کہ مائیکل فوکو [illegible]
Wenceslas اور Tiananmen سکوائرز میں لوگوں کا ہجوم جشن کا ایک پہلو رکھتا [illegible]
باہر نکلنے کے نتائج 1980 کی دہائی میں پہلے کی نسبت کچھ کم ڈرامائی تھے۔ فلسطینیوں کی حالت زار براہ راست
گواہ ہے کہ باغی لوگوں کو اپنی مزاحمت کی کس قدر بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔ اور دیگر مثالیں بھی [illegible]
گزین، جنوبی کرے کی فاقہ زدہ آبادیاں، مغربی شہروں کی گلیوں میں پڑے بے گھر، استحصال [illegible]
مزدور" جو سستی اور عموماً موسمی محنت کرتے ہیں۔ بے چین شہری ہجوموں اور نیم فراموش کردہ لوگوں کے بیانیوں
کی اجتماعوں کے درمیان سیکولر اور مذہبی اقتدار نے حکومت کرنے کے نئے یا تجدید شدہ طریقے تلاش کیے

[illegible]
[illegible] آسانی دستیاب اور باسہولت انداز
[illegible] ہوا ہے
[illegible] حد تک موثر ثابت ہوئے ہیں۔ 1986ء کے موسم بہار میں جب ریگن انتظامیہ نے
[illegible] فیصلہ کیا تو لیبیا پر حملہ عین اس موقعے پر رکھا گیا جب قومی خبریں نشر
[illegible] میں "America strikes back" کے الفاظ سنے گئے۔ اور ساتھ ہی
[illegible] کا ایک سیلاب آ گیا جس میں "ہماری" یہودی عیسائی (مغربی، لبرل،
[illegible] (اسلامی، دہشت گرد، وغیرہ کی) شر انگیزی، برائی، ظلم پسندی اور ناپختگی کو اجاگر کیا

[illegible] دونوں فریقین کے درمیان ایک قابل تقابل دشمن ہونے کی وجہ سے بلکہ اس لیے بھی
[illegible] بازاری اور تبدیل شدہ انداز میں یکجا کیا کہ اس پر سوال نہ اٹھایا
[illegible] تھا جس میں پیشواؤں (خمینی، پوپ، مارگریٹ تھیچر) کے ایک دوسرے
[illegible] عقیدے [illegible] ایک قدیم
[illegible]
[illegible] ہمیشہ کی مقدس یادوں کے تصورات کو مجسم بنانا دکھائی دیتا ہے، کہ جیسے وہ خیالی پرستانہ لڑائی کے کرما
[illegible] میں [illegible] ہوں۔ [illegible] خمینی (یا 80ء کی دہائی کی خوفناک جنگوں میں اہل
[illegible] خدا کی رحمت کے طلب گار نہیں ہوتے
[illegible] اس طرح ریگن اور تھیچر جیسے مرد جنگ کے
[illegible] کے خلاف تاج اور خدمت گزاری کا مطالبہ کیا۔
[illegible] ثقافتوں پر یلغار اور وحدت پسند قسم کی خود پسندی کے درمیان خلا اہل تجربے یا بحث
[illegible]
[illegible] کیسے [illegible]
[illegible] آخر وہ میں بازو کی سوچ رکھنے
[illegible] (یا ایشیائی یا نسوانی) پر اوست دکھاؤ" یا "اگر تم مغربی ادب کی توپ کے
[illegible] آزادی اور غلامی کو ہی فروغ دو گے۔"
1980ء کی دہائی میں ژاں پال سارتر، [illegible] آئی ایف سٹون، مائیکل فوکو، ریمنڈ ولیمز، سی ایل آر

جیمز کی وفات ایک پرانے نظام کے بیت جانے کی علامت ہیں: وہ علم و فضل کی حامل شخصیات رہے تھے جن کے اثرات نے انہیں ایک تنقیدی دانشورانہ انداز عطا کیا۔ اس کے برعکس (جیسا کہ Lyotard نے ''Postmodem Condition'' میں کہا)[53] ٹیکنوکریٹس اصولاً مقامی مسائل حل کرنے کی استعداد رکھتے ہیں نہ کہ آزادی اور روشن خیالی کے عظیم بیانیوں کے پیش کردہ بڑے سوالات اٹھانے کی۔ اور پالیسی کے ماہرین بھی موجود ہیں جو بین الاقوامی امور کی راہنمائی کرنے والے سکیورٹی منیجروں کے لیے کام کرتے ہیں۔

عظیم نظاموں اور کلی تصورات (سرد جنگ، بریٹن ووڈز کی entente (ممالک کی دوستی)، سوویت اور چینی اجتماعی معیشتیں، تیسری دنیا کی سامراج مخالف قوم پرستی) کے ساتھ ہم وسیع بے یقینی کے ایک نئے دور میں داخل ہوئے۔ میخائل گورباچوف نے اسی بے یقینی کی پرزور نمائندگی کی، جس کی جگہ کہیں کم بے یقین بورس یلسن نے لی۔ ''پریسترائیکا'' اور ''گلاسنوسٹ'' نے ماضی سے عدم تسکین اور مستقبل کے متعلق نہایت مبہم سی امیدوں کا اظہار کیا۔ لیکن وہ تصورات اور نہ ہی وژن تھیں۔ گورباچوف کے غیر ملکی دوروں نے آہستہ آہستہ اس پر دنیا کا نیا نقشہ آشکار کیا جس کا زیادہ تر حصہ دانشورانہ، فلسفیانہ، نسلیاتی اور حتیٰ کہ تخیلاتی اعتبار سے انجانا تھا۔ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑی تعداد میں لوگ بہتر اور وافر خوراک چاہتے تھے: بہت بڑی تعداد نقل مکانی کرنے، بولنے، گانے، کپڑے پہننے کی بھی خواہش مند تھی۔ اگر پرانے نظام ان مطالبات کو پورا نہیں کر سکتے تو میڈیا کے تھوپے ہوئے مہیب اعجوبے بھی کچھ نہیں کر پائیں گے۔ انہیں پل بھر کے لیے ہی شمار کیا جا سکتا ہے، لیکن وہ اپنی تحریک دلانے کی قوت کھو دیتے ہیں۔

حکومت کرنے کی پرانی وضع کردہ تواریخ اور روایات اور کوششیں نئی اور زیادہ لچک دار تصورات کو جگہ دے رہی ہیں۔ مغرب میں پوسٹ ماڈرن ازم نے نئے نظام کی غیر تاریخی بے وزنی، کنزیومر ازم اور تماشے کو گرفت میں لیا۔ پوسٹ مارکسزم اور پوسٹ سٹرکچرل ازم جیسے دیگر نظریات اسی سے منسلک ہیں۔ تاہم، عرب و اسلامی دنیا میں ایڈونس، الیاس خوری، کمال ابودیب، محمد آرکون اور جمال بن شیخ جیسے متعدد آرٹسٹ اور دانشور ابھی تک ''جدیدیت'' کے بارے میں متفکر ہیں جو توراث اور راسخ العقیدگی سے مغلوب ثقافت میں اب بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ کیریبین، مشرقی یورپ، لاطینی امریکہ، افریقہ اور برصغیر میں بھی یہی معاملہ ہے: یہ تحریکیں کارلوس فیونتیس، گابریئل گارشیا مارکیز اور میلان کنڈیرا جیسے مصنفین کی وجہ سے جاندار میٹروپولیٹن علاقوں میں ایک دوسری کو قطع کرتی ہیں۔ اور جدید یا مابعد جدید کیا ہے کے بارے میں ان کی بحث میں یہ ہنگامی سوال بھی شامل ہوا کہ دنیا کی تلاطم خیزی کو سامنے رکھتے ہوئے ہم خود کو کیسے جدید بنائیں ــــ یعنی ہم زندگی کو کیسے جاری رکھیں جبکہ روزمرہ تقاضے انسانی ہستی کو ہی خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں؟

جاپان کی مثال غیر معمولی ہے، جیسا کہ جاپانی امریکی دانشور ماساؤ میوشی نے بیان کیا۔ جاپانی بینکوں،

کارپوریشنز اور ریئل اسٹیٹ کمپنیوں نے اپنے امریکی ہم مقام اداروں کو پیچھے کر دیا ہے۔ جاپان میں ریئل اسٹیٹ کی قیمتیں امریکہ (جسے بھی سرمائے کا قلعہ سمجھا جاتا تھا) کی نسبت کئی گنا زیادہ ہیں۔ دنیا کے دس سب سے بڑے بینکوں میں زیادہ تر جاپانی ہیں، اور یو ایس کے غیر ملکی قرضے کا بہت بڑا حصہ جاپان (اور تائیوان) کے پاس ہے۔ اگرچہ اس کی کچھ جڑیں 1970ء کی دہائی میں تیل پیدا کرنے والی عرب ریاستوں کے مختصر عروج میں بھی تھیں، لیکن جاپانی بین الاقوامی اقتصادی طاقت بے نظیر ہے، حالانکہ بین الاقوامی سطح پر جاپان کی کوئی ثقافتی طاقت بھی موجود نہیں۔ جاپان کی معاصر زبانی ثقافت سیدھی سادی اور حتیٰ کہ فلاکت زدہ ہے..... ٹاک شوز، کامک کتب، بلا تکان کانفرنسوں اور پینل مباحث سے مغلوب ہے۔[54]

روزمرہ زندگی کی تفاصیل سے لے کر عالمی طاقتوں کی بے پناہ وسعت تک تمام مسائل موجود ہیں اور ان کی قوت گھٹانے یا ان کے پیدا کردہ بحران دور کرنے کے لیے بہت کم کچھ موجود ہے۔ تقریباً ہر جگہ پر اتفاق رائے کے دو پہلو یہ ہیں کہ شخصی آزادیوں کو تحفظ دیا جائے اور یہ کہ کرۂ ارض کے ماحول کو مزید انحطاط سے بچایا جائے۔ جمہوریت اور ماحولیات کو ایک کائناتی پس منظر میں دیکھا جاتا ہے۔ قوم پرستی کی جدوجہد ہو یا کرۂ ارض کی گرمی بڑھنے کے مسائل، انفرادی شناخت (مثلاً سگریٹ نوشی یا ایروسول کین استعمال کرنے جیسی سرگرمیوں میں مجسم) اور عمومی فریم ورک زبردست انداز میں براہِ راست ہیں اور آرٹ، تاریخ و فلسفہ کے آزمودہ سانچے ان کے ساتھ موزوں نہیں لگتے۔ گزشتہ چار عشروں کے دوران مغربی جدیدیت کے متعلق جو چیز اس قدر جوش انگیز تھی اب فرسودہ اور یورپ پر مرکوز لگتی ہے۔ اب اگلے محاذ سے آنے والی رپورٹس زیادہ قابلِ بھروسہ لگتی ہیں جہاں مقامی آمروں اور آئیڈیلسٹ مخالفین، حقیقت پسندی اور خیالیہ کے مطلوبہ امتزاجات، جغرافیائی اور آثاریاتی بیانیوں کے درمیان لڑائی لڑی جا رہی ہے۔

لہٰذا اہم کام ہمارے عہد کی نئی اقتصادی اور سماجی سیاسی بے ترتیبیوں اور تشکیلات کو عالمی پیمانے پر انسانی باہم انحصاریت کی حیرت انگیز حقیقتوں کے ساتھ موزوں بنانا ہے۔ اگر جاپانی، مشرقی یورپی، اسلامی اور مغربی مثالیں کچھ مشترک کا اظہار رکھتی ہیں تو یہ ایک نئے تنقیدی شعور کی ضرورت ہے اور صرف تعلیم کی جانب نظر ثانی شدہ رویوں کے ذریعے ہی اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ طلبا کو اپنی شناخت، تاریخ، روایت، انوکھا پن اجاگر کرنے پر اصرار کرنا ہی ابتدائی طور پر انہیں جمہوریت کے لیے بنیادی تقاضوں کی نشاندہی پر مائل کر سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اس سے آگے جانے اور انہیں دیگر شناختوں، لوگوں، ثقافتوں کے جغرافیے میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم ''خاتمہ تاریخ'' کے کہیں آس پاس بھی نہیں ہیں، لیکن اس کی جانب اجارہ دارانہ رویوں سے پاک ہونے کی منزل سے بہت دور ضرور ہیں۔ جداگانہ شناخت، کثیر الثقافتی، اقلیتی ڈسکورس کے نعروں کے باوجود اس حوالے ماضی زیادہ اچھا نہیں رہا۔ ہم متبادل تلاش کرنے کا طریقہ جتنی جلد سیکھ لیں اتنا ہی اچھا اور محفوظ

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ایسے طریقوں سے باہم ملے جلے ہوئے ہیں کہ تعلیم کے زیادہ تر قومی نظاموں نے اس کا تصور بھی نہیں کیا۔ مجھے یقین ہے کہ آرٹس اور سائنسوں میں علم کو ان اجتماعی حقیقتوں کے ساتھ جوڑنا آج کا دانشورانہ اور ثقافتی چیلنج ہے۔

قوم پرستی کے متواتر چلے آ رہے انتقاد کو فراموش نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں سامراجی تجربے کو دہرانے کی لعنت سے بچنا ہے۔ تاہم، ثقافت اور سامراجیت کے درمیان نئے سرے سے مرتب شدہ مگر قریبی معاصر تعلق میں ہم نوآبادیت کے خاتمے کی عظیم تحریروں اور 1980ء کی دہائی کی عوامی شورشوں کی فراہم کردہ لبرل توانائیوں کو کیسے برقرار رکھ سکتے ہیں؟ کیا یہ توانائیاں جدید زندگی کو یک رنگ بنانے کے عوامل کو فریب دے سکتی ہیں؟

ویریلیو کا نظریہ counter-habitation کا ہے: آباد مقامات پر تارکین وطن کی طرح اجنبی بن کر رہنا۔ اسی طرح کا نظریہ Gilles Deleuze اور Felix Guattari کی "Mille Plateaux" میں ملتا ہے (جلد دوم)۔ اس بھرپور کتاب کا بہت سا حصہ بہ آسانی قابل رسائی نہیں، لیکن میں نے اسے پراسرار انداز میں مفید پایا۔ یہ نہایت اچھوتا مقالہ اداروں کی معتبریت اور مطابقت اختیار کرنے کے دور میں عقلی فعالیت کی ایک منفرد نوعیت کے متعلق تمثیل پر مشتمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جنگی مشین کو ریاست کی عسکری قوتوں میں سمویا جا سکتا ہے۔ طاقت کا جنگی مشین والا ماخذ نہ صرف اس کی سیلانی آزادی بلکہ اس کے متجر جبیل (فلزیاتی) آرٹ میں بھی ہے...... وہ اس آرٹ کا موازنہ موسیقی ترتیب دینے کے فن سے کرتے ہیں ــــ جس کے ذریعے میٹریلز ڈھالے اور الگ الگ صورتوں میں منتقل کیے جاتے ہیں: موسیقی کی طرح یہ فلزیات بھی خود ہیئت کی متواتر ترقی پر زور دیتی ہے۔" بے کم و کاست پیدائش، درستگی، تسلسل، ہیئت ــــ یہ سب ایک سیلانی دستور کے اوصاف رکھتے ہیں جس کی طاقت (بقول ویریلیو) جارحانہ نہیں بلکہ متجاوز نوعیت کی ہے۔

ہم معاصر دنیا کے سیاسی نقشے پر اس سچائی کا ادراک کر سکتے ہیں۔ یقیناً یہ چیز اس دور کے نہایت غیر مسرور اوصاف میں سے ایک ہے کہ اس نے تاریخ کے کسی بھی اور دور کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں پناہ گزین، تارکین وطن، بے گھر اور جلاوطن افراد پیدا کیے۔ ان میں سے زیادہ تر کے مقدر کا تعلق عظیم بعد از نوآبادیت اور سامراجی تنازعات سے ہے۔ جس طرح جدوجہد آزادی نے نئی ریاستیں اور نئی سرحدیں قائم کیں، اسی طرح اس نے بے گھر آوارہ گرد، سیلانی، خانہ بدوش افراد کو اداراتی طاقت کے ابھرتے ہوئے ڈھانچوں میں شامل کیا۔

ایڈورنو اپنی "Minima Moralia" میں کہتا ہے: "غیر ملک میں مقیم لوگوں کی ماضی کی زندگی منسوخ ہو جاتی ہے۔" کیوں؟ "اس لیے کہ: جس چیز کو تصور میں نہ لیا جا سکتا ہو، اس کی پیمائش نہ کی جا سکتی ہو، وہ وجود نہیں رکھتی؛" یا پھر محض "پس منظر" بن کر رہ جاتی ہے۔ اگرچہ اس مقدر کے باعث معذوری پہلو عیاں ہیں،

لیکن اس کی خوبیاں یا ممکنات کھو جانے کی حقدار ہیں۔ لہٰذا تارک وطن شخص کا شعور اپنی مختلف حیثیت میں دریافت کرتا ہے کہ: "ہمہ گیریت سے نفرت، عمومی روش کے حلقے سے باہر تازہ تصورات کی تلاش فکر کے لیے آخری امید ہے۔" ایڈورنو اس عمومی روش کو ایک اور جگہ پر "administered word" یا "شعور کی انڈسٹری" بھی کہتا ہے۔ چنانچہ تارک وطن کی منحرف روش میں پناہ لینے کا صرف منفی فائدہ ہی نہیں ہوتا؛ بلکہ نظام کو چیلنج کرنے کا مثبت فائدہ بھی موجود ہے۔

تاہم، ہیل شر یمتی جیسے اسلامی دانشور کے عوامی خطبات اس کے عین برعکس ہیں:

> انسان، یہ ہیولیاتی مقیم، عظیم ہجرت پر مجبور ہے...... چنانچہ انسان کبھی بھی ایک حتمی جائے آرام اور خدا سے وصال حاصل نہیں کر سکتا...... لہٰذا تمام طے شدہ معیارات نقارت آمیز ہیں۔ کوئی بھی شخص ایک معیار پہلے سے متعین کر سکتا ہے؟ انسان ایک انتخاب ہے، ایک جدوجہد، ایک متواتر بست و کشاد کا عمل۔ وہ ایک غیر مختتم ہجرت ہے، اندر کی جانب ہجرت، خاک سے خدا کی طرف؛ وہ اپنی روح کے اندر ہی مہاجر ہے۔

یہاں ہمارے پاس ایک ابھرتی ہوئی غیر جابرانہ ثقافت کے لیے ایک حقیقی توانائی موجود ہے (البتہ شریعتی کا انسان بطور مرد ہے نہ کہ بطور عورت)، جو خوش رکاوٹوں اور اقدامات کی آگہی کے ساتھ آغاز کے ایک احساس میں شریک ہے۔ نئے سرے سے آغاز لینے کی تمام ریڈیکل کوششوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے ــــ مثال ورجینیا وولف کے "A Room of One's Own" میں نسوانی تجربے کی مستند بہ منظوری، یا ٹونی موریسن کے "Tar Baby" اور "Beloved" میں افریقی امریکی تجربے کی شاندار تفصیل۔ دھکیل کی قوت گرد و پیش کے ماحول سے آتی ہے ــــ یعنی سامراجیت کی طاقت سے جو بصورت دیگر آپ کو غائب ہو جانے یا اپنے آپ کا ایک کوچک ورژن قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے (جو نصاب کے ذریعے ایک عقیدے کے طور پر آپ تک پہنچتا ہے)۔ نئے مقتدر بیانیے نہیں بلکہ صرف ایک اور انداز بیان موجود ہے۔ جب تصاویر اور متن صرف شناخت اور موجودگی ثابت کرنے کے لیے شائع کیے جائیں تو وہ بقول جان برجر ایک "کنٹرول سسٹم" میں داخل ہو جاتے ہیں۔

ایک اور تناظر میں جدید زندگی کی جلاوطنی، جنسی جھمیلے اور ہجرتی توانائیاں (بقول ایمانوئیل والرسٹائن) "نظام مخالف تحریکوں" میں بھی ابھری ہیں۔ یاد رہے کہ تاریخی اعتبار سے سامراجی توسیع کا بنیادی وصف چیزیں جمع کرنا تھا۔ بیسویں صدی کے دوران اس عمل میں تیزی آ گئی۔ والرسٹائن کی دلیل یہ ہے کہ سرمایہ جمع کرنے کا عمل اپنی تہہ میں غیر منطقی ہے: اس کی حفاظت کے لیے جنگوں اور مستقل بحران کے ماحول میں رہنے پر اٹھنے والے بھاری اخراجات کے باوجود اس کا تحصیل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ چنانچہ "عالمی معیشت میں

پیداوار کے عناصر کا زیادہ سے زیادہ آزادانہ بہاؤ قائم رکھنے کے لیے ریاستی طاقت اور قومی ثقافتوں کا سپر سٹرکچر ہی قومی تحریکوں کی ترسیل ہے۔ یہ تحریکیں عالمی نظام کی خلقی نابرابریوں کے خلاف عمل کرتی ہیں۔"٦٣ نظام کی جانب سے اس میں ماتحت کردار ادا کرنے پر مجبور کیے گئے لوگ شعوری مرکزی کردار بن کر ابھرے۔ اس میں خلل انداز ہوئے اور عالمی منڈی کی آمرانہ پابندیوں کے خلاف دلائل دیے۔

متعدد شعبوں، افراد اور مواقع پر مصروف عمل ان تمام ملی جلی مدافعتی توانائیوں نے اجتماعی انسانی وجود کے لیے بہت سے نظام مخالف اشارے اور وسائل فراہم کیے — ایسا نظام جس کی بنیاد جبر یا تسلط پر نہ تھی۔ انہوں نے 1980ء کی دہائیوں کے دوران شورشوں کا ایندھن مہیا کیا۔ ایمپائر کے استبدادی انتج — جو جدید ثقافت میں مرکزی حیثیت کے حامل بہت سے دانشورانہ ضابطوں میں سرایت کر گیا — نے منطقی اور سیکولر دانشوں کی قابل تجدید بے تسلسلیوں میں اپنا عین الٹ پایا..... مخلوط اصناف سخن، روایت اور ندرت کے غیر متوقع امتزاجات، جستجو اور تعبیر کی کمیونٹیز پر مبنی سیاسی تجربات، نہ کہ قبضے، استحصال اور طاقت کے طبقات یا کارپوریشنز۔

بارھویں صدی عیسوی کے ایک راہب ہیوگو آف سینٹ وکٹر کا یہ نہایت خوب صورت اقتباس بار بار میرے ذہن میں آتا ہے:

> چنانچہ یہ سیکھنے میں تربیت یافتہ ذہن کے لیے ایک عظیم ماخذ ہے کہ ابتدا میں تھوڑا تھوڑا کر کے مرئی اور عارضی چیزوں میں تبدیلی ہو، تاکہ بعد میں انہیں یکسر پیچھے چھوڑ سکے۔ اپنے وطن کو حسین پانے والا شخص ابھی مبتدی ہے؛ جس شخص کے لیے ہر دھرتی اپنے وطن جیسی ہو وہ طاقت ور بن چکا ہوتا ہے؛ لیکن ایسا شخص کامل ہے جس کے لیے ساری دنیا کسی اجنبی مقام جیسی ہے۔ مبتدی نے اپنی روح کو دنیا کی صرف ایک جگہ میں پیوست کیا؛ طاقت ور نے اپنی محبت کو تمام مقامات تک وسعت دی؛ اور کامل آدمی نے یہ سب کچھ معدوم کر دیا۔"٦٥

عظیم جرمن مفکر ایرک آؤرباخ (جس نے دوسری عالمی جنگ کے سال ترکی میں بطور جلاوطن گزارے) اس اقتباس کو ہر اس شخص ..... مرد و عورت ..... کے لیے ایک مثالی نمونہ بنا کر پیش کرتا ہے جو استعماری یا قومی یا علاقائی حدود سے ماورا ہونا چاہتا ہو۔ مثلاً صرف اس رویے کے ذریعے کوئی مورخ انسانی تجربے اور اس کے تحریری ریکارڈز کو ان کی تمام تر رنگارنگی اور تخصیص کے ساتھ سمجھنا شروع کر سکتا ہے؛ بصورت دیگر آپ حقیقی علم کی منفی آزادی کی نسبت مقاطعوں اور تعصب کے ری ایکشنز کے ساتھ زیادہ وابستہ رہتے ہیں۔ لیکن غور کریں کہ ہیوگو نے دو مرتبہ واضح کیا کہ "طاقت ور" یا "کامل" شخص وابستگیوں کو مسترد کرنے کے بجائے ان سے نمٹنے کے ذریعے خود مختاری اور لگاؤ سے پاک حالت حاصل کرتا ہے۔ جلاوطنی اپنے وطن کے ساتھ محبت اور حقیقی

بندھن کی موجودگی کا ثبوت ہے؛ جلاوطنی کی ہمہ گیر سچائی اپنے وطن یا گھر کو کھو دینا نہیں، بلکہ یہ ہر غیر متوقع اور ناپسندیدہ زیاں میں مضمر ہے۔ تب آپ تجربات کو اس طرح لیتے ہیں کہ جیسے وہ تحلیل ہونے کو ہوں: ان کے حوالے سے کیا چیز ایسی ہے جو ان کی جڑیں حقیقت میں پیوست کرتی ہو؟ آپ ان میں سے کیا بچاتے، کیا چھوڑتے، کیا بازیاب کرتے ہیں؟ ان سوالات کے جواب دینے کے لیے آپ کو کسی ایسے شخص والی خود مختاری اور عدم لگاؤ چاہیے جس کا وطن "حسین" ہے، لیکن جس کی واقعی صورت حال اس حسن کا تجربہ کرنا ناممکن بنا دیتی ہو۔

آج کوئی بھی شخص خالصتاً واحد چیز نہیں ہے۔ ہندوستانی، عورت، مسلمان یا امریکی جیسے لیبل اب محض نقطہ آغاز سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتے، جن پر اگر لمحہ بھر کے لیے بھی حقیقی تجربے میں عمل کیا جائے تو فوراً پیچھے رہ جاتے ہیں۔ سامراجیت نے عالمی سطح پر ثقافتوں اور شناختوں کے ایک ملغوبے کو مجتمع کیا۔ لیکن اس کا بدترین اور نہایت پیراڈاکسیکل تحفہ لوگوں کو یہ یقین دلانا تھا کہ وہ بس سفید فام، یا سیاہ فام، یا مغربی یا مشرقی ہی تھے۔ تاہم جس طرح انسان اپنی تاریخ بناتے ہیں، اسی طرح وہ اپنی ثقافتیں اور نسلی شناختیں بھی تخلیق کرتے ہیں۔ کوئی بھی شخص طویل روایات، پائیدار اقامت گاہوں، قومی زبانوں اور ثقافتی جغرافیوں کے متواتر سلسلے سے انکار نہیں کر سکتا، لیکن ان کی علیحدگی اور امتیاز پر اصرار کرتے رہنے (کہ جیسے انسان ہونے کا بس یہی مطلب ہو) میں خوف اور تعصب کے سوا کوئی اور وجہ کارفرما نہیں۔ درحقیقت ہیوگو کا تعلق چیزوں کے درمیان روابط سے ہے: ایلیٹ کے الفاظ میں "حقیقت کو" باغ میں بھی ہوئی دیگر بازگشتوں" سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ صرف "ہماری" کے بجائے "دوسروں" کے متعلق ہمدردانہ، مخصوص اور متقابل انداز میں سوچنا زیادہ انعام بخش اور زیادہ مشکل ہے۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ دوسروں پر حکومت کرنے کی کوشش نہ کی جائے، کہ انہیں درجات میں بند نہ کیا جائے؛ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے ملک یا ثقافت کے نمبر ایک ہونے پر متواتر اصرار نہ کیا جائے۔

☆☆☆

ثقافت اور سامراج

فلسطینی امریکی مصنف اور معلم ایڈورڈ سعید (Edward Said) نے اپنی تحریروں اور لیکچرز کے ذریعے عربوں کو دیکھنے کے مغربی انداز اور مشرق وسطیٰ میں یو ایس خارجہ پالیسی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ وہ فلسطینیوں کے نصب العین کا پرزور حامی رہا۔ سعید یروشلم کے ایک خوشحال فلسطینی عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1947ء میں فلسطین کی تقسیم ہونے پر اس کا خاندان قاہرہ، مصر چلا گیا۔ اس نے امیریکن سکول اور وکٹوریہ کالج قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ 1957ء میں پرنسٹن یونیورسٹی سے ڈگری لینے کے بعد اس نے ہارورڈ یونیورسٹی میں انگلش ادب پڑھا اور 1960ء میں ایم اے جبکہ دو سال بعد پی ایچ ڈی کر لی۔ 1963ء میں وہ کولمبیا یونیورسٹی میں پڑھانے لگا اور باقی ساری زندگی وہیں انگلش و تقابلی ادب پڑھاتے ہوئے گزاری۔ سعید اپنی کتاب "Orientalism" (1978ء) کے لیے خاص طور پر مشہور ہے۔ دیگر اہم تصانیف مندرجہ ذیل ہیں: "Culture and Imperialism" (93ء)، "Covering Islam" (81ء)، "The Politics of Dispossession" (94ء)، "Out of Place" (99ء) اور "Reflections on Exile" (2001ء)۔ ایڈورڈ سعید کی وفات 2003ء میں ہوئی۔

مقتدرہ قومی زبان پاکستان